بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر القرآن

جلد دوم

قرآنی خزائن

از مفسر القرآن
مؤلانا مقصود احمد نسیم

فہرست ۔ ۱

فہرست۔۲

فہرست ۔۳

فہرست ۔ ۴

فہرست ۔ ۵

فہرست ۔ ٦

فہرست ۔ ۷

☆☆☆

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمُوْعُوْدِ

ھو الناصر

انتساب

معزز و محترم قارئین گرامی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

مذہب اسلام ایک ایسا پیارا اور آسان نیز منفرد مذہب ہے کہ اگر کوئی انسان قرآن مجید کو ناظرہ پڑھتے ہوئے اس کا ترجمہ پڑھ کر سمجھنے کے لئے ذرا سا بھی سوچ و بچار سے کام لے لے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے عقدے مسئلے اور مسائل انشاءَ اللہ خود بخود ہی اس پر کھلتے چلے جائیں گے۔ پس! اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں خاکسار کی یہ نہایت عاجزانہ دعا ہے کہ اے میرے مؤلا ! اے میرے پروردگار ! اے میرے اللہ! اے میرے خدا ! اے میرے رب! اپنے اس عاجز بندے اور کمزور انسان کی دعاؤں کو سن اور انہیں مقبولیت عطاءَ فرماتے ہوئے مجھ جیسے حقیر عاجز پر علوم قرآن مجید کی ایسی پاکیزہ اور بابرکت بارش نازل

فرما کہ جس سے تمام عقدے خود بخود ہی حل ہوتے چلے جائیں کیونکہ اسی مقصد کے حصول کے لئے ہی تو تُو نے ہمیں خود یہ دعا سکھائی کہ تم یہ دعا مانگا کرو کہ:-

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْلِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ (طٰهٰ ۲۰ : آیات ۲۵-۲۸) ''کہ اے میرے رب! تُو مجھ پر اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے میرے سینہ کو علم کے حصول کے واسطے کھول دے اور جو فرض مجھ پر ڈالا گیا ہے اُس فرض کا نباہنا میرے لئے اپنی رحمت خاص سے آسان فرما دے نیز اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو تُو اپنا خاص کرم فرماتے ہوئے اس گرہ کو بھی کھول دے حتیٰ کہ لوگ میری ہر بات کو بہ احسن طریق سے سمجھنے لگیں''۔ اللھم آمین

پس! ان تمام مقاصد کے حصول کے لئے عربی زبان کا خود سیکھنا اور لکھنا پڑھنا اور بولنا نیز کسی دوسرے شخص کو لکھانا پڑھانا سکھانا یقیناً موجب ثواب ہے۔ اسی لئے تو سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-'' میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدُوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس! ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جبکہ ہر مسلمان کا فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھودی جائے؟''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۷)

عرض ہے کہ اسی لئے خاکسار نے بھی حتیٰ المکان یہ کوشش کی ہے کہ اس کتاب کے لئے تمام ضروری احکامات قرآن مجید میں سے ہی لئے جائیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک واضح ارشاد موجود ہو وہاں کسی حدیث کسی فقہ اور کسی شریعت کا حوالہ دینے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ کلام الٰہی ہر صورت میں کلام رسول سے افضل و برتر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل ۱۷ : آیت ۸۸) ''تُم لوگوں کو یہ بتادو کہ اگر تمام انسان اور تمام جِن بھی آپس میں متحد ہو کر یعنی ایک دوسرے کے مددگار اور حلیف بن کر بھی اس قرآن کی نظیر لانے کی کوشش کریں تو تب بھی وہ اس مقصد کے حصول میں کامیاب نہ ہوسکیں گے''۔

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ خاکسار نے ہر مسئلہ کو صرف قرآن مجید میں درج وحی الٰہی کے مبارک الفاظ میں ہی تحریر کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ قرآن شریف کے پاکیزہ کلمات کو کسی سیاق وسباق کی قطعاً ضرورت نہیں لیکن پھر بھی بعض اوقات مختلف امور کی

گہرائی اوران کی تہہ میں چھپے ہوئے خزائن تک پہنچنے کے لئے ترجمہ کے ساتھ ساتھ تشریح سے کام لیا گیا ہے۔لاکھوں ارشادات ربانیہ قرآن مجید کی مقدس قرآنی آیات کی صورت میں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بعض اجتہادی مسائل میں بہرحال سنت رسول ﷺ اور مستند احادیث نبویہؐ سے ہی رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ بعض معاملات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں کھولنے کی بجائے آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی ان معاملات کے بارہ میں خبر دی جو کہ سُنت نبویہؐ اور احادیث نبویہؐ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

لیکن ان سب کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے تو ہر شخص کو عربی دان بننا پڑے گا اور عربی سیکھنے کے بعد بھی ان احکامات کی تفسیر کو سمجھنے کے لئے اسے احادیث نبویہؐ کا سہارا لینا پڑے گا اس لئے چونکہ ان تمام آیات مبارکہ کی تفسیری تشریح ان چند صفحات پر ممکن نہیں لہذا خاکسار نے احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت ہی اختصار سے کام لیا ہے اور اس کتاب میں درج قرآن مجید کی مقدس آیات مبارکہ کے ترجمہ کو عام فہم اور سلیس اردو زبان میں تشریح وتفسیر کی صورت میں آپ قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے کیونکہ تفصیل میں جانے کی ضرورت ہی نہیں جبکہ اس عالم ارض وسمأ کا مالک ازخود یہ فرما رہا ہے کہ :-

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ٥ (الکھف ۱۸ : آیت ۱۰۹)'' تُو انہیں یہ بھی بتادے کہ اگر ہر ایک سمندر میرے رب کی پاکیزہ باتوں کو لکھنے کے لئے روشنائی بن جاتا تو بھی میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ہر ایک سمندر کا پانی ختم ہوجاتا گو اس پانی کو بڑھانے کے لئے خواہ ہم اتنا ہی پانی اس سمندر میں مزید بھی لا ڈالتے''۔

محترم قارئین ! اب دیکھ لیجئے خدا تعالیٰ کی شان کہ اس ایک ہی آیت کریمہ کے ذریعہ دریا کو کُوزے میں بند کر کے ہمیں بتادیا کہ اس کُون ومکاں کے خالق اور مالک کی عظمتوں کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا کُجا انسان انہیں دائرہ تحریر میں لانے کی ناکام کوشش کرے؟ اسی لئے تو میرے دل کی گہرائیوں سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ **سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ**

اس لئے ممکن ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر یا سُن کر کوئی سعید روح دنیا کی سب سے زیادہ مقدس اور بابرکت کتاب قرآن مجید کو بھی دل لگی سے پڑھنا شروع کردے اور قرآن حکیم میں تحریر خدائی پاکیزہ کلمات پر عمل کرنے کی بھی توفیق پاجائے اور اس سعید روح کا یہ اقدام خاکسار کے لئے باعث ثواب بن جائے لہذا یہ عاجز اس کتاب کا آغاز قرآن مجید میں درج اس خدائی ارشاد کے ساتھ کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے:-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ٥ (فصلت ۴۱: آیت ۳۴) ''اور اس شخص سے زیادہ اچھی بات اور کس شخص کی ہوسکتی ہے جو کہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی جانب بلاتا ہے اور خود بھی اپنے ایمان صالحہ کی وجہ سے نیک اعمال بجالاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور یہ بھی عرض کرتا چلا جاتا ہے کہ اے میرے مؤلا! میں بھی یقیناً تیرے کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں''۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ:-

فَمَنْ يُّرِدِ اللهُ اَنْ يَّهْدِيَه، يَشْرَحْ صَدْرَه، لِلْاِسْلَامِ --- (الانعام ۶: آیت ۱۲۵) ''اور اللہ تعالیٰ جب کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اس شخص کا سینہ اسلام کی صداقت کو قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے''---

خاکسار کی یہ مجال تو نہیں کہ کسی شخص کی اچھی یا بری حرکات وسکنات کی بناء پر اُسے کچھ کہہ سکوں لیکن ہر شخص کو پیار سے سمجھانا میرا فرض ہے اور اس فرض کو میں اپنی اولین فرصت میں نباہنا چاہتا ہوں لیکن اس قسم کے تمام امور کے بارہ میں فرمان خداوندی کیا ہے؟ فرمایا:-

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (۹) سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى (۱۰) وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى (۱۱) الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى (۱۲) ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى (۱۳) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (۱۴) (الاعلیٰ ۸۷ : آیت ۹-۱۴) پس! تم لوگوں کو نصیحت کرتے چلے جاؤ کیونکہ اچھی نصیحت کرنا ہی منافع بخش ہے کیونکہ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ جلد ہی تیری بات کو سمجھ جائے گا لیکن وہ بہت ہی بدنصیب ہوگا کہ جو نہ سمجھے اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا کہ جس میں نہ تو وہ مرے گا اور نہ ہی جی سکے گا یعنی اس کے بالمقابل وہ کامیاب ہوگیا کہ جس نے خود کو پاک وصاف کرلیا۔

اور پھر ان نصائح کو سن کر ان پر عمل نہ کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا کہ اے نصیحت کو نہ سننے والو!

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ٥ (المؤمنون ۲۳: آیت ۶۶)'' اور یاد کرو جب تم کو میرے قرآنی احکامات پڑھ کر سنائے جاتے تھے تاکہ تم ان پر عمل کرو لیکن تم ان پر عمل کرنے کی بجائے اپنی ہی غلط باتوں پر قائم رہنے کے لئے ضد کرتے ہوئے ان آیات سے بے پروائی کا اظہار کرتے ہوئے اور ان آیات کے بارہ میں بیہودہ باتیں بناتے ہوئے حتیٰ کہ ان کھلے کھلے احکامات سے روگردانی کرتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل مونہہ پھیر کر چل دیتے تھے''۔

یعنی جب ان کونصیحت کی جاتی ہےتو وہ اسے ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے کان سے اُڑا دیتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی لئے:-
وَاِذَاذُکِّرُوْا لَا یَذْکُرُوْنَ o (الصافات ۳۷: آیت ۱۳) ''اور جب اُن کونصیحت کی جاتی ہےتو تب وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے''۔

پس! جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ لوگوں کوقرآن پاک میں درج احکامات خداوندی بار بار پڑھ کر سنانا میرا فرض ہے البتہ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں خود ہی ہدایت بخشے تا کہ انہیں خود بھی پڑھنے کی سعادت نصیب ہو۔آمین۔

بہرحال اسی مقصد کے حصول کے لئے خاکسار نے خداتعالیٰ کی اس پاکیزہ کتاب قرآن مجید کا سہارا لیا ہے تا کہ خاکسار کا شمار بھی انہی خوش نصیب لوگوں میں سے ہو جائے جو کہ فرمان خداوندی کے تحت درج ذیل آیت کے شمارہ میں آتے ہیں۔فرمایا:-
فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا o (الصافات ۳۷: آیت ۳) ''اور وہ لوگوں کوقرآن مجید کو پڑھ پڑھ کرسناتے رہتے ہیں''۔

تا کہ اس طرح وہ لوگ جو کہ اس وقت قرآن مجید اور اس میں درج پاکیزہ احکامات پڑھنے کی جانب توجہ نہیں دے رہے تو وہ لوگ بھی اس کتاب کی آیات میں درج احکامات خداوندی پڑھ کر یا سن کر ہی نصیحت حاصل کر لیں۔ یہاں میں آپ کی خدمت میں ایک اور بات اور بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کوسعید فطرت دے کر ہی پیدا کیا ہے۔فرمایا:-
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰھَا o فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا o (الشمس ۹۱: آیات ۸-۹) ''اے انسان! ذرا غور تو کر کہ ہم نے ہر نفس کو پیدائش کے وقت تمام گناہوں سے پاک وصاف پیدا کیا۔یعنی وہی کامیاب ہوگا کہ جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرلے گا''۔

پس! اس طرح خدا نے بچپن سے ہی انسان پر بدکاری کرنے یا پھرتقویٰ کی سیدھی راہ پر چلنے کے لئے راہ ہموار کردی۔ پس! اسی لئے تو کسی بھی انسان کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے کیلئے کسی مولوی، کسی پنڈت، کسی راہب کی راہنمائی، کسی ہادی کی ہدایت کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کوخود اپنا خلیفہ یعنی نائب مقرر کیا ہے۔فرمایا:-
وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ'' فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ج وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ o (البقرة ۲: آیت ۳۰)
''اور دیکھ اے انسان! تُو صرف اپنے اُس وقت کو یاد کر جب تیرا کوئی وجود بھی موجود نہ تھا تو تب تیرے رب نے فرشتوں سے مخاطب

ہوکرفرمایا کہ میں زمین میں اپنا ایک ایسا نائب یعنی خلیفہ بنانے والا ہوں کہ جو میری طرح جو دل چاہے سو کرے کیونکہ وہ اپنے اعمال و افعال میں آزاد ہوگا تو اس پرانہوں نے عرض کیا کہ کیا تُو اس زمین میں ایسے اشخاص بھی پیدا کرے گا جو اس زمین میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے؟ اس کے مقابل ہم تو صرف تیری پاکیزہ حمد بیان کرنے کے ساتھ ساتھ تیری تسبیح بھی کرتے رہتے ہیں اور تجھ میں ہی سب بڑائیوں کے پائے جانے کا دل سے اقرار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تُو جو چاہے بنا سکتا ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں! یہ سب درست ہے لیکن یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو کہ تم قطعاً نہیں جانتے''۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں اپنی ہستی کی بھی بہت سی خوبیوں کو داخل کر دیا کہ جس کی بنأ پر وہ خود آپ اپنا مصلح اور راہبر بن سکتا ہے حتیٰ کہ اسے اپنی عقل سلیم کی بدولت کسی دوسرے شخص کی نقل کرنے کی بھی ضرورت در پیش نہیں ورنہ پہلے زمانہ میں جو لاکھوں انبیائے کرام علیہم السلام گزرے ان کو ہدایت دینے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اور کون تھا؟ کوئی نہیں! کیونکہ ان کے ارد گرد کم وبیش تقریباً سب لوگ ہی سورج۔چاند۔ستاروں۔آگ اور بتوں وغیرہ کے پرستار تھے لیکن ان تمام دنیاوی اور سماجی برائیوں کے باوجود ان کا اپنا صاف وشفاف اور بے داغ کردار ان کی اندرونی صفائی اور پاکیزگی کا آئینہ تھا اور یہ روحانی وجسمانی طہارت انہیں خدا تعالیٰ کی جانب سے ودیعت ہوئی تھی یعنی ان کے اندر سے نکلی تھی اور اسی پاکیزگی نے ان کے دل و دماغ حتیٰ کہ روح کو بھی معطر کر دیا۔اس لئے ہمیں بھی انتہائی غور و خوض سے کام لینا ہوگا تا کہ ہمارے اندر بھی جو روحانی توانائی موجود ہے وہ یونہی ضائع نہ ہو جائے بلکہ ہمارے کام آئے اور ہمیں دنیا کی نگاہ میں پرہیزگار اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی بنا دے بلکہ متقیوں کا امام بنا دے۔فرمایا:-

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان ۲۵ : آیت ۷۴)

" اور وہ جو یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے''۔آمین

بالکل اسی طرح وہ خود اپنی اور اپنے پیارے والدین کی بخشش کے لئے بھی ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں.فرمایا:-

رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (۴۱ﺃ) اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بھی یوم قیامت کے روز بخش دینا۔آمین

پس! اسی لئے خاکسار اللہ تبارک وتعالیٰ کے اپنے کلام پاک پر مشتمل قرآنی تفسیر پر مبنی اپنی یہ کتاب اپنی

عزت مآب والدہ ماجدہ محترمہ احمد بی بی صاحبہ نور اللہ مرقدہا

کے معزز و محترم نام نامی و اسم گرامی سے منسوب کرنے کو نہایت قابل فخر بلکہ عین باعث سعادت سمجھتا ہے اور اپنی عظیم المرتبت والدہ صاحبہ کی بے مثال تعلیم و تربیت کے اظہار کے لئے بطور شکر یہ مذہب اسلام کی عظیم الشان روایات اور مقدس اقدار نیز پاکیزہ اطوار کو زندہ رکھنے کے لئے اپنی اس حقیر سی کوشش کو ایک کتاب کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے تا کہ دنیا کو یہ علم ہو جائے کہ خاکسار کی ان پڑھ والدہ نے انتھک محنت اور جدو جہد نیز پاکیزہ دعاؤں سے اپنی آل اولاد کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔اسی لئے یہ کتاب کسی بھی قسم کے ذاتی منافع کو مدنظر رکھ کر تحریر نہیں کی گئی بلکہ صرف اور صرف اسلام کی ترقی اور مسلمانان عالم کی خدمت کے جذبہ کے تحت لکھی گئی ہے اور خاکسار کی اس خدمت کا مقصد راہ حق کی تلاش میں سرگرداں ان معصوم روحوں کی صراط مستقیم کی جانب راہنمائی بھی مقصود ہے جو کہ اپنی مذہبی کم علمی بلکہ لاعلمی کی بدولت ایک ملا سے دوسرے ملاں، ایک مفتی سے دوسرے مفتی اعظم، ایک مولوی سے دوسرے مولانا، ایک خواجہ سے دوسرے غوث یعنی ایک در سے کسی دوسری درگاہ کے الغرض در بدر کے دھکے کھاتے پھر رہے ہیں لیکن قلبی تسکین ان کو پھر بھی نصیب نہیں اور نہ انہیں یہ روحانی طمانیت میسر آ ہی سکتی ہے کیونکہ انہیں یہ ادراک ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نورانی بارگاہ کا در چھوڑ کر اپنے قلبی اندھیروں کے سبب اِدھر اُدھر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔عمران احمد خان نیازی کا کلمہ گو ہو کر بھی ایک مزار پر ماتھا ٹیکنا اُس کی جہالت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

پس! روحانی تاریکی میں دربدر کی ٹھوکریں کھانے والوں کے لئے اس کتاب میں دین اسلام کے بارہ میں صرف بغرض اصلاح کچھ باتیں تحریر کی گئی ہیں لیکن یہ مسائل اتنے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں کہ اگر صرف ایک ہی مسئلہ پر کچھ لکھا جائے تو بھی سینکڑوں کتب لکھی جاسکتی ہیں لہذا مختصراً لیکن جامع انداز میں اور صرف دل کی کسک اور دماغ کی پیاس نیز روح کی تڑپ کو مٹانے کے لئے یعنی صرف صراط مستقیم کو پہچان لینے کی غرض سے صرف اللہ کی خاطر یعنی للہ یہ کتاب تحریر کی گئی ہے تا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ایک عاجز اور پر تقصیر بندہ بھی ارشاداتِ باری تعالیٰ کی پیروی میں کچھ نہ کچھ تعمیل ارشاد کر سکے۔جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (ال عمران ۳: آیت ۱۰۴) ’’اور تم لوگوں میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہئے جس کا کام ہی صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکیاں کرنے کی طرف راغب کرے اور انہیں پاکیزہ اعمال بجالانے کی تعلیم دے اور پھر انہیں بدی کرنے سے بھی سے روکے تو جان لو کہ یہی وہ مبلغ ہیں جو کہ دین و دنیا میں فلاح پانے والے ہیں‘‘۔

پس! اللہ تبارک و تعالیٰ کی خدمت عالی جناب میں اس مؤدبانہ درخواست کے بعد عرض ہے کہ وہ محض اپنی خاص الخاص رحمت کی طفیل

اپنے اس عاجز ترین بندے کی اس حقیر سی کوشش کو کامیابی سے سرفراز فرماتے ہوئے اس کتاب کو دین اسلام کی تلاش میں سرگرداں ہر ایک خاص و عام میں مقبولیت عطاءً فرمائے اور حق کی تلاش میں بھٹکنے والی تمام پاکیزہ روحوں کو اس کتاب کے پڑھنے سے قلبی سکینت اور اطمینان حقیقی نصیب ہو۔ **اللھم آمین** ۔طالب دعا خاکسار

مفسر القرآن

مقصود احمدؒ نسیم

عفی عنہٗ اللہ تعالیٰ (تابعی)

☆

پانچ ارکان اسلام

مسلمانوں کا دین کیا ہے؟ دین اسلام ۔ جی ہاں! ہمارے مذہب کا نام اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود ہی امن و سلامتی سے بھرپور اور صلح وصفائی سے مزین مذہب اسلام رکھا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:-
--- اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُم نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيناً ---(المائدة ۵:آیت ۳) ---آج میں نے تم پر احسان کرتے ہوئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اسلام کو تمہارے دین کے طور پر پسند کیا---

پس! جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے معزز ومحترم کلام پاک میں متعدد بار ارشاد فرمایا ہے کہ ایک شخص کا مسلمان ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں بلکہ اس کا پرہیزگار اور زاہد نیز متقی بن جانا ہی اس کی عبادات کا گوہر مقصود ہے اور ایسے پاکیزہ مؤمن کا ترقی کرتے کرتے ولی اللہ بن جانا ہی دراصل اس کی زندگی کی منزل مقصود ہے تو ثابت ہوا کہ یہ اعلیٰ وارفعیٰ مقام ایک شخص کو صرف شریعت اسلامیہ کی مکمل پابندی کرنے سے ہی مل سکتا ہے۔ان تمام پاکیزہ مقاصد کے حصول کے لئے ہی درج ذیل پانچ اراکین اسلام پر سچے دل سے ایمان لانا اور پھر ان کی مسلسل پابندی کرتے رہنا بے حد ضروری ہے یعنی :-

۱:-کلمہ۔ ۲:-نماز۔ ۳:-زکوٰۃ۔ ۴:-روزہ۔ ۵:-حج۔

کلمہ طیبہ

کسی بھی غیر مسلم کا اسلام قبول کرنے کے لئے یہ کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یعنی:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسُول ہیں''

کسی قسم کے مزید الفاظات کی ضرورت نہیں بلکہ اس کلمہ طیبہ میں کوئی بھی اضافہ ایک بدعت ہوگی ۔اس لئے جو کوئی بھی کلمہ طیبہ کے

ساتھ کسی دوسرے کو گالی گلوچ دینا یا کوئی دوسرے الفاظ مثلاً میں فلاں فلاں کو یہ نہیں مانتا اور وہ نہیں مانتا کہتا کہلوا تا ہے وہ مذہب اسلام یعنی ہر ایک پر سلامتی بھیجو کی روح کو ہی نہیں سمجھتا اس لئے جو کوئی بھی ایک مرتبہ اوپر درج کلمہ مسلمان ہونے کے لئے اپنی مرضی اور منشاء کے عین مطابق پڑھ لیتا ہے اسے ہم کلمہ گو مسلمان انسان مسلمان گردانتے ہیں اور یہ کلمہ گو انسان اس کلمہ طیبہ کو پڑھنے کے بعد یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمان بن جاتا ہے اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مسلمان سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر ایمان لاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے لاشریک ہونے کا اقرار کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے کہ:-

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o (البقرة ۲ :آیت ۱٦۳) ''اور تمہارا معبود اپنی ذات میں واحد معبود ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے''۔

اور اس کے ساتھ ہی حضرت محمد احمد ﷺ کو اللہ کا رسول مانتا ہے تو وہ اسی لمحہ مسلمان بن جاتا ہے یعنی کلمہ طیبہ پڑھ کر ایک غیر مسلم مسلمان بن جاتا ہے اور یہ قبول اسلام، اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا زیادہ پسند آتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ گویا اس غیر مسلم نے میرے اپنے ہاتھ پر بیعت حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے یعنی اسلام قبول کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر لیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ،آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا o (الفتح ۴۸ : آیت ۱۰) وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں دراصل وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں کیونکہ یقیناً اللہ کا مبارک ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے۔پس! اس بیعت کرنے کے بعد جو کوئی بھی اپنے اس مقدس عہد کو توڑے گا تو اس پاکیزہ عہد کو توڑنے کا وبال اسی کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اللہ سے کیئے ہوئے اپنے عہد پر پورا اترے گا تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسے بہت بڑا اجر عطاءً فرمائے گا۔(انشاءً اللہ)

جیسا کہ اسلام قبول کرتے وقت صرف کلمہ طیبہ کے پاکیزہ کلمات کو اپنی زبان سے ادا کرنا ہی کافی ہے اسی طرح قبول اسلام کے بعد اراکین اسلام کی صدق دل سے پابندی کرنا بھی ایک مسلمان پر واجب ہے تا کہ شریعت اسلامیہ پر عمل کرتے ہوئے اسے خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو۔آمین

حضرت عمر فاروقؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا۔اس کے کپڑے بہت اجلے اور سفید تھے، بال سخت سیاہ۔سفر کا کوئی نشان اس پر نظر نہیں آتا تھا لیکن ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں

تھا۔وہ شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔اپنے زانو آنحضرت ﷺ کے زانو سے ملائے اور اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لئے اور پوچھنے لگا۔اے محمدؐ ! مجھے اسلام کے متعلق کچھ بتائیے۔اِس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا:- اسلام یہ ہے کہ تُو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی اور معبود نہیں اور محمدؐ۔اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور یہ کہ تُو نماز پڑھے، زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور تجھے سفر کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔یہ سُن کر اس شخص نے کہا۔آپؐ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ہمیں تعجب ہوُا کہ وہ خود ہی پوچھتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔

اِس کے بعد اُس نے پوچھا کہ مجھے ایمان کے متعلق کچھ بتائیے۔آنحضور ﷺ نے فرمایا:-ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کو ماننے اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں، یوم آخرت اور قدر خیر و شر پر یقین رکھے۔اِس پر اُس نے کہا۔ہاں! آپؐ ٹھیک کہتے ہیں۔

پھر اُس نے پوچھا کہ مجھے احسان کے متعلق کچھ بتائیے۔اس پر آپؐ نے فرمایا:-احسان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ تصور اور احساس تو ہونا چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

پھر اُس نے پوچھا کہ مجھے قیامت کی گھڑی کے متعلق کچھ بتائیے۔آپؐ نے فرمایا:- جس سے پوچھا گیا ہے وہ خُود بھی پوچھنے والے سے زیادہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔

اِس پر اُس نے پوچھا کہ پھر مجھے اس کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے۔آپؐ نے فرمایا:-آثار قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں والے، ننگے جسم والے، بھوک کے مارے بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو بڑی بڑی اونچی عمارتیں بناتے دیکھے گا۔

اس سوال و جواب کے بعد وہ شخص چلا گیا۔کچھ دیر تو مَیں اسی تعجب میں رہا کہ یہ شخص کون تھا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے پوچھا:-اے عمر! کیا تمہیں علم ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا ؟ مَیں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرائیلؑ تھے۔جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲)

اس لمبی حدیث سے ہمیں ان تمام باتوں کا علم ہو جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں نیز روز جزا سزا پر ایمان لانا یعنی اسلام کیا ہے۔ ایمان کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت عبد اللہؓ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ، اللہ کا رسول ہے۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔ روزے رکھنا۔ (بخاری کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علیٰ خمس)

لہذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان پانچ ارکان اسلام پر دل و جان سے عمل کرے

یعنی کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

سیدنا آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے بعد دنیا بھر میں مذہب اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کا حق سب سے زیادہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تبلیغ کے ذریعہ ادا کیا۔ آپؑ ہر وقت، ہر آن، ہر لمحہ اس کام میں منہمک رہتے تھے۔ کبھی وعظ کے ذریعہ تو کبھی اپنی کتب اور اپنی تحریرات نیز اپنے اشتہارات کے ساتھ تو کبھی اپنے منظوم کلام سے ہمارے دلوں کو گرماتے رہے۔ آپؑ کی روایات، آپؑ کی کتب اور آپؑ کا کلام آج بھی ہمارے دلوں میں اسلام کی عظمت اور سربلندی کی تڑپ کو بیدار کئے ہوئے ہیں۔ اسلام کے بارہ میں آپؑ نے فرمایا:-

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نُور ہے نُور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے

آؤ لوگو! کہ یہیں نُور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آج اِن نُوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نُوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے (درثمین)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ
اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ۔ اللہ تعالیٰ کا رسُول ہے

اس لئے مؤدبانہ عرض کہ اے مسلمانو! یہاں تحریر شدہ کلمہ طیبہ کو غور سے دیکھو اور پڑھو ! کیونکہ ہر وہ شخص جو یہ کلمہ طیبہ پڑھے وہ مسلمان ہے اور یہاں کسی جگہ بھی لفظ خاتم النبیین کو اس طرح ماننے کی شرط جیسا کہ عام مسلمان اور آج کے نام نہاد علمائے کرام مانتے ہیں نہ خدا تعالیٰ نے لگائی ہے اور نہ ہی رسول اللہ آنحضرت محمدؐ احمدؐ مصطفیٰ ﷺ نے لگائی ہے لہذا جو بھی شخص صرف اس اوپر درج کلمہ کو صدق دل سے یا اوپری طور پر ہی پڑھ لے ہم اسے مسلمان جانتے اور گردانتے ہیں اور اس کے نیک و بداعمال کی جزا یا سزا کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دیتے ہیں۔ حضرت ابی مالک اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے (یعنی حضرت ابی مالک کے باپؓ نے) آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:۔جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ کی کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان و مال قابل احترام ہو جاتے ہیں باقی اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔(مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتیٰ یقولوا لا الہ الا اللّٰہ)

اسی سلسلہ میں حدیث نبوی ﷺ میں درج ہے کہ حضرت اسامہؓ بن زیدؓ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں جُھینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا جنھوں نے بعض مسلمانوں کو شہید کر کے جلا دیا تھا۔ ہم نے صبح صبح ان لوگوں کو ان کے چشموں پر ہی جا پکڑا۔ میں نے اور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا۔ جب ہم نے اس کو پکڑ کر مغلوب کر لیا تو اس نے کہا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر میرا انصاری ساتھی تو رُک گیا لیکن میں نے اسے قتل کر کے چھوڑا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے اور آنحضرت ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا:۔اے اُسامہ ! کلمہ توحید پڑھ لینے کے

باوجود تم نے اسے قتل کر دیا ؟ کیا تُو نے اس کے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الله خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا ؟ آپؐ بار بار یہ دہراتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ اے کاش! میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوتا۔(بخاری کتاب المغازی باب بعث النبیؐ اسامۃ بن زید الیٰ الحرقات من جھینۃ)

یہی واقعہ ایک دوسری حدیث نبویہؐ میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:- کیا جب کہ اس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔کا اقرار کر لیا تھا تو پھر بھی تُو نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ ! اس نے ہتھیاروں کے خوف سے مغلوب ہو کر ایسا کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا:- تو کیوں نہ تُو نے اس کا دل چیر کر بھی دیکھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں ؟ حضورؐ نے یہ بات اتنی مرتبہ دوہرائی کہ میں اس وقت یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش! میں آج ہی مسلمان ہُوا ہوتا۔ (مسلم باب تحریم قتل الکافر اذا قال لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله)

حضرت امام ابوحنیفہؒ بیان کرتے ہیں کہ عطاؒ نے بہت سے صحابہؓ سے یہ واقعہ سنا کہ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی اور وہ اُن کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہو گئی۔ ایک دن چرواہن بعض دوسرے جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیئے نے آ کر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو آپؓ نے اپنی چرواہن سے اس بکری کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ جس پر غصہ سے انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا لیکن بعد میں اپنے اس فعل پر شرمندہ ہوئے اور ندامت کے طور پر اس واقعہ کا ذکر آنحضور ﷺ سے بھی کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ:-’’ تم نے ایک مؤمنہ کے مونہہ پر تھپڑ مارا ؟ اس پر حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا حضورؐ ! وہ تو ایک حبشن اور جاہل سی عورت ہے۔ اسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں لیکن آنحضرت ﷺ نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا میں کون ہوں ؟ اس نے جواباً عرض کیا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر آنحضورؐ نے فرمایا یہ مؤمنہ ہے۔ اسے آزاد کر دو۔ اس پر حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے اس حبشن مؤمنہ کو آزاد کر دیا۔(مسند امام الاعضم-الایمان والاسلام)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف مونہہ کرے ۔ ہمارا ذبیحہ کھائے وہ شخص مسلمان ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسولؐ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

یعنی ایسا کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہوئے انہیں کسی قسم کا دُکھ نہ پہنچاؤ لیکن افسوس ! کہ آج کے مسلمان جب تک کلمہ طیبہ کے پاکیزہ کلمات ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اسی مونہہ سے اس زمانہ کے مرسل اور نبی سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام اور آپؑ کے ماننے والے کلمہ گو مسلمان احمدیوں کو چند ایک گالیاں نہ دے لیں انہیں قرار نہیں آتا۔ اب یہ اسی بدزبانی کا نتیجہ ہے کہ وہ اپنے ہی بال بچوں اور عزیزوں رشتہ داروں کے علاوہ اپنے یار دوستوں کے بارہ میں بھی بدزبانی کرنے سے باز نہیں آتے کیونکہ یہ سب کچھ آج کے ان تمام نام نہاد مسلمانوں کی سرشت میں داخل ہو چکا ہے کہ ان میں اب اچھے اور بُرے کی تمیز بھی باقی نہیں رہی جبکہ قرآنی حکم تو یہ ہے کہ:-

وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ ---"تم کسی کے جُھوٹے معبود کو بھی بُرا بھلامت کہو"---(سورۃ الانعام ۶ : آیت ۱۰۸)

جبکہ ہمارا معبودِ حقیقی تو وہی خدا ہے کہ جسے اللہ کہہ کر پکارا جاتا ہے کہ جس کی اطلاع حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام دے چکے ہیں کہ جس نے ہی دنیا کا سب سے زیادہ بہترین مذہب اسلام آنحضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ کے ذریعہ اس دنیا میں روشناس کروایا اور ہم آنحضرت ﷺ کو وہی خاتم الانبیاءً قرار دیتے ہیں کہ جس کے بارہ میں قرآن مجید کے صفحات میں تفصیل سے بیان کیا گیا کہ آپؐ پر ہر طرح کی شرعی نبوت کا اختتام ہو چکا ہے اور اب اس دنیا میں رہتی دنیا تک کوئی شرعی نبی معبوث نہیں کیا جائے گا۔

بہرحال اوپر درج تمام حقائق کو جاننے کے باوجود بھی بعض نام نہاد مسلمان ہم کلمہ گو احمدی مسلمانوں کو نامسلم قرار دیتے ہیں کہ جس پر سوائے **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۝ (البقرۃ ۲ : آیت ۱۵۷)** پڑھنے کے اور کیا کہا جاسکتا ہے؟ کیونکہ اس بارہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا واضح ارشاد ہے کہ تمہیں تمہارا دین مبارک اور ہمیں ہمارا دین۔ فرمایا:-

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۝ (الکافرون ۱۰۹ : آیت ۷) تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

☆

نماز

نماز کیا ہے؟ دن بھر کے مخصوص اوقات میں خدا تعالیٰ کی ایک مخصوص طریق پر عبادت بجالانے کو نماز کہتے ہیں۔نماز کی ادائیگی کے وقت تمام کاروبار کو سمیٹ لینے کا حکم ہے تا کہ انسان دلجمعی اور خشوع وخضوع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر نماز ادا کرے اور پھر نماز گناہوں کا کفارہ ادا کرنے اور قیامت کے عذاب سے بخشش مانگنے کا بھی سب سے زیادہ بہترین ذریعہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:-

رِجَال'' لا لَّاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ'' وَّلَابَيْعٌ'' عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ صلے لا يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ o (النور ۲۴: آیت ۳۷) ''دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جنہیں دنیا کا کوئی کاروبار خدا کی عبادت بجا لانے یا نمازیں ادا کرنے یا اس کی راہ میں خرچ کرنے سے غافل نہیں کرتا کیونکہ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس دن ان کا دل خوف سے دہل جائے گا اور آنکھیں خوف کے مارے پھٹ جائیں گی''۔

جیسا کہ ابھی اوپر ذکر گزر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:- '' جو شخص بھی ہماری طرح نماز پڑھے اور دوران نماز ہمارے قبلہ کی جانب مونہہ کر کے نماز ادا کرے تو وہ مسلمان ہے''۔(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

پس! یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دراصل نماز کیا چیز ہے؟ کہ جس کو ہم مسلمانوں کی طرح قبلہ رو ہو کر پڑھنے والا بھی مسلمان ہے؟ نماز ایک ایسی پیاری اسلامی عبادت ہے کہ جس کی نظیر بھی دوسرے تمام مذاہب میں نہیں ملتی۔باجماعت نماز ادا کرتے وقت کسی قسم کا قومی یا نسلی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔خدا تعالیٰ کے حضور شاہ و گدا سب برابر کھڑے ہوتے ہیں۔امیر و غریب سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر نماز باجماعت خواہ وہ کسی کے گھر میں پڑھی جائے، کسی کی جھونپڑی میں پڑھی جائے ،کسی میدان میں پڑھی جائے ,کسی پیڑ کے نیچے یا معمول کے مطابق کسی مسجد میں پڑھی جائے اس نماز میں ہر ایک شخص مساوی درجہ رکھتا ہے نیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام دنیا کو ہم مسلمانوں کے لئے مسجد بنا دیا ہے کہ جاؤ جہاں تمہارا دل چاہتا ہے وہیں پر نماز پڑھ لو **سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ**۔اسی عبادت کے لئے ہی تو ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ٥ (الذّٰریٰت ۵۱ : آیت ۵۶) ''میں نے جن وانس کوتو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے''۔

جن وانسان تو کیا چیز ہیں تمام کائنات اوراس کا ذرہ ذرہ بھی خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود رہتا ہے۔فرمایا:-
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُلَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ---(الحج ۲۲ :آیت۱۸) ''اے انسان! کیا تُونہیں دیکھتا کہ جوکوئی بھی آسمان میں ہے یعنی سورج، چانداورستارے نیز کہکشاں وہ سب تو اللہ کے حضور عبادت کی غرض سے ہروقت سجدہ ریز رہتے ہیں اوراسی طرح جوکوئی بھی زمین میں ہے یعنی پہاڑ، دریا، سمندر، جنگل، جانوراور خُود تم انسانوں میں سے بھی بہت سے خدارسیدہ انسان۔اللہ کے حضور میں بخشش طلب کرتے ہوئے سجدہ ریزہ رہتے ہیں''---

یہ مثال دیتے ہوئے پھر مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام سورج چاند ستارے حتیٰ کہ :-
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ٥ (الرحمٰن ۵۵: آیت ۶) ''زمین کی تمام جڑی بوٹیاں اوردرخت بھی اللہ کے سامنے سرنگوں ہوکرسجدہ ریز ہیں''۔

جب تمام کائنات یعنی زمین وآسمان، چاند، ستارے، جن وانسان، چرند وپرند، دریا، سمندر، پہاڑ، درخت اور جڑی بُوٹیاں خدا تعالیٰ کی حمد وثنأ میں مصروف ہیں تو ان کی عبادت کا طریق کیا ہے؟ وہ طریق تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ اسی نے ان سب کو اپنی اپنی زبان میں عبادت بجالانے کا طریق سکھایا ہے کیونکہ ہمیں تو دنیا پر ہی موجود تمام انسانوں کے طریقہ عبادت کے بارہ میں کچھ بھی علم نہیں نیز ہم سے پہلی گزری ہوئی قوموں کے طریقہ عبادت کے بارہ میں ہم انجان انسان کسی کو کیا بتا سکتے ہیں؟ پس! اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:-
تُسَبِّحُ لَہٗ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ ط اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ٥ (بنی اسرائیل ۱۷ : آیت ۴۴) ''ساتوں آسمان اورزمین اور جوکوئی بھی ان میں بسنے والے ہیں اس خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور دنیا کی ہر چیز ہی اس اللہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی زبان کو نہ سمجھنے کے سبب ان کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے لیکن اس بشری کمزوری کے باوجود اللہ یقیناً تمہاری پردہ پوشی کرنے والا اور بہت ہی بخشنے والا ہے''۔

یعنی اس ایک مثال سے ہی یہ بات کُھل کر عیاں ہو جاتی ہے کہ عبادت الٰہی بہر حال ایک لازمی امر ہے اور اس آیت کریمہ میں بے نماز انسانوں کے لئے غور سے سوچنے کا مقام ہے کہ جب کسی بھی چیز کو نماز یعنی عبادت معاف نہیں تو پھر وہ اپنا آخری انجام خود سوچ لیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ --- (الحج ۲۲: آیت ۶۷) ''ہم نے ہر امت کے لئے عبادت کا ایک طریق مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ امت میری عبادت کرتی ہے'' ---

لہذا ہر چیز کو اور خصوصاً دنیا بھر کے تمام سرکش انسانوں کو اللہ تعالیٰ یہ مختلف مثالیں دے کر سمجھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ دیکھو جب تمام زمین و آسمان اور کل کائنات میری عبادت میں مصروف رہتے ہیں تو تم بھی میری عبادت بجالاتے ہوئے گناہوں سے بچو اور اپنی ریاضت وعبادت سے میرا دل جیت کر میری رحمت اور شفقت کو حاصل کر لو کیونکہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔فرمایا:-

---وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ---(فاطر ۳۵ : آیت ۱۸) ---''جو شخص گناہوں میں ملوث ہونے سے بچتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرتا ہے وہ اپنا ہی فائدہ کرتا ہے''---

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ نہ صرف نماز میرے دربار میں مقبول ہو کر تمہارے درجات بلند کرتی ہے بلکہ اس کا زیادہ فائدہ بھی تم انسانوں کو ہی پہنچتا ہے کیونکہ:-

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ o (العنکبوت ۲۹ :آیت ۴۵) ''تم پر میری جو کتاب یعنی قرآن وحی کی گئی ہے اسے لوگوں کو پڑھ کر سناؤ اور میری عبادت بجالاؤ کیونکہ یقیناً نماز تمام بے حیائیوں اور ہر قسم کے ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے اور یاد رکھو! کہ اللہ کی عبادت بجالانا یقیناً تمام عبادات سے بہتر ہے کیونکہ اللہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے''۔

پس! خدا تعالیٰ کی عبادت نہ بجالانے والا یقیناً تکلیف اٹھائے گا لیکن اللہ تعالیٰ تو اس متوقع عذاب سے بچنے کی بار بار تنبیہ فرما رہا ہے اور ہمیں بار بار یہی تلقین فرما رہا ہے کہ دیکھو اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے میری عبادت کر لو تا کہ ممکن ہے کہ تمہاری یہ عبادت تمہیں دوزخ کی سزا سے بچالے ورنہ تمہیں جہنم کے عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا:-

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ o (الماعون ۱۰۷ :آیات ۴-۵) ''اور ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو کہ اپنی نمازوں میں بھی عبادت سے غافل رہتے ہیں''۔

یا پھر محض دنیا کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں لیکن دل میں خوف خدا کی بجائے نہ جانے کیا کچھ سوچ رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ایک جگہ یہ واقعہ بھی مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے ہمیں جھنجھوڑتا ہے کہ جب خوش قسمت جنت نشین لوگ بدقسمت جہنمی لوگوں سے پوچھیں گے کہ تمہیں دوزخ میں کیوں ڈال دیا گیا ہے تو وہ یہ جواب دیں گے کہ ہم لوگ بے نماز تھے۔ فرمایا:-

مَاسَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ o قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ o (المدثر ۷۴: آیات ۴۲ – ۴۳) ''تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم لوگ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے''۔

نماز کیا ہے؟ اس کے بارہ میں قرآن شریف میں رکوع و سجود کا بار بار ذکر آتا ہے لیکن اختصار کی خاطر یہاں صرف ایک ہی آیت درج کی جاتی ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (الحج ۲۲ : آیت ۷۷) - السجدة- '' اے مؤمنو! تم خدا کے حضور رکوع اور سجود کی حالت میں اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور یہ نیک کام ضرور کرو تا کہ تم اپنے اصل مقصد حیات کو پالو''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پاکیزہ کلام قرآن مجید کے آغاز میں ہی ہمیں نماز باجماعت کی جانب متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:-

الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ ج فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ o الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o (البقرة ۲ : آیات ۱ – ۳) ''میں اللہ تعالیٰ ہر ایک دنیاوی اور سماوی چیز کے بارہ میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ یہ میری ایک کامل اور ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک کتاب ہے لیکن یہ صرف متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ یعنی ان لوگوں کو جو کہ میری غائبانہ موجودگی پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ بھی ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے بھی حسب توفیق میری راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں''۔

پھر فرمایا:-

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ o (البقرة ۲ : آیت ۴۳) ''اور تم لوگ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو اور خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت کے لئے مؤدب ہو کر رکوع میں جھک جاؤ''۔

پس! انہی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز کو قائم رکھنے کے لئے قرآن مجید کے چپے چپے پر بہت سی آیات اتری ہیں اور اسی لئے تو

نماز کو قائم کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں دیا بلکہ ہم سے پہلے گزرنے والے مذاہب کے لوگوں مثلاً صابیوں، یہودیوں، عیسائیوں کے علاوہ بھی روز اول سے لے کر اب تک دنیا جہان کی تمام اقوام کو بھی دیتا چلا آ رہا ہے۔اسی لئے تو کسی ایک مذہب کے لوگ دائرہ میں کھڑے ہو کر اپنے اپنے بتوں یا خداؤں کے حمد یہ ترانے گاتے ہیں۔کوئی دوسرا مذہب موسیقی کی دھن پر تو کوئی تیسرا کسی مغنی یا مغنیہ کی اچھی لے پر۔اور پھر کسی مذہب کے لوگ کھڑے ہو کر مناجات کرتے ہیں تو کوئی صرف رکوع بجالاتا ہے یا کوئی اپنے گھٹنوں کے بل گر کر تعظیم بجالاتا ہے۔اسی طرح کوئی سجدہ میں تو کوئی زمین پر لیٹ کر خدا تعالیٰ کی تعریف وتوصیف بیان کرتا ہے یعنی ہر مذہب کے پیروکار اپنے اپنے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ کی حمد وثناً کے گیت گاتے چلے آ رہے ہیں۔گاتے چلے جا رہے ہیں اور گاتے چلے جائیں گے۔بہر حال عبادت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ ہم تمام انسانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:-

وَاِذْاَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِ يْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ o (البقرة ۲ : آیت ۸۳) ’’اور تم اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے یہ پختہ عہد لیا تھا کہ تم اللہ کے سوا قطعاً کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرو گے اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ ؤ گے اور اسی طرح اپنے عزیزوں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور تم تمام چھوٹے بڑے انسانوں کے ساتھ بھی مہذب گفتگو کرو گے اور پھر ہمیشہ نماز کو قائم رکھو گے اور وقت پر زکوٰۃ کی ادائیگی کو بھی ملحوظ خاطر رکھو گے لیکن تم میں سے صرف چند ایک خدا ترس افراد کے سوا بقیہ سب مختلف قسم کے حیلے بہانے بناتے ہوئے اپنے اس کئے ہوئے پختہ عہد سے رُوگردان ہو گئے‘‘۔

اور پھر اللہ تعالیٰ ہم انسانوں سے یہ پوچھتا ہے کہ بولو ! میں تمہیں یہ باتیں بار بار کیوں یاد دلاتا رہتا ہوں؟ اب انسان بیچارہ کیا بتائے؟ پس! اللہ تعالیٰ خود ہی فرماتا ہے کہ:-

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ’’o (البقرة ۲ : آیت ۱۱۰) ’’تا کہ تم نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ قائم کرو اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہو اور یاد رکھو! کہ جو بھی نیکی تم اپنی ذات کے لئے آگے بھیجو گے اس نیکی کو تم خدا کے حضور موجود پاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر قسم کے اعمال کو یقیناً ہر وقت دیکھ رہا ہے‘‘۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو نماز کے بارہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:-کیا تم سمجھتے ہو کہ

اگر کسی کے دروازہ کے سامنے سے پانی کی ایک نہر گزر رہی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! نہیں! کوئی میل نہیں رہے گی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا بس یہی مثال پانچ نمازوں کی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ تمہارے گناہ معاف کرتا ہے اور تمہاری کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ للخطأ)

نماز کے بارہ میں ایک دوسری حدیث نبوی ﷺ میں جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ علیہ السلام سے مروی تحریر ہے کہ:- میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت ہے جو اس قدر ذکر الٰہی اور عبادت میں مصروف رہتی ہے کہ رات کو سوتی بھی نہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-’’چلو چھوڑو کیونکہ تم پر صرف اسی قدر عبادت واجب ہے کہ جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم! تم لوگ تھک کر اکتا جاؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو صرف وہی عمل پسند ہے کہ جس پر میانہ روی کے ساتھ مداومت اختیار کی جائے‘‘۔(بخاری کتاب الایمان-باب احب الدین الیٰ اللّٰہ ادومہ)

بعض لوگ اپنے کسی کاروبار کو بہانہ بنا کر نماز کا وقت کھودیتے ہیں لہذا اس بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تم کسی کو ایسا کرتے دیکھو تو اسے سمجھاؤ۔ اب انسان کسی غیر کو تو سمجھا نہیں سکتا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اسے کوئی برا یا مونہہ توڑ جواب ملے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام باتوں کو روز ازل سے ہی جانتا تھا اسی لئے تو اس نے صرف اپنے قریبی عزیزوں اور رشتہ داروں کو سمجھانے کی ہدایت کی ہے اور بقیہ ناواقف، انجان اور عوام الناس کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ فرمایا:-

وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُکَ ط وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی o (طٰہٰ ۲۰ :آیت ۱۳۲) ’’اور تو اپنے اہل خانہ کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تُو خود بھی نماز پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا کوئی رزق نہیں مانگتے بلکہ ہم ہی تو تجھے رزق دے رہے ہیں اور ایک متقی کا انجام یقیناً نیک ہی ہوتا ہے‘‘۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے داداؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- جب تمہارے بچے ۷ برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب ۱۰ سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر ے الگ کردو-(ابو داؤد باب متی یوم الغلام بالصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- قیامت کے دن سب سے پہلے بندوں سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پا لی اگر یہ حساب خراب ہؤا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو ! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول یحاسب به العبد)

قبلہ

اسلامی اصطلاح میں نماز ایک ایسی جامع عبادت ہے کہ جس سے ادب واحترام اور عقیدت ومحبت کی چاشنی پھوٹتی ہے اور پھر اس میں تمام اقوام کے طریق عبادت کو جمع کر دیا گیا ہے۔ دن کے مختلف اوقات میں مختلف نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی تفصیل آگے چل کر آئے گی لیکن نماز شروع کرنے سے پہلے ہی انسان کو بہت سی باتوں کا علم ہونا بہت ضروری ہے لہذا یہاں ان تمام امور کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔ مثلاً:- نماز ادا کرنے کے لئے قبلہ رُخ ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ قبلہ کو کعبہ اور بیت اللہ بھی کہتے ہیں اور یہ وہ مقدس عمارت ہے کہ جسے صرف توحید کی تبلیغ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے آج سے تقریباً ساڑھے چار ہزار سال قبل دوبارہ تعمیر کیا تھا۔ پتھر کی بنی ہوئی یہ عمارت سیاہ رنگ کے ریشمی غلاف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اس کی لمبائی ۴۴ فٹ، چوڑائی ۳۳ فٹ اور اونچائی ۴۵ فٹ ہے۔ اس کا دروازہ زمین سے ۷ فٹ بلند ہے اور چاہ زمزم (زمزم کے کنویں) کی جانب کھلتا ہے۔ اس عمارت کے گرد گول دائرہ کی شکل میں ایک وسیع مسجد ہے جسے المسجد الحرام کہا جاتا ہے۔ مسجد حرام میں خانہ کعبہ کے اردگرد نماز کی صفیں گول دائرہ کی شکل میں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس مقدس گھر کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (اٰل عمران ۳ : آیت ۹۶) ”یقیناً اس دنیا میں بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر جو سب سے پہلا گھر عبادت کے لئے بنایا گیا وہ بکہ یعنی مکہ میں ہے۔ ایک ایسا گھر جو تمام جہان کے لئے بابرکت اور باعث ہدایت ہے“ ۔

مکہ کو پرانے زمانہ میں بکہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا بہر حال جب تک مسلمانوں کو خانہ کعبہ کی جانب مونہہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نہیں ملا تھا اس وقت تک مسلمان مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس یروشلم کی جانب مونہہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔اسی لئے اسے قبلہ اول بھی کہا جاتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:-

وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْہِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (یونس ۱۰ : آیت ۸۷) ’’اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون پر وحی نازل کی کہ تم اپنی قوم کو مصر میں خدا تعالیٰ کا گھر یعنی مسجد بنانے کی خوشخبری دو اور اپنی مساجد کو قبلہ رخ (یعنی قبلہ اول بیت القدس کی جانب) رکھو اور نماز کو قائم کرو‘‘۔

یعنی خانہ کعبہ سے پہلے بیت المقدس ہی قبلہ اول تھا لیکن جب آنحضرت ﷺ کی مسلسل دعاؤں کے نتیجہ میں مکہ میں موجود خانہ کعبہ کی جانب مونہہ پھیر کر نماز پڑھنے کا حکم آ گیا تو اس کے بعد پھر خانہ کعبہ ہی قبلہ ٹھہرا۔اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۖ فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرہ ۲ :آیت ۱۴۴) ’’ہم تیری توجہ کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں۔اس لئے ہم تجھے ضرور اُس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے تُو پسند کرتا ہے۔سو! اب تُو اپنا مونہہ مسجد حرام کی طرف پھیر لے۔اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اُس کی طرف اپنے مونہہ کر لیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب تورات دی گئی ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ تحویل کعبہ کا حکم تیرے رب کی طرف سے بھیجی ہوئی ایک صداقت ہے اور جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں، اللہ اس سے ہرگز بے خبر نہیں ہے‘‘۔

خانہ کعبہ کو قبلہ بناتے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ حکم ارشاد فرمایا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو تو اس کی جانب مونہہ پھیر کر نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ ہی تمہارا قبلہ ہے:-

وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّةٌ ق اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ق فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِی ق وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ ۲ : آیت ۱۵۰) ’’اور تُو جہاں کہیں سے بھی نماز کے لئے نکلے اپنی توجہ مسجد حرام کی طرف پھیر دے اور تم بھی جہاں کہیں بھی ہو اپنے مونہہ اس کی طرف کیا کرو تا ان لوگوں کے سوا جو اِن مخالفوں میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں باقی لوگوں کی طرف سے تم پر کوئی الزام نہ رہے۔سو! تم ان ظالموں سے مت ڈرو اور صرف مجھ سے ہی ڈرو۔یہ حکم میں نے اس لئے

دیا ہے کہ تم پر ان لوگوں کا کوئی الزام نہ رہے اور مَیں تم پر اپنی عنایات نازل کروں تا کہ تم ہدایت کی نعمت پا جاؤ‘‘۔

حدیث شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اس کے تمام گوشوں میں دعا کی مگر نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپؐ کعبہ سے باہر تشریف لے آئے اور پھر آپؐ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا:-’’ یہ قبلہ ہے‘‘۔(تجرید بخاری صفحہ ۱۱۱)

پس قبلہ کی تعظیم از حد ضروری ہے اور اس کی طرف پاؤں کر کے لیٹنا یا سونا جائز نہیں البتہ بیمار کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اگر لیٹے ہوئے نماز پڑھنا چاہے تو اس کے پیر قبلہ رخ ہوں تا کہ اس کا چہرہ قبلہ رخ ہو جائے۔ خانہ کعبہ، مسجد الحرام اور تمام دوسری مساجد کے بارہ میں تعظیم اختیار کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ذَلِکَ ۚ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقوَی الْقُلُوْبِ ۝ (الحج ۲۲: آیت ۳۲) ’’حقیقت یہ ہے کہ جو شخص شعائر اللہ کی عزت کرے گا تو اُس کے اِس فعل کو اُس کے دل کا حقیقی تقویٰ قرار دیا جائے گا‘‘۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہم تمام مساجد کی بلا مذہب وملت وفرقہ تعظیم بجالائیں جو کہ ہم پر ان بیوت کی اللہ تعالیٰ نے واجب فرمائی ہے۔ نماز باجماعت کو ہر حال میں فرض کر دینے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کبھی کسی خوف یا خطرہ، مصیبت یا پریشانی کی حالت بھی درپیش آجائے تو تب بھی نماز کو چھوڑ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ان حالات میں اگر کہیں باجماعت نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو اور مساجد میں بھی باجماعت نماز کی ادائیگی ممکن نہ رہے تو جہاں بھی موقع ملے انسان وہیں باجماعت یا علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ سکتا ہے اور پھر جب یہ مصیبت ٹل جائے تو پھر سے باقاعدہ باجماعت نماز پڑھو کیونکہ اس بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّالَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ ۲: آیت ۲۳۹) ’’اور اگر تمہیں کسی قسم کا خوف ہو تو پیدل چلتے پھرتے یا پھر سواری پر ہی نماز پڑھ لو لیکن جب تمہیں اس خوف سے امن حاصل ہو جائے تو تم اللہ کو خوب یاد کرو کیونکہ اس نے تمہیں نماز کی ادائیگی کے ایسے طریق سکھائے ہیں کہ جنہیں تم اس سے پہلے نہیں جانتے تھے‘‘۔

اب اسی ایک آیت کریمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز کی ادائیگی کے سلسلہ میں کتنی آزادی دے رکھی ہے اور ہماری سہولت کے پیش نظر نماز ادا کرنے کی شرائط میں بھی کتنی نرمی اختیار کر رکھی ہے-**سُبْحَانَ اللہِ**

وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ - یعنی اگر انسان پر خوف کا غلبہ ہو، یا انسان کسی ایسی سواری پر سفر کر رہا ہو جسے ٹھہرانا اس کے اپنے اختیار میں نہ ہو یا اس سواری کا ٹھہرالیا جانا کسی حرج کا موجب ہو اور چلتے ہوئے قبلہ کی سمت کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہو یا قبلہ کی طرف مونہہ کرنا مشکل ہو جائے تو ایسی تمام صورتوں میں جدھر آسانی ہو اُس طرف مونہہ کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے کیونکہ خدا تو ہر جگہ ہی موجود ہے بلکہ انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اسی طرح غیر اسلامی ممالک میں اگر افسر نماز کے لئے چھٹی نہیں دیتا تو اپنے کام پر جاتے ہوئے راستہ میں کسی بھی قسم کی سواری پر یا خود سواری چلاتے ہوئے بھی نماز پڑھ لینا جائز ہے کیونکہ ملازمت کے فرائض کو ادا کرنا بھی اسلام کے احکامات میں شامل ہے اگر ایسا نہ ہو تو لاکھوں کروڑوں سواریوں پر سوار اور ان سواریوں کے مختلف انتظامات پر متعین عملہ کے افراد کی نماز موقوف ہو جائے مثلاً:-
اخبارات کے نمائندے، مختلف دفاتر کا عملہ، ٹیکسی - بس - ٹرک - انجن ڈرائیور، ریلوے کے ملازمین، ہوائی جہاز کے پائلٹ اور عملہ کے افراد یا بحری جہازوں کے کیپٹن نیز ان جہازوں میں متعین عملہ کے ملازم افراد نیز بسوں کے اڈوں، ٹیکسی سٹینڈوں، ٹرکوں کے اڈوں، ریلوے سٹیشنوں اور ریلوے لائینوں پر متعین، ہوائی اور بحری جہازوں کے اڈوں پر متعین عملہ غرض آج کی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر طبقہ کے افراد اپنے اپنے کام کے اوقات کے دوران نماز نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن ایسی نماز کے لئے تین بنیادی باتیں مدنظر رکھنی ہوں گی:-
(۱) افسر نماز کے لئے چھٹی نہیں دیتا ۔ (۲) غیر معمولی جلدی ہو یعنی ایک کے بعد دوسری باری / ٹرم / ٹرمین ہو ۔ (۳) نماز کا وقت جا رہا ہو۔

تب جہاں بھی انسان چاہے اور جیسے بھی وہ چاہے نیت باندھ کر نماز پڑھ سکتا ہے حتیٰ کہ نجاست آلود کپڑوں میں بھی نماز پڑھ لینا جائز ہے (فقہ احمدیہ صفحہ ۶۳ + ۶۶) ۔ اسی طرح اگر اسے قبلہ رخ کا علم نہیں تو بھی وہ جدھر چاہے مونہہ موڑ کر لیکن خدا کو حاظر ناظر جان کر نماز کی ادائیگی کر سکتا ہے اسی لئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:-
وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (البقرہ ۲ : آیت ۱۱۵)
"اور مشرق و مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے تو ہیں۔ پس! اس کی عبادت کے لئے تم جس طرف بھی اپنے رُخ کو پھیرو گے اللہ تعالیٰ کو وہیں موجود پاؤ گے اور اللہ یقیناً بہت وسعت دینے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے"۔

اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ اب ان تمام سہولیات کی بہم رسانی کے بعد ایسا نہ ہو کہ جب تمہیں مفلسی گھیر لے تو تم ہر وقت دعاؤں میں

مصروف رہو لیکن جب خدا کے فضل سے کشادہ دن آجائیں تو تم مجھے بالکل ہی بھول جاؤ۔ فرمایا:-

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ o

(المنافقون ٦٣ : آیت ٩) ''اے مؤمنو! تم ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارے مال و دولت یا آل اولاد تمہیں کسی بھی حالت میں عبادت الٰہی بجا لانے سے غافل نہ کر دیں ورنہ یاد رکھو! کہ جو لوگ ایسا کریں گے وہ ہی یقیناً گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہوں گے''۔

یعنی کسی بھی صورت میں نماز کو چھوڑنا جائز نہیں کیونکہ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ تارک نماز جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اسی لئے تو آنحضرت ﷺ نے ان تمام حالات کی تفصیل میں جانے کی بجائے درج ذیل حدیث کے ذریعہ دریا کو کُوزے میں بند کر دیا۔ حدیث شریف میں درج ہے کہ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:-''مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں

۱:- ایک مہینہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔

۲:- ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔

۳:- جہاں بھی میری امت کے کسی شخص پر نماز کا وقت آجائے تو وہ وہیں نماز پڑھ سکتا ہے۔

۴:- مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہؤا۔

۵:- مجھے تمام اقوام کی طرف معبوث فرمایا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے ہر قوم کی طرف ان کا اپنا ایک خاص نبی معبوث ہوتا تھا۔ (نسائی کتاب الطهارت باب التيم بالصعيد)

نماز کیا ہے؟ خدا کے حضور فروتنی، عاجزی و انکساری سے گر جانے اور سجدہ ریز ہو کر فنا ہو جانے کا نام نماز ہے۔ حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بارہ میں کیا خوب فرمایا ہے کہ:-'' نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اُس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اُس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اِس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتادے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اُس آدمی کی طرح، جس کا دل ڈرتا ہے''۔ (الحکم ۳۱ر مئی ۱۹۰۲ء)

پس! ان تمام باتوں کا لب لباب یہی ہے کہ:-

--- اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۝ ---(طٰہٰ ۲۰: آیت ۱۴) نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔--- اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ --- (العنکبوت ۲۹ :آیت ۴۵) نماز فحش بدیوں اور گناہوں سے روکتی ہے--فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلَاۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلَاۃَ اِنَّ الصَّلَاۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء ۴ : آیت ۱۰۳) پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہونے کی حالت میں یاد کرو، پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو پوری نماز پڑھو، بے شک نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے۔

یعنی یقیناً مومنوں پر ایک بروقت ادا کئے جانے والا فرض ہے۔اسی طرح حضرت سیدنا محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ نے فرمایا:-

اَلصَّلٰوۃُ مِعرَاجُ المُؤمِنِ ''نماز مومن کی معراج ہے''۔پھر فرمایا-اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّین ''نماز دین کا ستون ہے''۔(متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بارہ میں فرمایا:-'' نماز کیا شے ہے؟ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر اُمید رکھنا طمع خام ہے جیسا کہ قربانیوں کا خُون اور گوشت، خُدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہیں جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔دل کا قیام یہ ہے کہ اُس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ ہے کہ اُس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اُسی کے لئے اپنے وجود سے دستبردار ہو''۔(شہادت القرآن)

پھر مزید فرمایا:-''جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے''۔(ملفوظات)۔''نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو''۔(ملفوظات)۔''جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔(کشتی نوح)

شرائطِ نماز

قرآن مجید میں نماز کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ نہایت التزام کے ساتھ نماز کو قائم کرنے کا حکم بار بار آیا ہے اور یہ بھی کہ اس مقصد کے لئے مستعمل تمام مساجد صرف خدا تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔فرمایا:-

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ (الجن ۷۲ :آیت ۱۸) ’’اور یقیناً تمام مساجد صرف اللہ ہی کی ملکیت ہیں اس لئے ان میں تم صرف خدائے واحد کی ہی عبادت بجالاؤ‘‘۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے وقت انسان اپنے محبوب اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے لیکن کیا آپ نے کسی ایسے سر پھرے انسان کو دیکھا ہے کہ جو اپنے محبوب سے ملنے کے لئے تو بیتاب ہو لیکن اس سے ملنے سے قبل نہائے دھوئے نہ؟ یا کم از کم مونہہ ہاتھ ہی دھولے۔ اگر ٹوتھ پیسٹ میسر نہ ہو تو کم از کم مسواک ہی کر لے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو کم از کم چیونگم ہی مونہہ میں ڈال لے یا صاف ستھرے کپڑے نہ پہنے ؟ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو کم از کم اپنے کپڑوں پر سے مٹی کو ہی نہ جھاڑے ؟ نہیں ! کوئی نہیں۔ پس! اسی لئے جب نماز کا وقت آتا ہے تو تمام نمازی بھی اپنے خدا سے ملنے کی دھن میں اپنے سر پیر کو خوب اچھی طرح سے دھو کر یعنی وضوٗ کر کے اللہ کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ تمام مسالک کی عبادت گاہیں چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں اس لئے وہاں جانے کے لئے کچھ قوائد وضوابط بھی ہیں۔ یہ تمام امور اوران کی تفصیل یعنی نماز ادا کرنے کی کچھ شرائط ہیں جو کہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

☆ ستر ﴾ مرد کا معقول لباس اور عورت کی پردہ پوشی۔

☆ طہارت ﴾ وضو، تیمّم، غسل، جائے نماز کی پاکیزگی۔

☆ وقت ﴾ فرض نماز صرف نماز کے لئے مخصوص اوقات میں ہی ادا کی جاسکتی ہے اور اوقات ممنوعہ میں ادا نہیں کی جاسکتی۔

☆ نیت ﴾ ہر نماز کے فرض، سنت یا نوافل سے پہلے ان کی نیت کرنا ایک ضروری امر ہے۔

☆ رُخ ﴾ نماز قبلہ رُخ ہو کر ادا کرنی چاہیئے۔

ستر پوشی

مرد کے لئے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے جسم کی پردہ پوشی ضروری ہے۔ (یعنی اگر قمیض موجود نہیں تو بھی کوئی حرج نہیں- ناقل)۔ ننگے سر نماز پڑھنا اچھا نہیں سمجھا جاتا لیکن اگر ٹوپی، رومال، تولیہ یا سر ڈھانپنے کے لئے کچھ بھی میسر نہیں تو ننگے سر بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے اور کوئی گناہ نہیں۔ (الفضل ۹ رفروری ۱۹۵۵ء)

مرد ریشمی اور بھڑکیلا لباس نہ پہنیں۔اگر کسی شخص کے کپڑے ناپاک ہوں اور اُن پر نجاست لگی ہوئی ہو اور اس وقت اُس کے پاس دوسرے صاف کپڑے موجود نہ ہوں اور نماز کا وقت آجائے تو وہ انہی گندے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔اگر پردہ ہے تو وہ یہ گندے کپڑے اتار کر ننگے جسم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور یہ پرواہ نہ کرے کہ اس کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں کیونکہ دل کی پاکیزگی کپڑوں کی پاکیزگی پر بہر حال مقدم ہے۔(فقہ احمدیہ''عبادات''صفحہ ۶۴)

عورت نماز پڑھتے وقت پہنچوں تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں ننگے رکھ سکتی ہے لیکن اس کے بال، بانہیں، پنڈلیاں اور جسم کا باقی حصہ پردہ میں اور ڈھکا ہوا ہونا چاہئیے۔نماز پڑھتے وقت باریک کپڑا کہ جس میں سے جسم نظر آئے نہیں پہننا چاہئیے۔اگر عورت اور مرد یعنی دونوں کے پاس نکّر ہے اور اس وقت کوئی دوسرا کپڑا میسر نہیں تو نکّر پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے بلکہ اگر کوئی اور ستر موجود نہیں تو نکّر چھوڑ لنگوٹی میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔(الفضل ۱۷/۱۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

کیونکہ اللہ تعالیٰ دل کی پاکیزگی اور اعمال کے ستر کو دیکھتا ہے نہ کہ ظاہری صفائی اور لباس فاخرہ کو لیکن جان بوجھ کر ایسا کرنا جبکہ کوئی دوسرا بڑا کپڑا موجود ہو نا جائز ہے۔اگر دودھ پیتا بچہ کپڑوں پر پیشاب کردے تو فوراً انہیں دھونے کی بجائے اس مقام پر صرف پانی چھڑک دینے سے بھی وہ کپڑے پاک ہو جاتے ہیں لیکن اگر نجاست لگ جائے تو پھر کپڑے کو تین بار ضرور دھونا چاہئیے اور ہر بار دھونے کے بعد اسے نچوڑا جائے۔(فقہ احمدیہ)

اگر راہ چلتے جوتی پر کوئی گند لگ جائے تو اسے زمین پر رگڑنے اور چلنے پھرنے سے وہ پاک ہو جائے گی اور اس کو پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے تاہم صفائی کے پیش نظر مسجد میں جوتے پہن کر نہیں جانا چاہئیے۔سؤر اور کتے کے سوا باقی ہر جانور کا چمڑا دھوپ میں سکھانے یا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے اور اس چمڑے کی جوتی بنائی جا سکتی ہے اور اس کو مصلّے کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔اگر جائے نماز میسر نہ ہو تو صاف زمین پر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے اور کسی کھلی جگہ پر اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لو جو سترہ یعنی روک کا کام دے خواہ وہ ایک پتھر یا چھڑی ہی کیوں نہ ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر زمین پر ایک لکیر یعنی خط کھینچ لو البتہ آج کل تقریباً تمام مساجد میں صفیں بچھی ہوئی ہوتی ہیں یا صفوں کے نشان بنے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے اب مساجد میں اپنے طور پر سُترہ کے لئے کسی قسم کا نشان بنانے یا کوئی چیز اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ حدیث شریف میں نمازی کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنے آگے سے گزرنے والے کو ہاتھ سے روکے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب کہ وہ گزرنے والا نمازی کے اتنے قریب سے گزرے کہ نمازی کا ہاتھ اس تک پہنچ سکتا ہو۔یہ حکم تو بالکل نہیں کہ نماز پڑھنے والا آگے بڑھ کر یا چند قدم چل کر گزرنے والے کو جا روکے یعنی سامنے کی دوسری صف پر حسب

ضرورت گزرنا منع نہیں ۔(فقہ احمدیہ)

یعنی اگر مساجد یا کسی بھی دوسری جگہ کہ جہاں کوئی نماز پڑھ رہا ہو کوئی گزرنے والا نمازی کے سامنے اس کی سجدہ والی جگہ کے اوپر سے نہ گزر رہا ہو بلکہ اس سے اگلی صف پر سے گزر رہا ہو یا گزر جائے تو اسے کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہاں تک کسی لمبے سے لمبے بازو والے انسان کا ہاتھ بھی نہیں پہنچ سکتا۔اب اگر نمازی خود کسی ایسے گزرنے والے کو آگے بڑھ کر یا وہیں کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے پکڑنے کی کوشش کرے تو اپنی اس نماز کا وہ خود ذمہ دار ہے نہ کہ وہ بے قصور جو کہ اس نمازی کی صف کی بجائے اس سے اگلی صف پر سے گزر رہا ہو۔اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا۔کسی کو اشارہ کرنا۔کسی کی بات کا جواب دینا یا خوامخواہ ہی اپنی جگہ سے ہٹنا بلکہ سجدہ کی جگہ سے کسی کنکر کو پرے کرنا بھی منع ہے۔ان امور کے علاوہ پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ نمازی کو حالت قیام اور قعدہ نیز قومہ کی حالت میں اپنی نظر اپنے سینہ پر یا پیروں پر یا سجدہ کی جگہ پر یعنی نیچے زمین یا جائے مصلہ پر مرکوز کرنا ہوتی ہے اس لئے اسے اپنے سامنے سے گزرنے والا کیسے نظر آئے گا؟ اسے تو وہ تب ہی نظر آ سکتا ہے جب کہ ایک نمازی کی نظر سجدہ گاہ پر ہونے کی بجائے کسی ایسے گزرنے والے کو دیکھنے کے لئے اِدھر اُدھر گھوم رہی ہوگی۔**واللہ عالم بالصواب**

غسل

موجباتِ غُسل یا فرائض غُسل یعنی جس حالت کے لئے نہانا فرض ہے اس حالت سے فراغت کے بغیر نہ انسان نماز پڑھ سکتا ہے۔-نہ قرآن کریم کی تلاوت کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی مسجد میں جا سکتا ہے۔نہانے کا مسنون طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے استنجٰا کرے یعنی اپنے بول و براز کی جگہ کو صاف کرے۔پھر مکمل وضوٗ کرے۔پھر اپنے بدن پر تین بار پانی ڈالے یعنی پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف۔غسل کرنے کے بعد بھی وضوٗ کے بعد کی جانے والی دعا پڑھی جاتی ہے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

’’اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا‘‘۔

سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے بارہ میں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھ دھوتے، پھر استنجاء کرتے، پھر وضوٗ کرتے۔اس کے بعد کچھ

پانی سر پر ڈالتے اور اپنی انگلیاں بالوں میں پھیرتے تاکہ ان کی جڑیں بھیگ جائیں۔جب سمجھتے کہ بال ٹھیک ہو گئے ہیں تو تین چُلّو پانی سر پر ڈالتے،اس کے بعد سارے جسم پر پانی ڈالتے اور آخر میں پاؤں دھوتے۔(مسلم كتاب الطهارة باب صفة غسل الجنابة)

یعنی غسل کرنے سے قبل وضوٗ کرنا بے حد ضروری ہے

اور یوں غُسل کر کے خدا تعالیٰ کی عبادات بجالانا یعنی نماز پڑھنا یا قرآن مجید کی تلاوت کرنا نیز مساجد میں جانا ثواب کمانے کے لئے سب سے زیادہ افضل قرار دیا گیا ہے۔اس لئے جن امور کی بنا پر انسان پر نہانا فرض ہو جاتا ہے انہیں موجبات غسل یا فرائض غُسل کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں:-

☆ قبول اسلام ﴿ غیر مسلم جب اسلام قبول کرے تو پہلے نہائے،وضوٗ کرے اور پھر اس کے بعد نماز شروع کرے تا کہ قبول اسلام کے بعد جب وہ پہلی مرتبہ صدق دل کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہو تو دلی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ باطنی طہارت بھی کرے۔

☆ بیماری سے شفایابی ﴿ بیماری سے شفایابی کے بعد غسل کرنا مسنون ہے۔

☆ میت کو نہلانا ﴿ کسی مردے کی میت کو نہلانے کے بعد خود بھی نہانا ضروری ہے۔

☆ مباشرت ﴿ مباشرت یعنی مرد و زن کا مخصوص جنسی تعلق کے بعد نہانا۔احتلام یا کسی شہوانی ہیجان کے ساتھ مادہ منویہ کے نکل جانے کے بعد بھی نہانا ضروری ہے۔

☆ اختتام حیض ﴿ عورت کا ایام ماہواری کے بعد یعنی حیض کے اختتام پر نہانا۔

☆ ولادت ﴿ عورت کو بچے کی ولادت کے بعد تقریباً چالیس روز تک خون نفاس آتا ہے لہذا خون نفاس کے اختتام پر نہانا لیکن اگر عورت چالیس دن سے پہلے ہی پاک ہو جائے تو وہ نہا کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عبادات بجالاسکتی ہے۔مستورات یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ حیض اور نفاس کے ایام میں عورتوں کو نماز پڑھنا،قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور روزہ رکھنا جائز نہیں البتہ مستورات ان ایام میں کثرت کے ساتھ تمام قرآنی مسنون دعائیں اور درود شریف زبانی پڑھ سکتی ہیں۔

☆

وضوٗ

ہماری نماز کی ابتداٗ جسمانی پاکیزگی سے شروع ہوتی ہے یعنی نماز جیسی پاکیزہ عبادت بجالانے سے پہلے وضوٗ کیا جاتا ہے اوراس کے بعداذان دی جاتی ہے اور پھرنماز ادا کی جاتی ہے یعنی اذان دینے اور ہرقسم کی نماز مثلاً نوافل یافرض یاسنتیں پڑھنے سے پہلے وضوٗ کرنا لازم قرار دیا گیا ہے وضوٗ کے بغیر نماز پڑھنی جائز نہیں ۔نماز ادا کرنے سے پہلے وضوٗ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔فرمایا:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَاقُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْ سِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ط وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَد'' مِنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ ط مَا یُرِیْدُاللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَ کُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہ' عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ o (المائدۃ۵ :آیت ٦)

''اے مؤمنو!جب تم نماز نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولواوراپنے سروں کا مسح کرلیا کرواوراپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرواوراگرتم جنبی ہوتو نہا بھی لیا کرواوراگرتم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یاتم میں سے کوئی جائے ضرورت سے واپس آئے اورتم نےعورتوں سے مباشرت بھی کی ہواور پھرتمہیں پانی بھی نہ ملے توتم تیمّم کرتے وقت پاک مٹی کا ہی قصد کرلیا کرواور اس کواپنے مونہوں اور ہاتھوں پرمسح کرتے ہوئے ملو کیونکہ اللہ تمہارے لئے کسی قسم کی تنگی نہیں چاہتا البتہ اس طریق پروہ تمہیں پاک و صاف کرکےتم پراپنا احسان نازل فرمانا چاہتاہے تاکہ تم اس کاشکرادا کروٗ''۔

پھرفرمایا:-

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَاتَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا ط وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَد'' مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا o (النسأ ۴: آیت ۴۳) ''اے ایماندارو ! جس وقت تم اپنے ہوش وحواس میں نہ ہوتو اس وقت نماز نہ پڑھو جب تک کہ تم اس قابل نہ ہوجاؤ کہ جوکچھ تم اپنے مونہہ سے کہہ رہے ہو یا اپنی زبان سے بول رہے ہو یا زیرِ زبان پڑھ رہے ہواسے سمجھنے بھی لگو اوراسی طرح نہ ہی جنبی حالت میں نماز ادا کیا کرو یہاں تک

کہ تم نہا دھو کر پاک وصاف نہ ہو جاؤ ماسوائے اس کے کہ تم کسی منزل کی طرف گامزن ہو اور دوران مسافرت نماز کا وقت آجائے۔ اس کے علاوہ اگر تم بیمار بھی ہو یا پھر تم میں سے کوئی حاجات ضروریہ کی وجہ سے ناپاک ہو یا تم اپنی بیویوں سے بھی ہم صحبت ہو چکے ہو نیز دوران سفر راستہ میں پانی بھی نہ ملے تو ایسی صورت میں دوران سفر پاک مٹی سے قصد کرتے ہوئے ان مٹی والے ہاتھوں کو اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر کے تیمّم کرلیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو یقیناً ہمیشہ سے ہی تمہیں معاف کرنے والا اور بار بار بخشنے والا ہے''۔

ایک عام مسلمان کو ان آیات مبارکہ میں درج تفصیل کے بعد کسی قسم کی مزید تشریح کی ضرورت در پیش نہیں آتی اور چونکہ وہ اپنے بچپن سے ہی اسی مسنون طریق پر اپنے آباؤ اجداد کو وضوٗ کرتے دیکھتے چلا آیا ہے اور پھر خود بھی وہ اسی طریق پر وضوٗ کرتا چلا آیا ہے لہذا اسے کسی قسم کی وضاحت درکار نہیں لیکن پھر بھی کسی انجان شخص یا نو مسلم کے لئے یہ تمام معمولات چونکہ بنیادی اور لازمی ہیں چنانچہ یہاں ان معمولات کو سراحت سے بیان کیا جاتا ہے۔اس مقصد کے حصول کے لئے ہم قرآن مجید کے بعد احادیث نبویہ اور سنت رسول ﷺ کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں مَیں آنحضرت ﷺ کے ہمرکاب تھا کہ:-آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا پانی ہے؟ میں نے عرض کیا۔جی حضورؐ !ہے۔چنانچہ آپؐ،سواری سے اترے اور اندھیرے میں اتنی دور گئے، جہاں آپؐ نظر نہیں آتے تھے۔قضائے حاجت کے بعد آپؐ واپس تشریف لائے اور وضوٗ کرنے لگے۔مَیں لوٹے سے پانی ڈالنے لگا۔مونہہ دھونے کے بعد جب آپؐ ہاتھ دھونے لگے تو جُبّہ کی تنگ آستینیں پیچھے نہ ہٹ سکیں۔اس لئے آپؐ نے جُبّہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر انہیں دھویا، پھر سر کا مسح کیا۔آپؐ نے پاؤں میں موزے پہن رکھے تھے۔اس لئے مَیں جھکا کہ آپؐ کے موزے اتاروں تو آپؐ نے فرمایا رہنے دو،مَیں ان پر مسح کروں گا کیونکہ میں نے انہیں پاؤں دھو کر پہنا تھا۔(بخاری کتاب اللباس باب لبس جبة الصوف فی الغزو)

سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے بارہ میں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ:-آنحضرت ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھ دھوتے، پھر استنجاء کرتے، پھر وضوٗ کرتے۔اس کے بعد کچھ پانی سر پر ڈالتے اور اپنی انگلیاں بالوں میں پھیرتے تاکہ ان کی جڑیں بھیگ جائیں۔جب سمجھتے کہ بال ٹھیک ہو گئے ہیں تو تین چُلّو پانی سر پر ڈالتے،اس کے بعد سارے جسم پر پانی ڈالتے اور آخر میں پاؤں دھوتے۔(مسلم کتاب الطھارة باب صفة غسل الجنابة)

حضرت عثمان غنیؓ بن عفوان سے روایت ہے:-کہ آپؓ نے ایک دفعہ پانی منگوایا۔پہلے ۳ مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر اپنے دائیں ہاتھ

سے برتن سے پانی لے کر کلی کی۔ناک صاف کیا پھر۳/ بار اپنا چہرہ دھویا۔پھر کہنیوں تک ۳/ بار ہاتھ دھوئے۔اس کے بعد سر کا مسح کیا۔پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں ۳/ بار دھوئے اور اس طرح وضوٗ مکمل کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ" جس نے اس طرح وضوٗ کیا جس طرح میں نے وضوٗ کیا ہے۔پھر وساوس سے محفوظ رہ کر خشوع وخضوع سے ۲/ رکعت نماز پڑھی۔اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔(بخاری کتاب الوضوٗ ثلٰثًا ثلٰثًا)۔آمین

آج تک یہی شرائط وضوٗ قبل از نماز تمام مسلمانوں میں قائم ہیں۔وضوٗ کے بارہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان مزید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- جو شخص اچھی طرح وضوٗ کرے اُس کے قصور اُس کے جسم سے یہاں تک کہ اُس کے ناخنوں کے اندر سے بھی نکل جاتے ہیں"۔(مسلم کتاب الطہارۃ باب خروج الخطایا مع مأ الوضوٗ صفحہ ۱۰۲)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- جب مسلمان اور مؤمن بندہ وضوٗ کرتا ہے اور اپنا مونہہ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں بھی دُھل جاتی ہیں کہ جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں بھی دُھل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں نے کی ہوں۔یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دُھل جاتی ہیں جس کا ارتکاب اس کے پاؤں نے کیا ہو۔یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔(مسلم باب خروج الخطایا مع مأ الوضوٗ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟-صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ! بتایئے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضوٗ کرنا اور مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا سرحد پر چھاؤنیاں قائم کرنا ہے۔آپ ﷺ نے یہ بات دوبار دہرائی۔(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوٗ علیٰ المکارہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-جس شخص نے اپنے گھر سے وضوٗ کیا۔پھر وہ اللہ کے گھر کی طرف گیا تا کہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے،ان میں سے اس کے ایک قدم سے اگر ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔(مسلم باب المشی الیٰ الصلوٰۃ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:- جب دسترخوان بچھ جائے اور کھانا چُن دیا جائے یا اسی طرح اگر دو خبیث چیزیں یعنی بول و براز کی حاجت (اسے نماز کی ادائیگی سے) روک رہی ہوں تو نماز شروع کر دینا اسے خراب کرنے کے مترادف ہے۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب کراھیۃ الصلوٰۃ بحضر الطعام)

یعنی ان حاجات ضروریہ سے فراغت کے بعد اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم ہے نہ کہ دوران نماز انسان بار بار یہ تمنا کرے کہ اے کاش! یہ نماز جلد از جلد ختم ہو تا کہ اس کے بعد وہ دوڑ کر حاجات ضروریہ کے لئے غسلخانہ میں چلا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ انہی حاجات کی وجہ سے انسان ادائیگی نماز کے بعد تسلی سے تسبیح بھی نہ کر سکے اور عین ممکن ہے کہ سنتیں بھی ادا نہ کر سکے۔ پس! انہی اقوال زریں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مذہب اسلام کہ جس کی بنیاد ہی صرف عبادت الٰہی ہے اس عبادت کے بجالانے میں بھی کتنی آسانی اور سہولت مہیا کرتا ہے تا کہ کسی انسان کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملے اور اس عبادت کے بجالانے میں اسے کسی قسم کی کوئی دقت نہ ہو۔
سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ العَظِيْمِ

طریق وضوٴ

نماز کے علاوہ قرآن مجید و احادیث نبویہ ﷺ کی تلاوت، ترجمہ، تشریح اور تفسیر کرتے ہوئے بھی باوضوٴ ہونے کی شرط ہے۔ پس! اس لئے یہاں طریق وضوٴ کو بیان کیا جاتا ہے کہ وضوٴ کس طرح کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے نیت وضوٴ اور تعوذ کے ساتھ بسم اللہ پڑھنا شروع کر دیں:-

۱﴾ **اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** "اے اللہ تعالیٰ میں دھتکارے ہوئے شیطان سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ یعنی اس تعوذ کے بارہ میں فرمایا:۔ **فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** (سورہ النحل ۱۶ : آیت ۹۸)

۲﴾ **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○** (النمل ۲۷: آیت ۳۰) "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد رحم کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے"۔

۳﴾ اور دوران وضوٴ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ** " میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اُس کے رسول ہیں۔ کا بار بار ورد کرتے رہیں"۔

۴﴾سب سے پہلے پاکیزہ پانی سے طہارت کی جاتی ہے۔طہارت ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کی جاتی ہے۔

۵﴾طہارت کے بعد پانی سے دونوں ہاتھ کلائی کے جوڑوں تک دھوئے جاتے ہیں۔ہاتھ دھوتے وقت تینوں مرتبہ صابن کا استعمال کیا جائے تا کہ نہ صرف غلاظت کے جراثیم مر جائیں بلکہ ہاتھوں اور انگلیوں سے فضلہ کی بد بو بھی دور ہو جائے۔اگر کسی بیابان،صحرا یا جنگل میں صابن میسر نہ ہو تو فضلہ کو کسی پتھر،مٹی کے روڑے یعنی کنکر یا کسی درخت یا جھاڑی کے پتوں سے احتیاط کے ساتھ صاف کر لیں تا کہ فضلہ ہاتھوں کو نہ لگنے پائے کیونکہ یہ بات حفظان صحت کے لئے بے حد ضروری ہے تا کہ ایک ہاتھ سے جراثیم دوسرے ہاتھ پر منتقل نہ ہوں اور کلی کرتے وقت مونہہ میں داخل ہو کر کسی بیماری کا باعث نہ بن جائیں۔

۵﴾پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر مونہہ میں پانی ڈال کر تین بار کلی کی جاتی ہے۔

۶﴾اس کے بعد تین بار چلو سے ناک میں پانی ڈال کر تین مرتبہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کی جاتی ہے۔

۷﴾اور پھر اس کے بعد دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تمام چہرے کو ماتھے کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے گردن تک اور دونوں کانوں تک تین مرتبہ پانی سے اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔مرد کی داڑھی اگر گھنی ہو تو ہاتھ کی انگلیوں سے داڑھی کے بالوں میں خلال کرے۔

۸﴾اس کے بعد پہلے دائیاں بازو تین بار کہنی تک اور پھر بائیاں بازو تین بار کہنی تک دھویا جاتا ہے۔

۹﴾پھر ہاتھ گیلے کر کے سر کا مسح کریں یعنی دونوں ہاتھ گیلے کر کے اور سب انگلیوں ملا کر پیشانی سے لے کر سر کے بالوں کے اوپر سے پھیرتے ہوئے گدی تک لے جائیں اور پھر گردن سے واپس بالوں کے اوپر سے پھیرتے ہوئے ماتھے تک واپس لائیں اور پھر دونوں ہاتھ گردن پر پھیریں اور اس کے بعد کانوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر انگوٹھوں کو کانوں کی پشت پر ایک بار پھرا دیں۔

۱۰﴾اگر وضوٗ کر کے یا نہا کر جرابیں پہنے تو اس کے بعد وضوٗ کرتے وقت جرابیں اُتارنا اور پاؤں دھونا ضروری نہیں بلکہ اقامت کی صورت میں ایک دن اور ایک رات یعنی چوبیس گھنٹے تک اور بصورت سفر تین دن اور تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے تک ان جرابوں پر مسح ہو سکتا ہے ماسوائے کہ ان جرابوں پر کسی قسم کا کوئی گند لگ جائے کہ جس کی وجہ سے ان جرابوں اور اپنے پاؤں کو دھونا ضروری ہو جائے۔

۱۱﴾ ایک وضوٗ سے انسان کئی بار نماز پڑھ سکتا ہے یعنی جب تک کہ کسی وجہ سے اس کا وضوٗ ٹوٹ نہ جائے۔

۱۲﴾معذور افراد اگر ایک ہاتھ سے معذور ہوں تو دوسرے ہاتھ سے تیمّم کر لیں خواہ وہ دائیاں یا بائیاں ہاتھ ہی کیوں نہ ہو۔اگر یہ بھی نہ ہوں اور بازو بھی موجود نہ ہوں تو اس صورت میں اپنے پیروں سے چہرہ کو دھو لیں اور اگر ابھی اپنے پاؤں سے کام کرنا نہ سیکھا ہو تو کسی عزیز یا دوست سے وضوٗ کروانے کی درخواست کی جا سکتی ہے لیکن اگر یہ سب کچھ مہیا نہ ہو سکے تو صرف کلمات وضوٗ ہی پڑھ لیں الغرض اللہ تبارک وتعالیٰ کو صرف انسان کے دل کی پاکیزگی مقصود ہے نہ کہ ظاہری اسباب۔

بیماروں اور معذوروں کی سہولت کے لئے وضوٗ کرنے کی ایک صورت تیمّم بھی ہے اور مسح کرنا بھی۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کمزور

بندوں پر اپنی لازوال رحمت وشفقت کی بنأ پر یہ سہولت خود عنایت فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء اور سورۃ مائدہ میں وضوٗ اور تیمّم کے لئے جوارشادفرمایا ہے وہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَاتَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ (النسأ ۴: آیت ۴۳) ’’اے ایماندارو! جس وقت تم اپنے ہوش وحواس میں نہ ہوتو اس وقت نماز نہ پڑھو جب تک کہ تم اس قابل نہ ہوجاؤ کہ جو کچھ تم اپنے مونہہ سے کہہ رہے ہو یا اپنی زبان سے بول رہے ہو یا زیرزبان پڑھ رہے ہو اسے سمجھنے بھی لگو اور اسی طرح نہ ہی جنبی حالت میں نماز ادا کیا کرو یہاں تک کہ تم نہا دھوکر پاک وصاف نہ ہوجاؤ ماسوائے اس کے کہ تم کسی منزل کی طرف گامزن ہو اور دوران مسافرت نماز کا وقت آجائے۔ اس کے علاوہ اگر تم بیمار بھی ہو یا پھر تم میں سے کوئی حاجات ضروریہ کی وجہ سے ناپاک ہو یا تم اپنی بیویوں سے بھی ہم صحبت ہو چکے ہو نیز دوران سفر راستہ میں پانی بھی نہ ملے تو ایسی صورت میں دوران سفر پاک مٹی سے قصد کرتے ہوئے ان مٹی والے ہاتھوں کو اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر کے تیمّم کرلیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو یقیناً ہمیشہ سے ہی تمہیں معاف کرنے والا اور بار بار بخشنے والا ہے‘‘۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی اپنے بندوں پر شفقت دیکھئے کہ وضوٗ کرنے کے لئے پانی نہ ملنے کی صورت میں پاک مٹی سے قصد کرتے ہوئے تیمّم کرلینے کے بارہ میں مکرر ارشادفرماتے ہوئے اپنی رحمت کی انتہا فرمادی اور تیمّم کرنے کی اجازت صرف اس لئے دے دی تا کہ انسان کسی دقت میں مبتلا نہ ہوجائے۔سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَاقُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُاللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَ كُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَه عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (المائدۃ ۵: آیت ۶)

’’اے مؤمنو! جب تم نماز نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو اور اگر تم جنبی ہوتو نہا بھی لیا کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے واپس آئے اور تم نے عورتوں سے مباشرت بھی کی ہو اور پھر تمہیں پانی بھی نہ ملے تو تم تیمّم کرتے وقت پاک مٹی کا ہی قصد کرلیا کرو اور اس کو اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مسح کرتے ہوئے ملو کیونکہ اللہ تمہارے لئے کسی قسم کی تنگی نہیں چاہتا البتہ اس طریق پر وہ تمہیں پاک وصاف کر کے تم پر اپنا احسان نازل فرمانا چاہتا ہے تا کہ تم اس کا شکرادا کرو‘‘۔

یعنی وضوٗ کرنے کے لئے اگر کہیں پانی میسر نہ آسکے یا بیماری یا معذوری کی حالت میں کھلے پانی سے وضوٗ نہ کیا جاسکتا ہو تو ایسی حالت میں تیمّم کیا جاسکتا ہے۔ایسے مواقع کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ تم پاک وصاف مٹی سے قصد کرلیا کرو یعنی پاک مٹی پر ہاتھ مار کر اپنے ہاتھوں اور مونہہ کو وضوٗ کے طریق کے عین مطابق مسح کرلیا کرو۔اس مسح کو تیمّم بھی کہتے ہیں یعنی تیمّم کر کے نماز پڑھ لیا کرو یعنی نماز کو ہر حالت میں قائم کرنے کا حکم ہے یعنی نماز کو کسی بھی حالت میں نہ چھوڑو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی اپنے بندوں پر شفقت دیکھئے کہ وضوٗ کرنے کے لئے پانی نہ ملنے کی صورت میں پاک مٹی سے قصد کرتے ہوئے تیمّم کرلینے کے بارہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنی رحمت کی انتہا فرمادی اور تیمّم کرنے کی اجازت صرف اس لئے دے دی تا کہ انسان کسی دقت میں مبتلا نہ ہوجائے۔**سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ العَظِیْمِ**۔

مسح ﴾ کا مسنون طریق یہ ہے کہ ہاتھ کو پانی سے تر کر کے اسکی انگلیاں پشت پا یعنی پاؤں کی جرابوں کے اوپر یا بازو کی قمیص کے اوپر پھیری جائیں یا ان پر گیلے ہاتھ رکھ دئے جائیں۔عام حالات میں ہاتھ کے پہنچوں تک مسح کافی ہے لیکن اگر بانہیں کھلی ہوں یا کوٹ اور لمبی بانہوں والا سوئیٹر وغیرہ نہ پہنا ہوٗا ہوا اور آستینیں کھلی ہوں تو پھر بازوؤں کی کہنیوں تک مسح کرنا چاہیئے۔چمڑے کے موزے (جرابیں) یا بند بوٹ پر بھی مسح جائز ہے اور انہیں پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔پگڑی پر بھی مسح کیا جاسکتا ہے۔

شرائط تیمّم ﴾ اگر پانی نہ ملے یا اگر ملتا بھی ہو لیکن اس کے استعمال سے بیمار ہونے کا اندیشہ ہو، یا بہت زیادہ قیمت ادا کر کے ملے، یا تھوڑی مقدار میں ہو، یا پینے پلانے کے لئے کم ہوجانے کا خطرہ ہو تو وضوٗ کرنے کی بجائے انسان تیمّم کرسکتا ہے۔

طریق تیمّم ﴾ پاک مٹی یا گرد آلود کپڑے یا کچی دیوار یا ریت یا پتھر پر اپنے دونوں ہاتھ ایک بار مار کر اور زیادہ مٹی لگ جانے کی صورت میں ہاتھوں پر پھونک مار کر گرد کو ہلکا کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونہہ پر ملیں، اس کے بعد ہاتھ پہنچوں تک یا کہنیوں تک ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ اور بازو پر ملیں۔اس کے علاوہ اگر چاہیں تو ایک مرتبہ مونہہ پر اور دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں اور بازوؤں پر مل لیں۔اگر غسل کی ضرورت ہو تو درجہ بالا عذروں کی بنأ پر غسل کی بجائے بھی وضوٗ میں درج طریق سے تیمم کیا جائے۔

معذور کا تیمّم ﴾ معذور افراد اگر ایک ہاتھ سے معذور ہوں تو دوسرے ہاتھ سے تیمّم کرلیں خواہ وہ دائیاں یا بائیاں ہاتھ ہی کیوں نہ ہو۔اگر یہ بھی نہ ہوں اور بازو بھی موجود نہ ہوں تو اس صورت میں اپنے پیروں سے چہرہ کو دھولیں اور اگر ابھی اپنے پاؤں سے کام

کرنا نہ سیکھا ہو تو کسی عزیز یا دوست سے وضوٗ کروانے کی درخواست کی جا سکتی ہے لیکن اگر یہ سب کچھ مہیا نہ ہو سکے صرف کلمات وضوٗ ہی پڑھ لیں الغرض اللہ تبارک وتعالیٰ کو صرف انسان کے دل کی پاکیزگی مقصود ہے نہ کہ ظاہری اسباب۔

وضوٗ یا تیمّم کرنے کی دعا

تیمّم کے بعد بھی وضوٗ کے بعد کی جانے والی دعا تین مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔یعنی:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ – اَللّٰھُمَّ اجْعَلنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ – اَللّٰھُمَّ اجْعَلنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ . ” اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا“۔

حضرت عمرؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:-”جس شخص نے اچھی طرح وضوٗ کیا پھر یہ دعا کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں لہٰذا اے میرے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور وہ ان دروازوں میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت الفردوس میں داخل ہو جائے“۔(ترمذی باب الطہارۃ باب مایقال بعد الوضوٗ)

جنت کے ان آٹھ دروازوں کی تشریح کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین مرزا طاہر احمدؒ صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ” اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں آٹھ دروازوں سے کیا مراد ہے اور ان کا وضوٗ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تو اِس پر میں نے گن کر دیکھا تو سب سے پہلے :-۱:-پانی سے استنجاء کرنا اور اپنے ہاتھ دھونا۔۲:-مونہہ میں پانی ڈال کر انگلی سے خلال اور کلی کرنا ۔۳:-ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنا۔۴:-پانی سے تمام چہرہ دھونا۔۵:-پانی سے کہنیوں تک بازو دھونا۔۶:-پانی سے ہاتھ گیلے کر کے سر کا مسح کرنا۔۷:-پھر گدّی سمیت گردن پر ہاتھ پھیرنا۔۸:-اور سب سے آخر میں ٹخنوں تک پاؤں دھونا۔

یعنی انسان یہ تمام اعمال خلوصِ نیت سے پاکیزگی کے حصول کے لئے اختیار کرتا ہے اور اس طرح جسمانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ

روحانی پاکیزگی کے حصول کی بدولت اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور کوئی بعید نہیں کہ جیسے بعض انسان اپنے وضوٗ میں خوب مل مل کر اپنے دونوں ہاتھ دھوتے ہیں یا پھر اچھی طرح سے اپنے مونہہ کی کلی کرنے میں زیادہ توجہ دیتے ہیں اور بعض دوسرے اپنے چہرہ کی دھلائی کی طرف زیادہ دھیان رکھتے ہیں تو اسی طرح کچھ لوگ اپنے دونوں پاؤں کو خوب رگڑ رگڑ کر صاف کرتے ہیں الغرض کچھ بعید نہیں کہ خدا تعالیٰ کو، ان وضوٗ کرنے والے نمازیوں کی ان اداؤں میں سے کون سی ادا یا کون سی حرکت زیادہ پسند آجائے اور وہ اپنی شفقت اور رحمت کے اظہار کے لئے ان نمازیوں کے لئے جنت کا وہ دروازہ کھول دے جو کہ وضوٗ کے اس حصہ کے متعلق مقرر ہو۔ **واللہ عالم بالصواب**''۔(خطبہ جمعہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرمودہ مؤرخہ ۹ر جون **۲۰۰۰**ء بمقام باڈکروئسناخ جرمنی۔ خلاصہ خطاب)

وضوٗ یا تیمّم کا ٹوٹنا

وضوٗ یا تیمّم درج ذیل باتوں کی بنأ پر ٹوٹ جاتا ہے۔ لیٹ کر سونے یا کسی چیز کے سہارے بیٹھ کر سو جانے نیز بے ہوش ہو جانے سے بھی وضوٗ ٹوٹ جاتا ہے۔ وضوٗ کے بعد حوائج ضروریہ کے لئے چلے جانا یا پیٹ سے ہوا کا یعنی ریح کا خارج ہو جانا یا ہوا کے ساتھ پیشاب یا فضلہ یعنی پاخانہ کا نکل جانا۔ خون، پیپ، منی یا مذی کا نکل جانا۔ قے آجانے یا نکسیر پھوٹنے سے بھی وضوٗ ٹوٹ جاتا ہے۔ وضوٗ کے بعد کلمات بدمونہہ سے نکالنا جسے عرفِ عام میں فحش کلامی مثلاً گالیاں دینا بھی کہتے ہیں یا فحش حرکات میں مبتلا ہو جانا یا غیر اسلامی فعل کے سرزد ہو جانے سے بھی وضوٗ یا تیمّم ٹوٹ جاتا ہے اور ایک مرتبہ پھر نئے سرے سے وضوٗ یا تیمّم کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس انسان اگر نماز میں کھڑے ہوئے سو جائے یا بیٹھے بیٹھے سو جائے یا پھر سجدہ کی حالت میں سو جائے تو وضوٗ نہیں ٹوٹتا نیز معدہ کی ہوا کے ڈکار کی صورت میں نکل جانے سے بھی وضوٗ نہیں ٹوٹتا۔

اگر تنہا نماز پڑھتے ہوئے وضوٗ ٹوٹ جائے تو نماز چھوڑ کر وضوٗ کرے اور پھر نئے سرے سے تمام نماز پڑھے یا واپس آکر وہاں سے نماز دوبارہ شروع کرے کہ جہاں سے وضوٗ کے ٹوٹ جانے پر وہ ادھوری چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو وضوٗ ٹوٹ جانے کی صورت میں نماز چھوڑ کر وضوٗ کرے اور پھر واپس آکر جماعت میں شامل ہو جائے اور جو رکعتیں امام اس دوران میں پڑھ چکا ہو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُٹھ کر پڑھ لے لیکن اگر امام کا وضوٗ ٹوٹ جائے تو وہ کسی مقتدی کو امام بنا کر وضوٗ کرنے چلا جائے اور پھر واپس آکر مقتدی کے طور پر بقیہ نماز اپنے بنائے ہوئے قائم مقام امام کے پیچھے پوری کرے اور جو رکعتیں قائم مقام

امام اس دوران میں پڑھ چکا ہو وہ موجودہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُٹھ کر پڑھ لے۔

نوٹ:- یہ یاد رہے کہ جس عذر کی بنأ پر تیمّم کیا گیا تھا مثلاً پانی کی قلت کی وجہ سے اور اس کے بعد پانی کی یہ قلت دور ہو جائے تو بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر کسی کو ریح خارج ہوتے رہنے، پیشاب قطرہ قطرہ گرتے رہنے یا استحاضہ یعنی حیض و نفاس کے مقررہ ایام کے علاوہ بھی خون جاری رہنے کی بیماری ہو کہ جس کی وجہ سے وضوٗ نہ ٹھہرتا ہو تو وہ معذور ہے اور اس کے لئے ہر نماز کے وقت صرف ایک بار وضوٗ کر لینا ہی کافی ہے کیونکہ بوجہ بیماری اسے بار بار وضوٗ کرنے کی حاجت نہیں یعنی اگر دوران نماز اس کا وضوٗ ٹُوٹ جائے تو اسے نیا وضوٗ کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اس سہولت کے باوجود اس سے کسی دوسری یا اس سے اگلی نماز کے لئے یعنی ہر نئی نماز کے لئے ماسوائے نماز جمع اسے ایک مرتبہ پھر سے نیا وضوٗ کرنا ضروری ہوگا۔

اذان

اذان مدینہ منورہ میں ۱ھ یعنی سن ایک ہجری میں شروع ہوئی کیونکہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونا شروع ہوا اور ان کے لئے نماز کے اوقات کی پہچان اور نماز باجماعت کے لئے وقت پر حاضر ہونے کی تعیین دشوار ہوگئی تو سب مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ نماز کے وقت کی کوئی نشانی مقرر کر لیں تاکہ جماعت سے نہ رہ جائیں۔ اس پر بعض نے ناقوس کی طرف اشارہ کیا تو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عیسائیوں کا ہے۔ بعض نے بِگل کا مشورہ دیا تو فرمایا کہ وہ یہودیوں کا ہے۔ بعض نے دَف کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ رومیوں کا ہے لہذا بعض نے آگ جلانے کے متعلق عرض کیا تو فرمایا کہ آگ سے مجوسی روشنی کرتے ہیں۔ اس پر بعض نے جھنڈا بلند کرنے کی طرف اشارہ کیا کہ جب لوگ اس کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو بتا دیں گے لیکن آنحضرت ﷺ کو یہ بات بھی پسند نہ آئی کہ شائید یہ جھنڈا کسی کو نظر آئے یا کسی مکان یا پہاڑ کی اوٹ ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے کو نظر نہ آئے۔

الغرض! جب کسی بات پر اتفاق نہ ہوٗا تو آنحضرت ﷺ اسی کشمکش میں دعا میں مصروف ہو گئے۔ حضرت عبداللہؓ بن زید بھی اسی سوچ و بچار میں ڈوبے دعا کرتے ہوئے رات کو سو گئے تو خواب میں آپؓ نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ جس نے انہیں اذان اور اقامت

سکھلائی۔دوسرے دن بیدار ہونے پر آپؓ نے اپنی خواب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سنائی۔تقریباً اسی طرح کی خواب حضرت عمرؓ بن خطاب نے بھی آنحضرت کی خدمت میں بیان کی تھی لہذا آنحضرت ﷺ نے ان خوابوں کو الٰہی اشارہ سمجھتے ہوئے اذان اور اقامت دونوں کا ارشاد فرمایا:- **لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ** (بخاری کتاب الاذان ۶۸۵) ''جب تم لوگ اپنے گھروں کو جاؤ تو اپنے قبیلہ والوں کو دین کی باتیں بتانا اور ان سے نماز پڑھنے کے لیے کہنا کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھیں۔اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے''۔(فقہ احمدیہ صفحہ ۱۱۸)

حضرت بلالؓ اذان دینے کے بعد آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں اطلاع دینے کے لئے جایا کرتے تھے کہ لوگ نماز باجماعت کے لئے مسجد نبویؐ میں حاضر ہو گئے ہیں۔حضور ﷺ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے آئیں۔ایک دن حضرت بلالؓ، آنحضور ﷺ کے یہاں حاضر ہوئے تو انہیں بتایا گیا کہ حضور ﷺ ابھی سو رہے ہیں۔اس پر حضرت بلالؓ نے بلند آواز سے کہا :- **اَلصَّلٰوةُ خَير'' مِّنَ النَّومِ** – نماز نیند سے کہیں بہتر ہے۔یہ سُن کر آنحضرت ﷺ نیند سے بیدار ہو گئے اور آنحضور ﷺ کو یہ الفاظ اتنے پسند آئے کہ آپؐ نے ان الفاظ کو جوں کا توں صبح کی اذان میں شامل کر دینے کا ارشاد فرمایا۔(ابوداؤد)

کسی شخص نے اگر اکیلے نماز پڑھنی ہو تو اذان دینا ضروری نہیں البتہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے جب نماز کا وقت شروع ہو جائے تو وضو کے بعد مؤذن مسجد میں جا کر اذان دیتا ہے لیکن اگر تمام لوگ موجود ہوں تو پھر کسی دوسرے کو اذان دے کر بلانے کا کیا مطلب۔اس لئے اگر تمام نمازی موجود ہوں تو بغیر اذان دئے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔(فقہ احمدیہ)

مؤذن ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جو خوش الحان ہو اور اس کی آواز بلند ہو اور دینی مسائل سے اچھی طرح واقف ہو۔مؤذن قبلہ کی طرف مونہہ کر کے کسی اونچی یا نمایاں جگہ پر کھڑا ہو جائے اور شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لے اور بلند آواز سے مذکورہ کلمات اذان کہے۔خانہ کعبہ میں اذان کی جگہ مسجد حرام کے اندر ہے۔اگر کسی جگہ مسجد موجود نہ ہو تو مؤذن جائے نماز پر کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے۔جائے نماز کیا ہے؟ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- جہاں بھی میری امت کے کسی شخص پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے۔(نسائی کتاب الطهارت باب التیم بالصعید)

مساجد کی عزت وحرمت کے باوجود غیر مذاہب کے لوگوں کو تمام اسلامی مساجد میں اپنی اپنی عبادات بجالانے کی اجازت ہے کیونکہ مساجد کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہیں۔حدیث شریف میں درج ہے کہ ایک مرتبہ جب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں نجران کا ایک عیسائی وفد آیا تو وہ لوگ عصر کے بعد مسجد نبویؐ میں آئے اور گفتگو کرتے رہے کہ ان کی عبادت کا وقت ہو گیا۔چنانچہ وہ وہیں مسجد نبویؐ میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔اس پر بعض لوگوں نے چاہا کہ انہیں مسجد نبویؐ میں اپنی عبادت بجالانے سے روک دیں لیکن رسول کریمﷺ نے فرمایا کہ ’’ انہیں مت روکو‘ چنانچہ انہوں نے اسی جگہ مشرق کی جانب مونہہ کر کے اپنے طریقہ کے مطابق عبادت کی۔(ذادالمعاد جلد ۲ صفحہ ۳۵)

لیکن افسوس!صد افسوس! کہ آنحضرت ﷺ کی اس قابل تقلید سنت کے باوجود آج کل مختلف فرقوں کے نام نہاد مسلمان کہلانے والوں نے خدا تعالیٰ کی مساجد کو خدا تعالیٰ کی حمد وثنا بجالانے کی جگہ کی بجائے اپنی ذاتی ملکیت تصور کرنا شروع کر دیا ہے اور کسی غیر مذہب کے انسان کو تو کیا اب اپنے ہی ہم مذہب کسی دوسرے فرقہ کے مسلمانوں پر بھی ان مساجد میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی ہے نیز مساجد میں نمازوں کی ادائیگی اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اب خرافات بھی بکی جاتی ہیں اور پھر ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اب کچھ عرصہ سے مسلم ممالک خصوصاً پاکستان میں احمدیوں کی مساجد کے ماتھے پر سے کلمہ اور قرآنی آیات کو مٹانے کی مذموم کاروائیاں کی جارہی ہیں اور ان معصوموں کو ان کی اپنی ہی مساجد میں اذان دینے بھی روکا جارہا ہے۔اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ترجمہ:میں اللہ سے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا/مانگتی ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا/کرتی ہوں۔

لیکن خدا تعالیٰ کو مسلمانوں کو ان تمام مذموم حرکات کا پہلے سے ہی علم تھا کہ یہ نام نہاد مسلمان عام مسلم عوام کو میری مساجد میں میری ہی عبادت کرنے سے روکیں گے بلکہ انہیں کلمہ پڑھنے کی بھی اجازت نہ ہوگی حتیٰ کہ میری مساجد کے ماتھے پر سے کلمہ کے الفاظ بھی مٹادئے جائیں گے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صاف طور پر برملا یہ ارشاد فرماتا ہے کہ:-

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا ؕ اُولٰٓئِکَ مَاکَانَ لَہُمۡ اَنۡ یَّدۡخُلُوۡہَاۤ اِلَّا خَآئِفِیۡنَ ؕ لَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝ (البقرۃ ۲: آیت ۱۱۴) ’’اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جس نے میرے بندوں کو مجھ اللہ کی مساجد میں عبادت کرنے سے روکا تا کہ ان میں اُس کا نام لیا جائے اور اس طرح ان مساجد کی ویرانی کے درپے ہو گیا۔میری مساجد میں داخلہ سے روکنے والے لوگوں کے لئے یہ بات قطعاً مناسب نہ تھی بلکہ انہیں تو یہ چاہئیے تھا کہ وہ ان مساجد میں خدا سے ڈرتے ڈرتے داخل ہوتے اور ان کے لئے یہ بات بھی قطعاً مناسب نہ تھی کہ وہ

لوگوں کوخدا کی ان مساجد میں داخل ہونے سے روکتے لیکن جنہوں نے اس بات کونہیں مانا ان کے لئے اس دنیا میں بھی رسوائی مقدر ہےاورآخرت میں بھی ان کے لئے ایک بہت بڑا عذاب مقدر ہے‘‘۔

مؤذن اورامام الصلوٰۃ کے بلند درجات کے بارہ میں حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا:-امام ضامن ہوتاہےاورمؤذن امین بنایا گیا ہے۔اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر قائم رکھ اورمؤذنوں کی مغفرت فرما‘‘۔(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

معزز قارئین! اب میں تمام نام نہاد مسلمانوں کو نہایت ادب کے ساتھ ان تمام خدائی آیات کی تلاوت اوراس کا ترجمہ سیکھنے کے لئے نہ عرض کروں تو اور کیا کروں؟ تا کہ شائد اسی طرح میں انہیں اللہ کے پاکیزہ احکامات اوراس کے رسول آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات پرعمل کرنے کی دعوت دے سکوں بہرحال یہاں ذکر ہورہا ہےاذان کا۔اس سلسلہ میں حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ:-’’ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اذان کے کلمات دومرتبہ کہے جاتے تھے اوراقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ۔البتہ اقامت میں مؤذن قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کےالفاظ دودفعہ کہا کرتا تھا‘‘۔(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۸۷)

اسی طرح مؤذن اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک لا کراپنی شہادت کی انگلیاں کانوں پر رکھے اور بلند آواز سے ٹھہر ٹھہر کر اذان دے۔جولوگ اذان سُن رہے ہوں وہ بھی مؤذن کے ساتھ ساتھ آہستہ آواز میں کلمات اذان دوہراتے جائیں۔فجر کی اذان چونکہ دوسری تمام اذانوں سے قدرے مختلف ہوتی ہےاس لئے یہ اذان یہاں سب سے پہلے اوردوسری اذانوں سے علیحدہ لکھی جارہی ہے ۔بقیہ تمام نمازوں کی اذان بالترتیب اذان فجر کے بعد درج کی گئی ہے۔نماز تہجد،نماز وتر اورتمام نوافل نمازوں اورسنت نمازوں اور نمازعیدین نیزنماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے اذان نہیں دی جاتی۔

دوران اذان جوابی کلمات

دوران اذان نمازی جب نیچے تحریر کلمات سنے توان کا جواب دے یعنی:-

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

اے لوگو نماز کی جانب آؤ

(سنے تو '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں'' ۔ کہے)

اور جب

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

اے لوگو! بھلائی کی جانب آؤ

(سنے تو '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں'' ۔ کہے)

اور پھر جب نماز فجر کی اذان میں

اَلصَّلٰوةُ خَیْر'' مِّنَ النَّوْمِ

نماز نیند سے بہتر ہے

(سنے تو ''صَدَّقْتَ وَبَرَرْتَ

یعنی تو نے سچ کہا اور بھلائی کی بات کہی'' ۔ کہے)

دُعا بعد از اذان

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اذان سننے کے بعد دعا مانگو۔ فرمایا:۔'' اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ دَعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ وَ اٰتِ مُحَمَّدَانِالْوَسِیْلَةَ وَا لْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ رَفِعْیَةَ وَ بعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِی وَعَدْتَّه، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ " اے اللہ! اے میرے رب ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد ﷺ کو اپنا قرب عطاً فرما (کہ جس کے بدلے ہمیں بھی تیرا قرب نصیب ہو) اور آپؐ کو بزرگی عطاً فرما (کہ جس کے بدلے ہمیں بھی نیکی کے راستہ پر چلنے کی توفیق نصیب ہو) اور آپؐ کے مقام کو اتنا بلند فرما کہ وہ مقام محمود تک پہنچ جائے کہ جس کا تُو نے آپؐ سے وعدہ فرمایا ہوُا ہے اور یقیناً تُو وعدہ خلاف نہیں ہے''۔ ایسی دعا کرنے والا شخص قیامت کے دن میری سفارش

وشفاعت کا مستحق ہوگا۔(بخاری کتاب الاذان)

اوپر درج دعا کے بارہ میں ہی حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-اذان اور اقامت کے درمیان کی گئی یہ دعا ردّ نہیں ہوتی۔(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان الدعأ لا یرد بین الاذان وَالاقامۃ)

اس کے علاوہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ "، –(مسلم کتاب الصلوٰۃ - حدیث ۸۵۱) جس نے مؤذن کی اذان سنتے ہی یہ دعا پڑھی کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں نیز میں اللہ سے بطور اس کے رب ہونے کے اور محمدؐ سے بطور اس کا رسول ہونے کے اور اسلام سے بطور دین کامل ہونے کے راضی و برضا ہوں تو اس کے تمام گناہ بخش دئے جائیں گے''۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ). آمین

اذان نماز فجر

(مؤذن قبلہ رُخ ہوکر چار بار پکارتا ہے)

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

(مؤذن دو بار پکارتا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

(مؤذن دو بار پکارتا ہے)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ-اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ-اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

(مؤذن دائیں طرف مونہہ کر کے پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

اے لوگو! نماز کی جانب آؤ

(یہ سننے والا'' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''- کہے)

(مؤذن دائیں طرف مونہہ کر کے پھر دوبارہ پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

اے لوگو نماز کی جانب آؤ

(یہ سننے والا'' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''- کہے)

(مؤذن بائیں طرف مونہہ کر کے پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

اے لوگو! بھلائی کی جانب آؤ

(یہ سننے والا'' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''- کہے)

(مؤذن بائیں طرف مونہہ کر کے پھر دوبارہ پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

اے لوگو! بھلائی کی جانب آؤ

(یہ سننے والا'' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''- کہے)

(مؤذن اپنا مونہہ قبلہ کی جانب کر کے پکارتا ہے)

اَلصَّلٰوۃُ خَیۡر'' مِّنَ النَّوۡمِ

نماز نیند سے بہتر ہے

(یہ سننے والا'' صَدَّقۡتَ وَبَرَرۡتَ یعنی تو نے سچ کہا اور بھلائی کی بات کہی''- کہے)

(مؤذن پھر دوبارہ پکارتا ہے)

اَلصَّلٰوۃُ خَیۡر'' مِّنَ النَّوۡمِ

نماز نیند سے بہتر ہے

(یہ سننے والا ’’صَدَّقْتَ وَبَرَرْتَ یعنی ستو نے سچ کہا اور بھلائی کی بات کہی‘‘ ۔ کہے)

(مؤذن دوبار پکارتا ہے)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

(آخر میں مؤذن پھر ایک بار پکارتا ہے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں

بقیہ تمام اذانیں

بقیہ تمام اذانیں ایک جیسی ہیں یعنی ظہر تا عشاءٗ اور جمعۃ المبارک یا کسی خوف وخطر کے موقعہ پر دی جانے والی اذانیں۔

(مؤذن قبلہ رُخ ہوکر چار بار پکارتا ہے)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

(مؤذن دوبار پکارتا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں

(مؤذن دوبار پکارتا ہے)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ ۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ ۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

(مؤذن دائیں طرف مونہہ کر کے پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

اے لوگو! نماز کی جانب آؤ

(یہ سننے والا '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''۔ کہے)

(مؤذن دائیں طرف مونہہ کر کے پھر دوبارہ پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

اے لوگو نماز کی جانب آؤ

(یہ سننے والا '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''۔ کہے)

(مؤذن بائیں طرف مونہہ کر کے پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

اے لوگو! بھلائی کی جانب آؤ

(یہ سننے والا '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''۔ کہے)

(مؤذن بائیں طرف مونہہ کر کے پھر دوبارہ پکارتا ہے)

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

اے لوگو! بھلائی کی جانب آؤ

(یہ سننے والا '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللہِ یعنی اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں''۔ کہے)

(مؤذن اپنا مونہہ قبلہ کی جانب کر کے دوبار پکارتا ہے)

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

(آخر میں مؤذن ایک بار پھر پکارتا ہے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں

☆

نماز باجماعت

معزز قارئین! جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ قرآن مجید میں بہت سے احکامات موجود ہیں لیکن ان احکامات کو بجا لانے کے بارہ میں کوئی خاص قاعدہ یا قوائد یا تشریح موجود نہیں کہ ان کی ادائیگی کیسے کی جائے؟ ایسے تمام احکامات کی ادائیگی کے لئے ہمارے پاس آنحضرت ﷺ کا قول و فعل یعنی اسوۂ مبارکہ اور احادیث نبویہؐ موجود ہیں کہ جن میں ان تمام مسائل کا تفصیلی حل موجود ہے۔ پس! جہاں کہیں بھی یا جس کسی مسئلہ پر بھی قرآن مجید میں کوئی واضح حکم موجود نہیں وہاں ہمیں آنحضرت ﷺ کے قول و فعل کی جانب رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اس کی ایک سادہ سی مثال نماز کی ادائیگی بھی ہے کہ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قیام۔ رکوع اور سجود بجالانے کی تلقین تو فرمائی لیکن ان پر کیسے عمل کیا جائے اس پر کچھ روشنی نہیں ڈالی لیکن ایسے تمام مسائل پر آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و فعل کے ذریعہ نہایت ہی پیارے انداز میں ہمیں مطلع فرمایا۔ بہرحال اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے خاکسار یہاں نماز باجماعت کے بارہ میں چند احادیث نبویہؐ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے:-

۱۔ حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

۲۔ جو شخص گھر میں وضو کر کے مسجد کی جانب بغرض نماز روانہ ہو تو ہر ایک قدم پر اس کا ایک گناہ جھڑتا ہے اور ہر دوسرے قدم پر نیکی میں اس کا درجہ بڑھ جاتا ہے۔ (مسلم)

۳۔ باجماعت نماز کے لئے کوئی شخص جتنے قدم چل کر جائے گا۔ اسے اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۔ جو شخص عشاءٗ کی نماز باجماعت پڑھے تو اسے نصف رات تک نماز پڑھنے کا اور جو فجر کی نماز باجماعت پڑھے تو اسے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (مسلم)

۵۔ نمازی جب تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہے فرشتے اس کے لئے یہ دعائیں مانگتے رہتے ہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ اے اللہ! اس شخص کو بخش دے۔ اے اللہ! اس شخص پر رحم فرما۔ اور اُن کی یہ دعا اس شخص کے لئے اُس وقت تک جاری رہتی ہے کہ جب تک وہ شخص باوضو رہتا ہے۔

مسائل نماز

کچھ عرصہ سے ہمارے یہاں کی مساجد میں ایک نہایت ہی بیہودہ رسم اب رواج پکڑتی چلی جارہی ہے اور وہ یہ ہے کہ نمازی جب مساجد میں تشریف لاتے ہیں تو احادیث اور شرعی احکامات کو طاق رکھتے ہوئے مساجد میں سب سے پہلے صف اول کو پُر کرنے کی بجائے جہاں جس کا جی چاہتا ہے وہ وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پھر بعد میں آنے والوں کو ان کے اوپر سے پھلانگ پھلانگ کر آگے جانا پڑتا ہے لیکن افسوس! کہ ان پچھلی صفوں میں بیٹھ جانے والے احباب کو یہ علم ہی نہیں کہ پچھلی صفوں میں بیٹھنے کی بجائے صف اول میں جا کر بیٹھنے کا کتنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں محض ثواب کی خاطر ایک حدیث نبویہؐ درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان تو کہتے اور کہلاتے پھرتے ہیں لیکن بات اپنے نبی اپنے پیغمبر اپنے مرسل یعنی آنحضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰےؐ کی بھی نہیں مانتے پھر مجھ جیسے ناچیز عاجز کی ان باتوں کا ان پر کیا اثر ہوسکتا ہے؟؟؟ بہرحال میں یہاں حق کی بات لکھوں گا خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوجاتا کہ اذان دینے اور صف اول میں بیٹھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے تو تب اگر انہیں اس جگہ کے حصول کے لئے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑتی تو وہ قرعہ اندازی پر ہی اصرار کرتے۔ (بخاری کتاب الاذان باب الاستہام فی الاذان)

اسی طرح صفوں میں ترتیب سے بیٹھنے کے حکم کے سلسلہ میں حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ:- مسجد میں مشاعرہ کے رنگ میں اشعار پڑھے جائیں یا اس میں بیٹھ کر خرید و فروخت کی جائے یا جمعہ کے دن لوگ نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التحلق یوم الجمعہ)

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز کی صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے:- صفیں سیدھی بناؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف بھر جائے گا۔ میرے قریب سب سے زیادہ علم والے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر وہ جو اُن کے بعد علم رکھتے ہوں یعنی ان کے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو اُن سے بھی کم علم رکھتے ہوں یعنی ان کے قریب ہوں۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصُّفوف)

حضرت ابومسعود انصاریؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تقرر امام کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا:-لوگوں میں سے جو قرآن کریم زیادہ پڑھا ہؤا ہو وہ نماز میں امام بنے۔اگر سب کے سب قرآن کریم کی تعلیم میں برابر ہوں تو ان میں سے جو سنت کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ نماز پڑھائے۔اگر سب اس میں برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں زیادہ ہے وہ امام بنے۔کوئی شخص دوسرے کے دائرہ اقتدار میں خود بخود امام بننے کی کوشش نہ کرے اور کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر ایسی جگہ پر نہ بیٹھے جو اس نے اعزاز کے لحاظ سے اپنے لئے مخصوص کی ہوئی ہو۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مَن اَحَقُّ بِالاِمَامَۃِ)

فرض نماز کی ادائیگی کے بارہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب کراھۃ الشروع نافلۃ بعد شروع المؤذن)

نماز باجماعت کے بارہ میں حضرت ابو ہریرہؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:-جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑ کر اس میں شامل نہ ہؤا کرو بلکہ وقار اور آرام سے چل کر آؤ۔نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب ایتان الصلوٰۃ بوقار و سکینۃ)

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے مزید فرمایا کہ:-**اَلعَھْدُ الَّذِی بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ** ” ہمارے اور کفار کے درمیان جو طرہ امتیاز ہے وہ نماز ہے لہذا جس نے نماز کو ترک کیا اُس نے کفر کا ارتکاب کیا“۔(ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ:-ہمارا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔(بخاری کتاب الجهاد باب فضل الجهاد والسیر)

نماز ہمیشہ باجماعت مسجد میں ادا کی جاتی ہے لیکن اگر مسجد موجود نہ ہو تو پھر کسی کھلے میدان یا کسی کے گھر میں بھی نماز باجماعت ادا کی

جاسکتی ہے۔البتہ وہ راستہ کہ جس پرلوگ چلتے ہیں اوراسے اپنے پاؤں سے پامال کرتے ہیں وہ بھی ان سات مقامات میں داخل ہے جن میں نماز پڑھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-**سَبْعُ مَوَاطِنَ لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ ظَاهِرُ بَيْتِ اللَّهِ وَالْمَقْبَرَةُ وَالْمَزْبَلَةُ وَالْمَجْزَرَةُ وَالْحَمَّامُ وَعَطَنُ الْإِبِلِ وَمَحَجَّةُ الطَّرِيقِ** ''سات مقامات ایسے ہیں جہاں نماز پڑھنا جائز نہیں۔(1) بیت اللہ شریف کی چھت پر(2) قبرستان میں(3) کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر(4) مذبح خانہ میں(5) حمام کے اندر(6) اونٹوں کے باڑہ یا اصطبل میں(7) راستوں کے درمیان۔''(سنن ابن ماجہ حدیث ۷۴۷)

بہرحال اگر نماز باجماعت کے لئے دو آدمی اکٹھے نہ ہوسکیں تو پھر ایک اکیلا آدمی بھی نیت نماز کے بعد اپنی نماز ادا کرسکتا ہے لیکن باجماعت نماز کا ثواب ۲۷ نمازوں کے برابر ہوتا ہے۔اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مساجد کے آداب بھی بتلا دئے جائیں۔مساجد خدا کا گھر اور اُس کی عبادات بجالانے کی جگہ کا نام ہے لہذا ان کا بہت ادب اور احترام کرنا چاہیئے اور وہاں کوئی ایسا کام یا حرکت نہیں کرنی چاہیئے جو کہ مساجد کی عزت وادب کے خلاف ہو۔

آج کل مغربی ممالک میں بعض خبیث طبائع لوگ بیچ چوراہے یا عین سڑک کے درمیان دکھاوے کی نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں کہ جس کی ممانعت حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ نے کی ہے۔اب دکھاوے کی نماز تو ایک طرف رہی سچے دل سے بھی راستوں کے درمیان نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ مسلمان ہونے کے باوجود آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی کو نہ مان کر ہتک رسالت کے مرتکب ہورہے ہیں۔**انا للہ و انا الیہ راجعون**

نماز کے لئے جانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ –''میں اللہ کا نام لے کر اسی کے بھروسہ پر گھر سے نکلتا ہوں کیونکہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کمانے کی توفیق اللہ ہی دیتا ہے کیونکہ نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ(کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں'' ۔

مسجد میں داخلہ کی دعا

بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کو چونکہ ان باتوں کا علم نہیں لہذا یہاں میں مساجد میں داخلہ کے طریق کو بیان کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اپنا دائیاں پاؤں پہلے مسجد میں یا مسجد کے صحن میں رکھیں اور مناسب آواز میں **السلام علیکم** کہہ کر مسجد کے صحن یا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے درج ذیل دعا پڑھیں جو کہ حدیث نبویؐ میں یوں درج ہے ۔حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے:-

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ – ”میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔(مسند احمد حدیث فاطمة بنت رسول اللّٰہ ﷺ)

مساجد میں جوتی اتار کر داخل ہونے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد۔فرمایا:- **اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی** (طٰہٰ ۲۰: آیت ۱۲) ” میں تمہارا رب ہوں سو تم اپنی جوتیاں اتار دو، بے شک تم پاک وادی طوٰی میں ہو“۔

یعنی ہمارے لئے تو بس اتنا اشارہ ہی کافی ہے کہ جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کی جائے وہاں اپنی جوتیاں اتار دو خواہ وہ کھلا میدان ہو یا کوئی پہاڑ ہو یا کوئی مسجد یا عیدگاہ کیونکہ وہاں پر جانے کا مطلب ہی عبادت الٰہی ہے۔ پس! مؤذن اور امام اور نمازی تینوں ہی اپنی جوتیاں اتار کر عبادت گاہوں میں اوپر درج دعا پڑھ کر مساجد میں داخل ہوں اور پھر قبلہ رُخ ہو کر یعنی خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو کر اذان دیں یا سنت نمازوں اور نوافل نمازوں کی ادائیگی کریں یا تلاوت قرآن مجید یا فرض نمازوں کی ادائیگی بجالائیں۔اگر کسی شخص مثلاً کسی نومسلم کو یہ آیات نہ بھی آتی ہوں تو تب بھی وہ نہایت خاموشی سے اپنی زبان میں ہی اپنے دل میں زیرلب ہر اچھی دعا جو اسے آتی ہو وہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتا رہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام سننے والوں سے زیادہ بہتر سننے والا اور دل سے اٹھنے والی زیرلب خاموش دعاؤں کو سب سے زیادہ اچھا سمجھنے والا ہے۔

آدابِ مساجد

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت گاہوں کا آباد کرنا کسی مؤمن بندے کے لئے ایک بہت بڑے ثواب کا کام ہے کیونکہ ایک گناہ گار اور پاپی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ شیطان کی بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائے؟ پس! اسی لئے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ قف فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ o (التوبۃ ۹: آیت ۱۸) ''اللہ تعالیٰ کی مساجد کو تو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جو کہ خدا تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اسی لئے نمازوں کو قائم کرتا ہے اور پھر زکوٰۃ بھی دیتا ہے اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ پس! روزِ محشر یقیناً ایسے ہی لوگوں کو کامیابی نصیب ہوگی''۔

مساجد میں نہادھو کر یا باوضوء ہو کر صاف ستھرا لباس پہن کر جانا چاہیئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ o (الاعراف ۷: آیت ۳۱) '' اے آدم کی اولاد! مساجد میں جاتے وقت اپنی زینت کا سامان کیا کرو اور کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:- جو شخص خدا تعالیٰ کی خاطر کوئی مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں بالکل ویسا ہی گھر تعمیر کرتا ہے۔ (مسلم کتاب فضل بنأ المساجد)

آج کے مسلمان خصوصاً پاکستانی عوام کو درج ذیل حدیث سے سبق سیکھنا چاہئے کہ ہم احمدی تو نمازوں کی ادائیگی کے لئے روزانہ مساجد میں جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ نام نہاد مسلمان ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:- جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مؤمن ہونے کی گواہی دو۔

اس زمانہ میں کئی نمازی دیکھے ہیں کہ ان کے پاؤں کی جرابوں میں سے بدبو اٹھ رہی ہوتی ہے اور وہ لوگ اسی طرح اپنے پاؤں دھوئے بغیر مساجد میں چلے جاتے ہیں۔اس سے نہ صرف نماز ادا کرنے والے مصلے۔صف یا قالین گندے ہوتے ہیں اور ان میں ایک مستقل بدبو بھر جاتی ہے بلکہ ایسے شخص کے اردگرد نماز پڑھنے والے نمازیوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ایسے نمازی کے لئے تو وضوٗ کرنا سب سے زیادہ ضروری ہو جاتا ہے تا کہ اس کے تمام اعضاً پاک وصاف ہو جائیں۔ ہر قسم کی بدبو سے پرہیز کے واسطے ایک حدیث نبویہؐ پیش خدمت ہے۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں جائے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-اگر کوئی شخص کسی قسم کی بدبودار سبزی کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی ایسی اشیاً کی بدبو سے تکلیف پہنچتی ہے کہ جس چیز سے لوگوں کو بھی تکلیف محسوس ہوتی ہو۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب نھی اکل الثوم)

یعنی اگر اس کے جسم کے کسی ایک بھی حصہ سے بدبو آ رہی ہو تو وہ بھی مسجد سے دُور ہی رہے۔اللہ تعالیٰ بدبودار مونہوں اور بدبودار بغلوں اور بدبودار پاؤں والے نمازیوں کی اصلاح فرمائے تا کہ وہ ایسے وقت میں مساجد سے دور ہی رہیں تو اس میں سب ہی انسانوں اور فرشتوں کا بھلا ہے اور کسی کو تکلیف نہ دے کر ان بدبودار مونہوں۔بدبودار بغلوں اور گندے پاؤں والے نمازیوں کو بھی یقیناً ثواب پہنچے گا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے بندوں اور اس کے فرشتوں کو تکلیف میں مبتلا نہیں کیا۔بہر حال اللہ ان کو معاف فرمائے۔

اسی لئے اب میں یہاں ایک اور حدیث بھی تحریر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کیونکہ بدبودار پاؤں والوں کی جرابوں کی بدبو مساجد کی صفوں۔دریوں اور قالینوں میں بھی اس بری طرح رچ بس جاتی ہے کہ جب کوئی دوسرا نمازی اس جگہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے لئے سجدہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔یعنی ثابت ہوٗا کہ یہ بدبو بھی کسی مسجد میں کسی قسم کا گند پھینکنے یا گند پھیلانے سے کم نہیں۔اس بارہ میں حضرت انسؓ مساجد کی حرمت بتاتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-مساجد اس لئے نہیں کہ ان میں پیشاب کیا جائے۔تھوکا جائے یا کوئی گند وغیرہ پھینکا جائے۔(**مسلم کتاب الطھارۃ باب وجوب غسل البول**)

مساجد میں صفوں میں ترتیب کے ساتھ بیٹھنے کے حکم کے سلسلہ میں حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ:-مسجد میں مشاعرہ کے رنگ میں اشعار پڑھے جائیں یا اس میں بیٹھ کر خرید وفروخت کی جائے یا جمعہ کے دن لوگ نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التحلق یوم الجمعہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-اگر کوئی شخص اپنی گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہو تو یہ اعلان سننے والا بطور بد دعا کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ چیز تمہیں واپس نہ دلائے کیونکہ مساجد ان اغراض کے لئے تعمیر نہیں کی گئیں ہیں۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب نھی عن نشد الضالۃ فی المسجد)

ان تمام قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ سے حرمت مساجد ظاہر و باہر ہے۔اس لئے یہاں آداب مساجد مختصر الفاظ میں درج ذیل ہیں:-

۱:-مسجد میں ہمیشہ پاک وصاف ہو کر یعنی باوضو ہو کر اور صاف ستھرے لباس میں ملبوس ہو کر جانا چاہیئے نیز کوئی بد بودار چیز مثلاً پیاز، لہسن، مُولی یا مچھلی وغیرہ کھا کر نہیں جانا چاہیئے کہ جن کی بُو سے دوسرے نمازی بیزار ہوں اور اُن کو تکلیف ہو۔

۲:-صاف جوتے پہن کر مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔مسجد میں جوتے اُن کی مقررہ جگہ پر رکھنے چاہئیں۔

۳:-مسجد کی صفوں پر ان کی ترتیب کے مطابق تشریف رکھیں نیز کوشش یہ کریں کہ سب سے پہلے سب سے پہلی صف پُر ہو جائے پھر اس کے بعد دوسری اور پھر تیسری لیکن یونہی اِدھر اُدھر بیٹھ کر اگلی صفوں میں جانے والوں کے راستہ میں رکاوٹ نہ بنیں تا کہ انہیں آپ کے کندھوں کے اوپر سے پھلانگ پھلانگ کر آگے جانے میں دشواری پیش نہ آئے۔اسی طرح جب اگلی صفیں پُر ہو جائیں تو مزید آگے جانے کی کوشش نہ کریں اور پھر جہاں بھی آپ کو جگہ ملے وہیں بیٹھ کر ذکر الٰہی یا دوسری عبادات بجالائیں

۴:-مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نفل پڑھنا موجب ثواب ہے اس کے بعد ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن مجید میں مصروف رہنا چاہیئے۔

۵:-اگر کوئی نمازی نماز ادا کر رہا ہو یا سنتیں یا نوافل پڑھ رہا ہو تو اس کے بالکل سامنے سے گزرنا گناہ ہے۔بوقت مجبوری دو سجدہ کے فاصلہ سے گزرنا جائز ہے۔

۶:-نفلی عبادات بجالانے کے بعد فارغ وقت میں ذکر الٰہی کریں ورنہ خاموشی سے اپنا بقیہ وقت امام کے انتظار میں گزاریں۔

۷:-جو لوگ چھوٹے بچوں کو اپنے ہمراہ لے کر مسجد میں جاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ وہ ان بچوں کو اپنے پاس بٹھائیں اور ان کی نگرانی رکھیں تا کہ ان کی شرارتوں یا گفتگو یا اِدھر اُدھر بھاگنے دوڑنے سے مسجد میں موجود نمازیوں کی عبادت میں خلل نہ پڑے۔

۸:-مسجد میں فرش پر تھوکنا یا ناک صاف کر کے مسجد کے صحن یا فرش پر پھینکنا سخت منع ہے۔

۹:-مسجد میں حلقے بنا کر مت بیٹھیں۔

۱۰:-مسجد میں درس و تدریس جائز ہے لیکن بالکل مدرسہ کے طور پر اس کا استعمال درست نہیں۔

۱۱:-مسجد میں خرید و فروخت، جھگڑا اور دیگر لغو اور فضول کام اور باتیں کرنا سخت منع ہے البتہ دینی امور پر آہستہ آواز میں گفتگو ہو سکتی ہے اگر مجبوراً کوئی بات کرنی بھی ہو تو دھیمی آواز میں آہستہ آہستہ کریں تا کہ اس گفتگو سے قریبی سنتیں یا نوافل پڑھنے والوں کی توجہ آپ

کی جانب مبذول نہ ہو۔
۱۲:-مسجد کے اندر گم ہو جانی والی اشیأ کا اعلان مسجد کے اندر کیا جا سکتا ہے لیکن مسجد سے باہر گمشدہ اشیأ کا اعلان مسجد سے باہر ہی کیا جائے۔
۱۳:-مسجد میں اللہ کا نام لینے اوراس کی عبادت کرنے سے کسی کو بھی منع نہیں کرنا چاہئیے کیونکہ مسلمانوں کی مساجد صرف مسلمانوں کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا گھر ہیں اوران میں خدا کے نام لیوا تمام مذاہب کو اپنے اپنے رنگ میں عبادات بجالانے کی مکمل آزادی ہے۔

آداب مساجد کو ملحوظ رکھنے کے لئے حضرت قمر الانبیأ صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے انہی احکامات کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا:-مسجد اسلامی عبادت خانہ ہے جو کہ نماز اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے۔اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہئیے جو اس کے مذہبی تقدس کے کسی طرح خلاف ہو۔

مساجد میں اِدھر اُدھر کی دُنیوی باتیں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ حتیٰ الوسع نماز اور ذکر الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گذارنا چاہئیے البتہ حسب ضرورت قومی اور علمی مسائل پر گفتگو ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ نمازیوں کی نماز میں حارج نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے-**بِسمِ اللہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِی اَبوَابَ رَحمَتِکَ** یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔خدا کے رسول پر درود اور رحمت نازل ہو۔اے اللہ! تُو مجھے میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔آمین

☆ حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنی موجب ثواب ہے۔یہ نماز نفل کے طور پر ہے۔فرض نہیں۔
☆ نمازی کے آگے سے اس قدر قریب ہو کر گذرنا کہ اس کی نماز میں خلل واقع ہو سخت منع ہے۔ضرورت ہو تو سجدہ کی جگہ سے کچھ فاصلہ چھوڑ کر گذرنا چاہئیے۔
☆مسجد میں شور کرنا یا اُونچا بولنا یا کوئی اور ایسی حرکت کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں حرج ہو بہت ناپسندیدہ ہے۔
☆مسجد کو حتیٰ الوسع بہت صاف ستھرا رکھنا چاہئیے اور گاہے گاہے کوئی خوشبودار چیز جلا کر مسجد کی ہوا کو صاف کرتے رہنا چاہئیے اور ہر قسم

کی گندی اور بدبُو دار چیز سے مسجد کو پاک وصاف رکھنا چاہیئے۔

☆ آنحضرت ﷺ نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ کوئی شخص ایسی چیز کھا کر جس سے بدبُو پیدا ہوتی ہو مسجد میں نہ آئے اور آپؐ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ حتیٰ الوسع پاک وصاف جسم اور پاک وصاف کپڑوں کے ساتھ اور ممکن ہو تو خوشبُو لگا کر مسجد میں آنا چاہیئے۔

☆ آنحضرت ﷺ نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ کوئی شخص ایسی چیز کھا کر جس سے بدبُو پیدا ہوتی ہو مسجد میں نہ آئے اور آپؐ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ حتیٰ الوسع پاک وصاف جسم اور پاک وصاف کپڑوں کے ساتھ اور ممکن ہو تو خوشبُو لگا کر مسجد میں آنا چاہیئے۔

☆ مسجد کے اندر یا اس کی سیڑھیوں میں یا راستوں میں تھُوکنا یا ناک صاف کرنا جس سے گند پیدا ہوتا ہو بہت ناپسندیدہ ہے۔

☆ مسجد میں خرید وفروخت کرنا یا اس کی گفتگو کرنا منع ہے۔

☆ مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کی تلاش کا علان کرنا ناپسندیدہ ہے۔

☆ جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے مسجد میں جوتیاں لائی جاسکتی ہیں بشرطیکہ وہ پاک وصاف ہوں لیکن موجودہ زمانہ کے لحاظ سے جبکہ مساجد میں فرشوں وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے۔جُوتیوں کا مسجد میں لانا عام حالات میں پسندیدہ نہیں سمجھا جاسکتا۔

☆ جو لوگ مسجد میں دُوسروں کے پیچھے پہنچیں اُن کے لئے یہ پسندیدہ نہیں کہ لوگوں کے سروں اور کندھوں کے اُوپر سے پھاندتے ہوئے آگے جانے کی کوشش کریں۔

☆ ایسے کم عُمر بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہیئے جن کی وجہ سے مسجد میں شور ہو یا وہ اپنے پیشاب یا پاخانے وغیرہ سے مسجد کو ناصاف کردیں۔

☆ جُمعہ کے خطبہ میں جو دراصل نماز ہی کا حصہ ہے مُقتدیوں کو پُوری طرح خاموشی کے ساتھ اِمام کی تقریر کو سُننا چاہیئے اور کسی قسم کی گفتگو اور بات چیت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے حتیٰ کہ اگر کسی کو چُپ کرانے کی ضرورت پیش آئے تو اِشارے سے چُپ کرانا چاہیئے۔

☆ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔**بِسمِ اللهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِی اَبوَابَ فَضلِکَ** ۔’’ اے اللہ! مَیں تجھ سے تیرے فضل اور رحم کا طلبگار ہوں‘‘۔

(فقط خاکسار مرزا بشیر احمدؓ۔ناظر تعلیم وتربیت۔جماعت احمدیہ قادیان۔۴راگست ۱۹۳۶ء)

☆

آداب نماز

آداب مساجد کے بعد اب خاکسار آداب نماز کے مسائل بھی پیش کرتا ہے کیونکہ جب تک کسی کو مساجد کے آداب کا ہی علم نہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نماز کے آداب کا بھی خیال رکھے۔ حدیث نبویؐ میں تحریر ہے کہ نوافل اور سنت نمازوں کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:- اپنے گھروں میں نماز سنن اور نوافل پڑھا کرو کیونکہ جماعت کے ساتھ فرضوں کے سِوا بقیہ نماز گھر میں پڑھنا بہترین نماز ہے۔ (مسند دارمی فی کتاب الصلوٰۃ)

اسی طرح حضرت زیدؓ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- لوگو ! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضوں کے سِوا بقیہ نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (بخاری کتاب الاعتصام باب مایکرہ من کثرۃ السوال)

یعنی جو لوگ فرض نمازوں کی ادائیگی کے لئے اپنے گھروں سے قریبی مساجد کی طرف دوڑ پڑتے ہیں انہیں پہلے یہ تو خیال کرنا چاہئے کہ آیا انہوں نے اس فرض نماز سے پہلے پڑھی جانے والی سنت نماز یا اس فرض نماز سے قبل نفل نماز گھر میں پڑھ لی ہے یا نہیں؟ کیونکہ مساجد میں فرض نماز کے سوا سنت نمازوں اور نوافل کی ادائیگی مسنون نہیں بلکہ صرف کسی مجبوری کے تحت پڑھنے کی اجازت ہے مثلاً اگر ایک شخص اپنے کام سے سیدھا مسجد میں آ گیا ہے یا وہ کہیں کام پر جا رہا ہو اور راستہ میں نماز کا وقت ہو جائے تو اسے مساجد میں نوافل اور سنت نماز کی ادائیگی کا حق حاصل ہے لیکن جو لوگ اپنے اپنے گھروں سے چل کر مساجد میں تشریف لاتے ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کیا وہ لوگوں کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ بہت نمازی پرہیز گار ہیں؟ نہیں بلکہ صرف یہی کہ وہ آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہی نہیں چاہتے۔ تمام نمازوں یعنی فرض۔ سنت اور نوافل نمازوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- كَاَنَّكَ تَرَاهُ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو جائے تو، تُو یہ جانے کہ تُو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حالت نہ ہو تو، تُو یہ جان لے کہ خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (مسلم جلد اول کتاب الایمان)

آداب نماز میں تمام آداب مساجد بھی شامل ہیں لیکن نماز کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر قریب کوئی مسجد موجود نہ ہو تو اس صورت

میں الحمدللہ! خدا کی تمام پاکیزہ زمین ہی تمام مسلمان کے لئے جائے نماز قرار دے دی گئی ہے۔لہذا نماز کوادا کرنے کے بھی کچھ آداب ہیں جودرج ذیل ہیں:-

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''نماز کے لئے آرام سے باوقارانداز میں چل کر شامل ہونا چاہیئے اوردوڑ کرنماز میں شمولیت اختیارنہیں کرنی چاہیئے-نماز کا جوحصہ امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو۔جو حصہ رہ جائے اُسے بعد میں پورا کرلو''۔

☆نماز پڑھنے کے لئے ہمیشہ پاک وصاف ہوکریعنی باوضوہوکر اورصاف ستھرے لباس میں ملبوس ہوکر جانا چاہئے۔

☆نماز وقت مقررہ پرادا کی جائے اس سے وقت کی پابندی کا درس ملتا ہے۔

☆منقش کپڑے کےاوپر یا کسی باتصویر پردے کے سامنے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے تا کہ توجہ ان کی طرف مبذول نہ ہونے پائے۔

☆مسجد میں داخل ہوکردورکعت نفل پڑھنا موجب ثواب ہے اس کے بعد ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن مجید میں مصروف رہنا چاہیئے۔

☆ نماز کے لئے مسجد میں سب سے پہلے اگلی صفوں کو پُر کرنا چاہیئے اور بعد میں آکر دوسروں کے سروں اور کندھوں کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے آگے جانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے لہذا جہاں جگہ ملے وہیں پر بیٹھ کر ذکرالٰہی یا دوسری عبادات بجالائیں مثلاً نوافل یاسنتوں کا پڑھنا،دعائیں کرنا،تلاوت قرآن مجید۔

☆ یہ عبادات بجالانے کے بعد فارغ وقت میں ذکرالٰہی کریں ورنہ خاموشی سے اپنا بقیہ وقت امام کے انتظار میں گزاریں۔

☆سوائے فجر اورعصر کی نمازوں کے اگر کسی نے اکیلے بقیہ نمازیں پڑھ لی ہوں اور بعد میں اسے نماز باجماعت مل جائے تو وہ جماعت کے ساتھ ضرور پڑھ لے۔

☆ نماز کے وقت مسجد میں خرید وفروخت،جھگڑااور دیگر لغواورفضول کام اور باتیں کرنا سخت منع ہے البتہ دینی امور پر آہستہ آواز میں گفتگو ہوسکتی ہے اگر مجبوراً کوئی بات کرنا بھی ہوتو آہستہ آہستہ دھیمی آواز میں کریں تا کہ جس سے قریبی سنتیں یا نوافل پڑھنے والوں کی توجہ آپ کی جانب مبذول نہ ہو۔

☆اسی طرح اگرکوئی نمازی نماز،سنتیں یا نوافل ادا کررہا ہوتواس کے بالکل سامنے سے گزرنا گناہ ہے۔بوقت مجبوری دوسجدہ کے فاصلہ سے گزرنا جائز ہے۔

☆نماز کے لئے صفیں سیدھی بنانی چاہئیں کیونکہ صفوں کی درستگی بھی نماز کا ایک حصہ ہے۔اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- ''صفوں کوسیدھا رکھو،کندھے سے کندھا ملاؤ،درمیانی فاصلہ بند کرواوراپنے بھائیوں کے پہلوؤں کے لئے نرم ہوجاؤ-شیطان کے لئے درمیان میں جگہ کو خالی نہ رہنے دواور جو صف میں مل کرکھڑا ہوا-اللہ تعالیٰ اس کوملائے اور جس نے صف توڑی،اللہ تعالیٰ اس کو توڑے''۔

☆ اگرایک مقتدی موجود ہوتو تو وہ امام کے دائیں طرف مل کرکھڑا ہواوراگر دوسرا مقتدی آجائے تو دونوں امام کے پیچھے ہوجائیں۔

☆ اگر مقتدی اکیلی عورت ہوتو وہ امام کے پیچھے کھڑی ہو البتہ اگر اکیلی عورت امام کی محرم ہوتو وہ امام کے دائیں جانب کھڑی ہوسکتی ہے۔

☆ عورت عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے لیکن امام کی طرح سب سے آگے کھڑے ہوکر نہیں بلکہ پہلی صف میں دوسری عورتوں کے درمیان کھڑے ہوکر امامت کرے۔

☆ امام کی حرکت سے پہلے کوئی حرکت نہ کی جائے۔

☆ جب نماز باجماعت کھڑی ہوجائے تو اُس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔

☆ سوائے بحالت معذوری کے دوران نماز کسی چیز کا سہارا لے کر کھڑے ہونا یا ایک ہی پاؤں پر کھڑے ہونا منع ہے لیکن اگر تھکن ہوتو بیٹھ کر بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

☆ نماز کو ٹھہر ٹھہر کر اور سنوار کر اور توجہ سے ادا کرنا چاہیئے۔

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیئے کہ تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور بھی شامل ہوتے ہیں بوڑھے اور حاجتمند بھی''۔

☆ اگر نماز میں پڑھی جانے والی آیات کریمہ میں سجدہ تلاوت آجائے تو فوراً سجدہ تلاوت کیا جائے کیونکہ یہ واجب ہے۔

نماز کو انتہائی خشوع وخضوع اور انتہائی عاجزی اور انکساری سے ادا کرنا چاہیئے لہذا ضروری ہے کہ انسان کو عربی عبارات کا ترجمہ، معانی اور مفہوم آتے ہوں تاکہ نماز کی ادائیگی کے دوران خشیت اللہ پیدا ہو۔اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

قَد اَفلَحَ المُؤمِنُونَ () الَّذِينَ هُم فِي صَلوٰتِهِم خَشِعُونَ () (المؤمنون ۲۳ : آیات ۱ — ۲) ''یقیناً وہ مؤمن تو اپنی عبادت بجالانے میں کامیاب ہوگئے جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں''۔

☆ دوران نماز اور خصوصاً سجدوں میں مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگنا باعث ثواب ہے۔

☆ دوران سجدہ اپنے بازو اس طرح بچھا کر سجدہ کرنا کہ جس طرح کتا اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے منع ہے۔

☆ دوران نماز اپنی دونوں ایڑیوں کے بل بیٹھنا منع ہے۔

☆ دوران نماز اگر کوئی خطرناک جانور، سانپ، بچھو، کنکھجورہ (ہزار پایہ)، زہریلی مکڑی وغیرہ سامنے نظر آجائیں تو انہیں نماز توڑ کر فوراً ماردینا چاہیئے۔

☆ حضرت عائشہ علیہ السلام نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''جب کھانا دسترخوان پر لگا دیا جائے تو پہلے کھانا کھالینا چاہیئے اور اس کے بعد (اطمینان کے ساتھ) نماز ادا کرنی چاہیئے کیونکہ ایسے وقت میں (جب کہ انسان کا دھیان کھانے اور نماز دونوں کے درمیان بٹاہوا ہوتو اس وقت) نماز شروع کرنا نماز کو خراب کرنے کے مترادف ہے''۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب

کراھیۃ الصلوٰۃ بحضر الطعام)

☆کوئی بدبودار چیز مثلاً پیاز، لہسن، مولی یا مچھلی کھا کر مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے نہیں جانا چاہیئے کہ جن کی بُو سے دوسرے نمازی بیزار ہوں اور اُن کو تکلیف ہو۔

☆ایسی نماز جس میں دل کہیں ہو اور دماغ کہیں اور ہو اور خیال کسی اور کی طرف ہو تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی بلکہ لعنت بن کر اس پر پڑتی ہے۔اس بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: فَوَيْلٌ '' لِلْمُصَلِّيْنَ ٥ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ٥ (الماعون۱۰۷ :آیات ۴ ۔۵)'' ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت مقدر ہو چکی ہے جو کہ اپنی نمازوں میں خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل رہتے ہیں''۔

فرائض نماز

نمازوں کے آداب کی طرح نماز کے کچھ لازمی حصے بھی ہیں کہ جن کو فرائض نماز کہا جاتا ہے مثلاً تکبیر، قیام، رکوع، سجود، قعدہ۔ان قوائد کو احسن رنگ میں بجالانے کا حکم ہے اور ان کی پابندی کرنا بے حد ضروری ہے۔یہ وہ امور ہیں کہ جن کو بجالانا بے حد ضروری ہے اور اگر ان تمام امور میں سے کوئی ایک بھی امر رہ جائے تو نماز درست نہ ہوگی مثلاً دو کی بجائے ایک سجدہ کرنا یا نماز ظہر کی نماز میں چار کی بجائے تین رکعات ادا کرنا وغیرہ ان امور کی تفصیل ارکان نماز میں بیان کی جارہی ہے تاکہ نماز کا کوئی رکن ادا ہونے سے رہ نہ جائے۔آمین

سجدہ سہو

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔نماز میں ہم نے محسوس کیا کہ کوئی کمی بیشی ہوئی ہے۔نماز کے بعد ہم نے عرض کیا۔یا حضورؐ ! کیا نماز کے بارہ میں کوئی نئی ہدایت نازل ہوئی ہے ؟ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیوں کیا بات ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضورؐ نے ابھی اس اس طرح سے نماز پڑھائی ہے۔آپؐ نے جواب میں فرمایا:۔''مَیں بھی ایک انسان ہوں۔جس طرح تم بھول جاتے ہو عین اسی طرح میں بھی بھول سکتا ہوں۔جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے تو دو سجدے سہو کے کرے ۔پھر آپؐ نے قبلہ رُخ ہو کر دو سجدے کئے''۔(مسند احمد جلد اول صفحہ ۲۲۴)

یعنی ایسے امور کہ جن کا بجالانا ضروری تو ہے لیکن اگر سہواً ان میں سے کوئی امر ادا ہونے سے رہ جائے تو سجدہ سہو سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے مثلاً کوئی رکوع یا سجدہ رہ جائے یا ان کی ترتیب بدل جائے یا کوئی واجب قعدہ رہ جائے یا رکعات کی تعداد میں شک پڑ جائے، یا قاری آیات بھول جائے اور کوئی مقتدی یاد نہ دلوا سکے تو ان صورتوں میں سجدہ سہو لازم ہے یعنی تکمیل نماز کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے جائیں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ اگر امام نماز کے دوران کوئی آیت بھول جائے تو مقتدی عورت یا مرد یعنی دونوں میں سے کوئی ایک وہ آیت اونچی آواز سے پڑھ دیں لیکن اگر امام کوئی اور بات بھول جائے تو کوئی مقتدی توجہ دلانے کے لئے اونچی آواز میں سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔ اگر عورتیں مقتدی ہوں تو وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی بجائے تالی بجائیں اگر امام لوٹ آئے تو بہتر ورنہ مقتدی، امام کی اتباع کرے۔ اگر امام ابتدا میں ہی اٹک کر رک جائے تو امام کو چاہئے کہ وہ اس آیت چھوڑ کر کسی دوسری آیت یا سورۃ کی تلاوت شروع کر دے۔

سجدہ سہو یہ ہے کہ نماز اگر با جماعت ہو تو امام الصلوٰۃ تکبیرات جہراً کہے لیکن کوئی اکیلا نماز پڑھتے ہوئے بھول جائے تو پھر تمام نماز کی طرح سجدہ سہو کی تکبیرات بھی سراً پڑھی جاتی ہیں یعنی آخری قعدہ میں سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے جاتے ہیں اور دونوں سجود کے درمیان جلسہ میں بیٹھ کر دعائے بین السجدتین بھی پڑھی جاتی ہے۔

تکبیر اول سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

کہہ کر سجدہ میں گر جائیں ۔ سجدہ میں انسان جائے نماز پر یا کہیں بھی کسی پاک و صاف جگہ پر خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر گر جاتا ہے۔ سجدہ میں انسان اپنے ماتھے اور ناک کو خدا تعالیٰ کے حضور جائے نماز یا زمین پر ٹیک دیتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی دسیوں انگلیوں پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ سجدہ کی حالت میں تین بار یا اگر دل چاہے تو طاق مرتبہ زائد بھی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاک ہے میرا رب بلند شان والا

کا ورد کرے اور پھر اس کے بعد

تکبیر دوم سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

کہہ کر سجدہ سے اٹھ کر جائے نماز پر گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے

جلسہ

جلسہ میں نمازی اس طرح بیٹھے کہ اس کا بائیاں پاؤں پیٹھ کے نیچے دائیں ٹانگ کی جانب لیٹا رہے لیکن دائیاں پاؤں اپنی انگلیوں کے بل پر کھڑا ہو جائے۔اسی طرح بیٹھے بیٹھے یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

’’ اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے اور مجھ پر اپنا رحم فرما اور مجھے نیک ہدایت دے اور مجھے خیریت سے رکھ اور مجھے عزت عطاء فرما اور میرے نقصان کو پورا فرما اور مجھے پاکیزہ رزق عطاء فرما‘‘۔

اس کے بعد پھر

تکبیر اول سجدہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

کہہ کر سجدہ میں گر جائے۔سجدہ میں انسان جائے نماز پر یا کہیں بھی کسی پاک وصاف جگہ پر خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر گر جاتا ہے۔سجدہ میں انسان اپنے ماتھے اور ناک کو خدا تعالیٰ کے حضور جائے نماز یا زمین پر ٹیک دیتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی دسیوں انگلیوں پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔سجدہ کی حالت میں تین بار یا اگر دل چاہے تو طاق مرتبہ زائد بھی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

پاک ہے میرا رب بلند شان والا

کا ورد کرے اور پھر اس کے بعد

تکبیر دوم سجدہ دوم

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

کہہ کر سجدہ کی حالت سے اُٹھ کر جائے نماز پر گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے نماز کا اختتام سلام پھیرنے سے ہوتا ہے جو کہ اِس طرح کیا جاتا ہے

سلام

انسان پہلے دائیں طرف مونہہ پھیرتے ہوئے کہے

اَلسَلَامُ عَلَیۡکُم وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ

تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو

اور پھر بائیں طرف مونہہ پھیرتے ہوئے کہے

اَلسَلَامُ عَلَیۡکُم وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ

تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو

واجبات نماز

نماز کے ضروری حصہ کو واجب کہتے ہیں لیکن رکن سے اس کی اہمیت کسی قدر کم ہے۔نماز کے بارہ واجبات ہیں۔

۱:-تعدیل ارکان یعنی ہر رکن کو ٹھہر ٹھہر کر پورے وقار، اطمینان اور آرام سے ادا کرنا۔ترتیب ارکان یعنی ہر رکن کو اپنی اپنی جگہ ترتیب سے۔

۲:-ہر رکن کو اپنی اپنی جگہ ترتیب سے ادا کرنا۔جو پہلے ہے وہ پہلے اور جو بعد میں ہے اسے بعد میں ادا کرنا۔

۳:-امام کے لئے تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کہنا۔

۴:-امام کا سورۃ فاتحہ کی بالجہر تلاوت کرنا۔

۵:-نماز باجماعت کی صورت میں مغرب اور عشأ کی پہلی دو رکعات میں اور فجر، جمعہ اور عیدین کی ہر دو رکعات میں قرأت بالجہر اور ظہر وعصر کی تمام رکعات میں قرأت سرأیعنی آہستہ اور ہلکی آواز میں یا دل میں پڑھنا۔

۶:-ضم سورۃ یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن شریف کے کسی حصہ کی تلاوت رقرأت۔

۷:-مقتدین کا بالجہر آمین کہنا۔

۸:-رکوع کے بعد قومہ میں سیدھے کھڑے ہونا۔

۹:-پہلے سجدہ کے بعد جلسہ میں بیٹھنا۔

۱۰:-دو رکعات نماز پڑھنے کے بعد درمیانی قعدہ میں بیٹھنا۔

۱۱:-ہر قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

۱۲:-سلام کے وقت اپنے موںہہ کو پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف پھیرنا۔

ارکان نماز

واجبات نماز کی طرح ہر نماز کے مختلف حصے ہیں کہ جن میں مختلف ارکان بجالائے جاتے ہیں۔جن کی تفصیل پیش خدمت ہے:-

دو رکعات نماز فجر یا نماز نفل یا نماز سنت کے -۳۵- ارکان ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام اول (۳) سورۃ فاتحہ (۴) تلاوت آیات کریمہ (۵) تکبیر دوم (۶) رکوع اول (۷) تسمیہ (۸) قومہ (۹) تحمید (۱۰) تکبیر سوم (۱۱) سجدہ اول (۱۲) تکبیر چہارم (۱۳) جلسہ اول (۱۴) تکبیر پنجم (۱۵) سجدہ دوم۔

(۱۶) تکبیر ششم (۱۷) قیام دوم (۱۸) سورۃ فاتحہ (۱۹) تلاوت آیات کریمہ (۲۰) تکبیر ہفتم (۲۱) تکبیر رکوع دوم (۲۲) تسمیہ (۲۳) قومہ (۲۴) تحمید (۲۵) تکبیر ہشتم (۲۶) سجدہ سوم (۲۷) تکبیر نہم (۲۸) جلسہ دوم (۲۹) تکبیر دہم (۳۰) سجدہ چہارم۔

(۳۱) تکبیر گیارہ (۳۲) قعدہ (۳۳) التحیات تشہد (۳۴) سلام دائیں (۳۵) سلام بائیں۔

☆

تین رکعات نماز مغرب کے -۵۲- ارکان ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام اول (۳) سورۃ فاتحہ (۴) تلاوت آیات کریمہ (۵) تکبیر دوم (۶) رکوع اول (۷) تسمیہ (۸) قومہ (۹) تحمید (۱۰) تکبیر سوم (۱۱) سجدہ اول (۱۲) تکبیر چہارم (۱۳) جلسہ اول (۱۴) تکبیر پنجم (۱۵) سجدہ دوم۔

(۱۶) تکبیر ششم (۱۷) قیام دوم (۱۸) سورۃ فاتحہ (۱۹) تلاوت آیات کریمہ (۲۰) تکبیر ہفتم (۲۱) تکبیر رکوع دوم (۲۲) تسمیہ (۲۳) قومہ (۲۴) تحمید (۲۵) تکبیر ہشتم (۲۶) سجدہ سوم (۲۷) تکبیر نہم (۲۸) جلسہ دوم (۲۹) تکبیر دہم (۳۰) سجدہ چہارم۔

(۳۱) تکبیر گیارہ (۳۲) قعدہ اول (۳۳) التحیات تشہد۔

(۳۴) تکبیر بارہ (۳۵) قیام سوم (۳۶) سورۃ فاتحہ (۳۷) تکبیر تیرہ (۳۸) رکوع سوم (۳۹) تسمیہ (۴۰) تحمید (۴۱) تکبیر چودہ (۴۲) سجدہ پنجم (۴۳) تکبیر پندرہ (۴۴) جلسہ سوم (۴۵) تکبیر سولہ (۴۶) سجدہ ششم۔

(۴۷) تکبیر سترہ (۴۸) قعدہ دوم (۴۹) التحیات (۵۰) تشہد (۵۱) سلام دائیں (۵۲) سلام بائیں۔

چار رکعات نماز ظہر اور نماز عصر نیز نماز عشاء کے -۶۴- ارکان ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام اول (۳) سورۃ فاتحہ (۴) تلاوت آیات کریمہ (۵) تکبیر دوم (۶) رکوع اول (۷) تسمیہ (۸) قومہ (۹) تحمید (۱۰) تکبیر سوم (۱۱) سجدہ اول (۱۲) تکبیر چہارم (۱۳) جلسہ اول (۱۴) تکبیر پنجم (۱۵) سجدہ دوم۔

(۱۶) تکبیر ششم (۱۷) قیام دوم (۱۸) سورۃ فاتحہ (۱۹) تلاوت آیات کریمہ (۲۰) تکبیر ہفتم (۲۱) تکبیر رکوع دوم (۲۲) تسمیہ (۲۳) قومہ (۲۴) تحمید (۲۵) تکبیر ہشتم (۲۶) سجدہ سوم (۲۷) تکبیر نہم (۲۸) جلسہ دوم (۲۹) تکبیر دہم (۳۰) سجدہ چہارم۔

(۳۱) تکبیر گیارہ (۳۲) قعدہ اول (۳۳) التحیات تشہد۔

(۳۴)تکبیر بارہ (۳۵) قیام سوم(۳۶)سورۃ فاتحہ(۳۷)تکبیر تیرہ(۳۸)رکوع سوم (۳۹)تسمیہ(۴۰)تحمید(۴۱)تکبیر چودہ(۴۲)سجدہ پنجم(۴۳)تکبیر پندرہ(۴۴)جلسہ سوم(۴۵)تکبیر سولہ(۴۶)سجدہ ششم۔

(۴۷)تکبیر سترہ(۴۸) قیام چہارم(۴۹)سورۃ فاتحہ(۵۰)تکبیر اٹھارہ(۵۱)رکوع چہارم(۵۲)تسمیہ(۵۳)تحمید(۵۴) تکبیر انیس(۵۵)سجدہ پنجم(۵۶)تکبیر پندرہ(۵۷)جلسہ سوم(۵۸)تکبیر سولہ(۵۹)سجدہ ششم۔

(۶۰)تکبر بیس(۶۱) قعدہ دوم (۶۲)اتحیات تشہد(۶۳)سلام دائیں(۶۴)سلام بائیں۔

تین رکعات نماز وتر کے -۵۶- ارکان ہیں۔

نماز وتر کی پہلی دو رکعات کے ارکان:-

(۱)تکبیر تحریمہ(۲)قیام اول(۳)سورۃ فاتحہ(۴) تلاوت آیات کریمہ(۵)تکبیر دوم(۶)رکوع اول(۷)تسمیہ(۸)قومہ (۹) تحمید(۱۰)تکبیر سوم(۱۱)سجدہ اول(۱۲)تکبیر چہارم(۱۳)جلسہ اول(۱۴)تکبیر پنجم(۱۵)سجدہ دوم۔
(۱۶)تکبیر ششم(۱۷)قیام دوم(۱۸)سورۃ فاتحہ(۱۹) تلاوت آیات کریمہ(۲۰)تکبیر ہفتم(۲۱)تکبیر رکوع دوم(۲۲)تسمیہ(۲۳) قومہ(۲۴)تحمید(۲۵)تکبیر ہشتم(۲۶)سجدہ سوم(۲۷)تکبیر نہم(۲۸)جلسہ دوم(۲۹)تکبیر دہم(۳۰)سجدہ چہارم۔

(۳۱)تکبیر گیارہ(۳۲)قعدہ (۳۳)اتحیات تشہد (۳۴)سلام دائیں(۳۵)سلام بائیں۔

نماز وتر کی تیسری رکعت کے ارکان:-

(۱)تکبیر تحریمہ(۲)قیام اول(۳)سورۃ فاتحہ(۴) تلاوت آیات کریمہ(۵)تکبیر دوم(۶)رکوع اول(۷)تسمیہ(۸)قومہ (۹) تحمید(۱۰)دعائے قنوت (۱۱)تکبیر سوم(۱۲)سجدہ اول(۱۳)تکبیر چہارم(۱۴)جلسہ اول(۱۵)تکبیر پنجم(۱۶)سجدہ دوم۔

(۱۷)تکبیر گیارہ(۱۸) قعدہ (۱۹)اتحیات تشہد (۲۰)سلام دائیں(۲۱)سلام بائیں۔

دو رکعات نماز کسوف وخسوف کے -۴۵- ارکان ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام اول (۳) سورۃ فاتحہ (۴) تلاوت آیات کریمہ (۵) تکبیر دوم (۶) رکوع اول (۷) تسمیہ (۸) قومہ (۹) تحمید (۱۰) تکبیر سوم (۱۱) رکوع دوم (۱۲) تسمیہ (۱۳) قومہ (۱۴) تحمید (۱۵) تکبیر چہارم (۱۶) سجدہ اول (۱۷) تکبیر پنجم (۱۸) جلسہ اول (۱۹) تکبیر ششم (۲۰) سجدہ دوم۔

(۲۱) تکبیر ہفتم (۲۲) قیام دوم (۲۳) سورۃ فاتحہ (۲۴) تلاوت آیات کریمہ (۲۵) تکبیر ہشتم (۲۶) رکوع سوم (۲۷) تسمیہ (۲۸) قومہ (۲۹) تحمید (۳۰) تکبیر نہم (۳۱) رکوع چہارم (۳۲) تسمیہ (۳۳) قومہ (۳۴) تحمید (۳۵) تکبیر دہم (۳۶) سجدہ سوم (۳۷) تکبیر گیارہ (۳۸) جلسہ دوم (۳۹) تکبیر بارہ (۴۰) سجدہ چہارم۔

(۴۱) تکبیر تیرہ (۴۲) قعدہ (۴۳) اتحیات تشہد (۴۴) سلام دائیں (۴۵) سلام بائیں۔

ان میں سے ہر ایک رکن کو ادا کرنا فرض ہے اگر کوئی انسان جان بوجھ کر چھوڑ دے تو وہ شخص اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو اسے آخری قعدہ سے پہلے ادا کیا جائے اور سجدہ سہو بھی بجالایا جائے۔

مستحبات نماز

ایسے امور جن کے بجالانے سے ثواب ملتا ہے لیکن اگر کوئی امر رہ جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن پھر بھی مستحبات کی ادائیگی سے معمور یہ باتیں نماز کو مزید حسین بنادیتی ہیں۔

۱:-عورتوں کا تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانے کی بجائے کاندھوں تک اٹھانا۔

۲:- قیام کے وقت نظر سجدہ کی جگہ پر رکھنا۔

۳:-رکوع کے وقت ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھنا۔

۴:-حالت رکوع میں بازو پہلو سے جدا رکھنا۔

۵:-رکوع کے وقت نظر پاؤں پر رکھنا۔

۶:-رکوع کے بعد قیام میں ہاتھ کھلے چھوڑنا۔

۷:-سجدہ میں جاتے وقت اس ترتیب سے جھکنا کہ پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور آخر میں پیشانی زمین پر لگیں۔

۸:-سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھانا، پھر علیٰ الترتیب ناک، ہاتھ اور گھٹنے نیز ہاتھ یا کسی اور چیز کا سہارا لئے بغیر سیدھے کھڑے ہو جانا۔

۹:-جلسہ اور قعدہ میں نگاہ کو سینے پر مرکوز رکھنا۔

۱۰:-جلسہ اور قعدہ میں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھنا۔

۱۱:-ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا۔

۱۲:-سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں بڑی اور دوسری رکعت میں نسبتاً چھوٹی سورۃ کو پڑھنا۔

۱۳:-نماز با جماعت کی صورت میں امام کا جہری نمازوں میں بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھنا۔

۱۴:-مقتدیوں کا کسی قدر بلند آواز میں آمین کہنا۔

۱۵:-مقتدیوں کا آہستہ آواز میں تحمید پڑھنا۔

سنن نماز

ایسے امور کہ جن کو بجالانے سے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اگر سہواً رہ جائے تو کوئی گناہ نہیں اور ان کے لئے سجدہ سہو بھی ضروری نہیں لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو گناہ گار ہوگا۔ سنن نماز کی تعداد پندرہ ہے۔

۱:-تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا۔

۲:-قیام میں ہاتھوں کو باندھنا۔

۳:-ثناءً کا پڑھنا۔

۴:-تعوذ کا پڑھنا۔

۵:-رکوع کی تکبیر۔

۶:-حالت رکوع میں تین بار تسبیحات پڑھنا۔

۷:-تسمیہ کا پڑھنا۔

۸:-تحمید کا پڑھنا۔

۹:-سجدہ میں جاتے ہوئے یا سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

۱۰:-سجدہ میں تین بار تسبیحات پڑھنا۔

۱۱:-درمیانی قعدہ کے بعد قیام کے لئے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

۱۲:-اشارہ یا رفع سبابہ کے وقت شہادت کی انگلی کو اٹھانا۔

۱۳:-آخری قعدہ میں درود شریف اور مسنون دعاؤں کا پڑھنا۔

۱۴:-فرض کی پچھلی ایک یا دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

۱۵:-نماز باجماعت کی صورت میں امام کا تکبیرات انتقالات نیز تسمیع و تسلیم بلند آواز سے کہنا۔

مکروہات نماز

ایسے امور کہ جن کا دوران نماز کرنا ناپسندیدہ اور نازیبا ہے مثلاً نماز پڑھتے وقت ہاتھ آستینوں کے اندر رکھنا۔آنکھیں بند رکھنا۔جلدی جلدی نماز پڑھنا۔نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا، بلاوجہ کھانسنا، بے مقصد ہلنا، اشارہ کرنا، بولنا یا نماز نہ پڑھنے والے کی باتوں پر توجہ دینا اور ایسے کام کرنا جو نماز کے فعل میں خلل ڈالیں۔دوران نماز سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ناجائز ہے۔سلام کے جواب میں سر کو ہلا دینا۔قیام کے وقت ایک ٹانگ پر کھڑے ہونا اور دونوں پاؤں پر یکساں بوجھ نہ ڈالنا۔کلی کئے بغیر نماز پڑھنا۔پانی یا کوئی دوسری چیز مونہہ میں دبا کر نماز پڑھنا۔پہلی رکعت میں قرآن کریم کا جو حصہ پڑھا ہو دوسری رکعت میں جان بوجھ کر بلا کسی عذر اس سے پہلا حصہ پڑھنا۔رکوع اور سجود میں قرآنی دعائیں اور آیات پڑھنا منع ہے۔نماز باجماعت کی صورت میں امام سے پہلے رکوع یا سجود میں چلے جانا یا سر اٹھا لینا وغیرہ۔

☆

مبطلات نماز

ایسے امور کہ جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے مثلاً نماز پڑھتے ہوئے سو جانا ۔نماز پڑھتے وقت جان بوجھ کر کسی سے بات کرنا۔ سلام کا جواب دینا۔ ادھر اُدھر مونہہ پھیر کر دیکھنا۔ کھل کھلا کر ہنس پڑنا۔ ریح کا اخراج یعنی انتڑیوں کی ہوا یعنی پاد یا پُھوسی کا خارج ہو جانا۔ قے کر دینا یعنی اُلٹی کر دینا۔ پیپ یا خون کا بہہ نکلنا۔ وضوٗ کا ٹوٹ جانا۔ ستر کا کھل جانا وغیرہ۔

اقسام الصلوٰۃ

دن اور رات کے مختلف اوقات میں مختلف نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ رات اور دن میں پڑھی جانے والی ان نمازوں کی مختلف رکعات اور ادعیات ہیں لہذا نمازوں کی مختلف اقسام ہیں مثلاً فرض نمازیں، واجب نمازیں، سنت نمازیں اور نوافل نمازیں۔ جن کی رکعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فرض نمازیں

فرض نمازوں کی تعداد پانچ ہے اور ان کے نام یہ ہیں۔ نماز فجر، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب اور نماز عشاءٗ۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ اگر یہ نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کی جائیں تو ان کی سنتیں گھر میں پڑھنی چاہئیں۔ فرض نمازوں میں ادا کی جانے والی رکعات کی تعداد درج ذیل ہے۔

نماز فجر

اس نماز میں دو رکعت سنتیں قبل از فرض نماز پڑھی جاتی ہیں اور ان کے بعد دو رکعت فرض نماز ادا کی جاتی ہے۔ اگر

نماز باجماعت کسی مسجد میں ادا کرنے کا موقعہ مل جائے تو قبل از نماز دو رکعت سنتیں گھر میں پڑھ کر مسجد کو جانا چاہئے۔

نماز ظہر

اس نماز میں چار رکعت سنتیں قبل از فرض نماز گھر میں پڑھی جاتی ہیں اور ان کے بعد چار رکعت فرض نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر دو رکعت سنتیں بھی اپنے گھر واپس جا کر ہی پڑھی جاتی ہیں۔

نماز عصر

نماز عصر وسطی نماز بھی کہلاتی ہے۔اس لئے سب سے زیادہ اسی نماز کے پڑھنے کے بارہ میں احکامات اترے ہیں۔اس نماز میں صرف چار رکعت فرض نماز ادا کی جاتی ہے۔

نماز مغرب

اس نماز میں تین عدد رکعت فرض نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر دو رکعت سنتیں گھر جا کر پڑھی جاتی ہیں۔

نماز عشاً

اس نماز میں چار عدد رکعت فرض نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر دو رکعت سنتیں گھر جا کر پڑھی جاتی ہیں۔

واجب نمازیں

وتر کی تین رکعت۔عید الفطر کی دو رکعت۔عید الاضحیٰ کی دو رکعت اور طواف بیت اللہ کی دو رکعت اور نذر ماننے کی نماز واجب نمازیں کہلاتی ہیں۔ان نمازوں کو اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو وہ سخت گناہ گار ہوگا لیکن اگر غلطی سے یا بھول چوک سے رہ جائیں تو ان کی قضأ فرض نہیں۔نذر نماز کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔

اوقات نماز

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر نماز کی ادائیگی کے لئے ایک وقت مخصوص کر رکھا ہے کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو عطاؑ فرمایا۔ دن اور رات کے مختلف حصوں میں مختلف نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔شب و روز کے ان حصوں کو اوقات نماز کہتے ہیں۔قطبین کے نزدیکی علاقوں میں اوقات نماز اندازہ سے مقرر کئے جاتے ہیں کیونکہ عموماً وہاں سورج موسم سرما و گرما کے مطابق یا تو چھ ماہ غائب رہتا ہے یا چھ ماہ غروب ہی نہیں ہوتا۔اندھیرے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ:- ''آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اٹھیے! نماز پڑھیں۔چنانچہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ سورج ڈھلنے لگا پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا۔پھر سورج غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھی۔پھر عشاءؑ کی نماز شفق کے غائب ہونے کے بعد پڑھی۔پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔

اس کے بعد دوسرے دن پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انؑ کے بتانے پر آپؐ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا تھا۔پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہوگیا تھا اور مغرب کی نماز کل والے وقت پر ہی پڑھی۔پھر عشاءؑ کی نماز آدھی رات یا تیسرا حصہ رات گزرنے پر پڑھی اور صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جب کہ روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی۔اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہر نماز کا افضل اور بہترین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان کا ہے''۔(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۳۰)

نماز فجر

پو پھٹنے سے طلوع آفتاب سے پہلے تک ادا کی جاتی ہے۔

نماز ظہر

دوپہر سورج کے ڈھلنے کے کچھ عرصہ کے بعد تیسرے پہر تک ادا کی جاتی ہے۔

نمازعصر

سہ پہر سے لے کر غروبِ آفتاب تک ادا کی جاتی ہے۔

نمازمغرب

سورج غروب ہونے پر غروب آفتاب سے لے کرغروب شفق ہونے تک ادا کی جاتی ہے-۔

نمازعشأ

جب سورج کی شفق اچھی طرح غائب ہوجائے یعنی مکمل اندھیرا چھا جائے تو اس نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور پھر نصف شب تک اس نماز کا وقت ہے۔

نمازتراویح

رمضان المبارک کی یہ نماز دراصل تہجد کی قائم مقام نماز ہے لہذا اس کا وقت بھی نصف شب سے لے کر صبح پو پھٹنے تک ہے۔

نمازتہجد

نصف شب سے لے کر پو پھٹنے تک اس نماز کا وقت ہے۔نماز تہجد ادا کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا کہ:-

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ (السجدة ۳۲:آیت ۱۷) وہ لوگ اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمت کے حصول کی خاطر رات کے وقت اپنے بستروں سے اٹھ اٹھ کر اللہ کی عبادت بجالاتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطأ کر رکھا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں۔

نمازوتر

یہ نماز نصف شب سے لے کر پو پھٹنے تک نماز تہجد یا رمضان المبارک میں نماز تراویح کے بعد پڑھی جاتی ہے۔بعض لوگ اسے نماز عشاء کے فوراً بعد بھی پڑھ لیتے ہیں۔

نقشہ اوقات نماز

نماز	حدود اوقات	سنت رکعات قبل از نماز فرض (گھر میں)	فرض رکعات باجماعت (مسجد میں)	قرأت	سنت رکعات بعداز فرض نماز (گھر میں)
فجر	پَو پھٹنے سے لے کر طلوع آفتاب تک	۲	۲	باجماعت تمام نماز بالجہر۔تنہا سراً	
ظہر	سورج ڈھلنے سے لے کر تیسرے پہر تک	۴	۴	باجماعت تمام نماز سِرّاً تکبیرات جہراً	۲
عصر	تیسرے پہر سے لے کر غروب آفتاب سے قبل تک		۴	باجماعت تمام نماز سِرّاً تکبیرات جہراً	
مغرب	غروب آفتاب سے غروب شفق تک		۳	پہلی دو رکعات بالجہر آخری رکعت سِرّاً	۲
عشاء	غروب شفق سے لے کر نصف شب تک		۴	پہلی دو رکعات بالجہر آخری دو رکعات سِرّاً	۲
تہجد	نصف شب سے لے کر پَو پھٹنے تک		۸	باجماعت تمام نماز بالجہر تنہا سِرّاً	

نماز	اوقات	گھر میں	فرض	قرأت	گھر میں
تراویح	رمضان المبارک میں نماز تہجد کی جگہ		۸	باجماعت تمام نماز بالجہر تنہا سِرّاً	
وتر	تہجد یا تراویح کے بعد		۲+۱=۳ یعنی ۲ رکعات نماز علیحدہ اور ایک رکعت نماز علیحدہ	باجماعت تمام نماز بالجہر تنہا سِرّاً	۲
جمعہ	سورج ڈھلنے سے لے کر تیسرے پہر تک		۲	باجماعت تمام نماز بالجہر تنہا نماز ظہر سراً	۲
عید	جب سورج ذرا اوپر آجائے		۲	باجماعت تمام نماز بالجہر	
طواف	خانہ کعبہ کا نظارہ		۲	سِرّاً	

اگر کسی بھی وجہ سے انسان نماز جمعہ میں شامل نہ ہو سکے تو پھر نماز ظہر ادا کی جائے یعنی ۴ نوافل۔ ۴ فرض۔ ۲ سنتیں۔

اوقاتِ ممنوعہ

حکم یہ ہے کہ جب سورج نکل رہا ہو یا ڈوب رہا ہو یا نصف النہار کا وقت ہو تو نماز جائز نہیں اور جب دھوپ زرد ہو جائے تب بھی ناپسندیدہ ہے۔

نماز قضاء

اگر کوئی شخص غلطی سے یا کسی کام میں مصروفیت کی بنأ پر نماز بھول جائے یا سو جائے اور یوں وقت پر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے جس وقت یاد آئے یا وہ نیند سے بیدار ہو جائے تو وہ اسی وقت وضوٗ کر کے نماز پڑھ لے۔اس کو نماز قضاً بھی کہتے ہیں۔

نماز سفر

زمانہ ازل سے ہی انسان مختلف امور کی انجام دہی کے لئے اِدھر سے اُدھر آتے جاتے رہے ہیں ۔اسی لئے دوران سفر نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں فرمایا:-

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ق اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا o (النسأ ۴: آیت ۱۰۱) ’’ اور اگر تم ڈرتے ہو کہ سفر کے دوران کافر تمہیں نماز پڑھتے ہوئے غافل پا کر حملہ کر دیں گے تو جب تم اپنے یا کسی بھی ملک کا سفر اختیار کرو تو تمہیں دوران سفر نماز کو مختصر کرنے پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ کافر یقیناً تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں‘‘۔

۱۵/دن سے کم عرصہ کے سفر کی صورت میں یعنی اگر مسافر پندرہ یوم کی مقررہ مدت کے اندر اندر گھر واپس لوٹ آئے تو وہ مسافر ظہر، عصر اور عشأ کی نماز میں صرف دو دو رکعت نماز فرض پڑھے اس کے علاوہ وہ مسافر فجر کی دو سنتیں اور نماز وتر پڑھے لیکن بقیہ تمام سنتیں اسے گھر واپس آنے تک خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اور مسافت کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے معاف فرما دی ہیں۔البتہ اگر دل چاہے اور وقت مل جائے تو یہ سنتیں اور مزید نوافل بھی بغرض ثواب پڑھے جا سکتے ہیں۔

☆

نماز قصر

حضرت حفصؓ بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا حضرت عبداللہؓ ابن حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ مکہ کے سفر میں تھا۔ راستہ میں انہوں نے نماز ظہر دو رکعت پڑھائی۔ اس کے بعد وہ قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپؓ کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے۔ آپؓ نے اس طرف دیکھا جدھر نماز پڑھائی تھی۔ آپؓ نے دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپؓ نے پوچھا۔ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا۔ اگر سنتیں ہی پڑھنی تھیں تو مَیں پوری نماز پڑھاتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں رہا ہوں۔ آپؐ نے اپنی وفات تک سفر میں دو رکعت سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ مَیں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ سفر میں رہا ہوں، انہوں نے بھی کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ سفر میں رہا ہوں۔ آپؓ نے بھی اپنی وفات تک کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ پھر مَیں حضرت عثمانؓ کے ساتھ بھی سفر میں رہا ہوں۔ انہوں نے بھی اپنی وفات تک اسی کے مطابق عمل کیا۔ پس! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے“۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا)

شہر سے گیارہ میل دور کی نیت سے سفر کا ارادہ کر کے شہر سے باہر نکلنے پر نماز قصر پڑھی جاسکتی ہے یعنی نماز مختصر پڑھی جاتی ہے۔ اگر کسی جگہ پر ۱۵؍دن سے کم قیام ہو تو نماز قصر کی جاسکتی ہے لیکن اگر ۱۵؍دن تک یا اس سے بھی زیادہ قیام کرنے کا ارادہ ہو تو نماز قصر نہیں کی جاسکتی۔ مقیم امام کے پیچھے مسافر کو مقتدی ہونے کی صورت میں پوری نماز پڑھنی پڑے گی لیکن اگر تنہا ہو یا خود امامت کروا رہا ہو تو پھر چار کی بجائے دو رکعت نماز فرض پڑھنی اور پڑھانی جائز ہے البتہ نماز عشأ یا تراویح یا تہجد کے بعد وتر اور صبح کی دو سنتیں پڑھنی ضروری ہیں۔ اسی طرح مقیم مقتدی، مسافر امام کے سلام پھیر لینے کے بعد اپنی بقیہ رکعات کو پورا کرتے ہیں۔

☆

نمازجمع

حضرت عبداللہؓ بن حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے قیام کے دوران ظہر اور عصر۔مغرب اور عشأ کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں حالانکہ نہ اس دن بارش ہو رہی تھی اور نہ کسی قسم کا خوف وخطر تھا۔لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا۔آخر نمازیں جمع کر کے پڑھانے کا مقصد کیا تھا؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ آنحضور ﷺ کی غرض یہ تھی کہ بوقت ضرورت امت کو کسی مشکل یا حرج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوٰتین فی الحضر)

جب آدمی مسافر ہو یا بیمار ہو یا تیز ہواؤں یا آندھی وغیرہ کا طوفان آیا ہوا ہو یا بارش ہو رہی ہو یا برفباری ہو جانے کے باعث مسجد کے راستہ میں برف کے جم جانے سے پھسلن پیدا ہو جائے یا بارش یا سیلاب کا پانی جمع ہو جائے یا اس کے بعد کیچڑ بن جائے کہ جس کی بنأ پر انسان با آسانی وہاں سے گزر نہ سکے یا کسی جنگ کی وجہ سے یا کوئی اور اشد مجبوری ہو تو نماز جمع کرنا جائز ہے کہ نمازی ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشأ کو اکٹھی پڑھ لے۔نماز جمع کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص شفقت سے رحم فرماتے ہوئے دونوں نمازوں کی سنتیں معاف فرما دی ہیں۔

نمازخوف

حالت خوف مثلاً محاذ جنگ پر نماز کو قصر کرنے کی اجازت ہے۔فرمایا:-

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ(بقرہ ۲ : آیت ۲۳۹)

”پس!اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ یا سوار ہی نماز پڑھ لیا کرو۔لیکن اس کے بعد جب امن میں آ جاؤ تو نہایت دل لگی سے اللہ کو یاد کیا کرو جیسا کہ اس نے تمہیں سکھایا ہے کہ جو تم پہلے نہ جانتے تھے“۔

چنانچہ خوف کی حالت میں نماز مختصر ہو جاتی ہے یعنی اگر دو کا موقع ہو تو دو ورنہ ایک ہی رکعت کافی ہوگی اور اگر حالات زیادہ خطرناک

ہوں تو جماعت کی بجائے اکیلے اکیلے اور اگر اس کا بھی موقع نہ ہو تو پھر چلتے پھرتے، سوار یا پیدل، قبلہ کی جانب رخ ہو یا نہ ہو، محض اشارہ سے بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ حالات سنگین ہوں تو نماز کی نیت کر لینا اور چند کلمات ادا کرنا اور ایک آدھ اشارہ کر لینا بھی کافی ہے۔ فرمایا:-

وَاِذَا ضَرَبْتُم فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ (النسأ ۴: آیت ۱۰۱) ’’اور اگر تم ڈرتے ہو کہ سفر کے دوران کافر تمہیں نماز پڑھتے ہوئے غافل پا کر حملہ کر دیں گے تو جب تم اپنے یا کسی بھی ملک کا سفر اختیار کرو تو تمہیں دوران سفر نماز کو مختصر کرنے پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ کافر یقیناً تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں‘‘۔

سنت نمازیں

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ ماسوائے صلوٰۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر کے علاوہ ہر فرض نماز سے پہلے یا بعد میں سنت نمازیں ادا کی جاتی ہیں اور ان کا اپنے اپنے گھروں میں پڑھنا ہی مسنون ہے۔ حضرت عمروؓ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:- جو شخص میری سنتوں میں سے کسی ایک بھی سنت کو اس طرح زندہ کرے گا کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو اس سنت کے زندہ کرنے والے شخص کو بھی عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان پر عمل کرنے والوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی اور لوگوں نے اسے اپنا لیا تو اس شخص کو بھی ان پر عمل کرنے والوں کے گناہوں میں سے حصہ ملے گا اور ان بدعتی لوگوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔ (ابن ماجه باب من احيا سنة قداميت)

ام المؤمنین حضرت حفصہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ جب مؤذن صبح کی اذان دیتا تو آنحضرت ﷺ دو رکعت سنت پڑھنا شروع کر دیتے اور ہلکی پڑھتے۔ (مسلم كتاب الصلوٰة باب استحباب ركعة سنة الفجر)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے مکان میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کو نماز پڑھانے مسجد چلے جاتے۔ پھر واپس آ کر دو رکعت نماز پڑھتے اور اسی طرح جب آپؐ مغرب اور عشأ کی نمازیں پڑھا کر گھر تشریف لاتے تو دو دو رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم كتاب الصلوٰة باب جواز النافلة قائمًا)

حضرت زیدؓ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! اپنے گھروں میں نماز (سنت) پڑھا کرو کیونکہ نماز فرض باجماعت کے سِوا بقیہ نماز یعنی سنت و نوافل گھر میں پڑھنا بہترین ہے۔ (مسند دارمی فی کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ التوع فی ای موضع افضل)

نماز عصر کے سِوا تمام فرض نمازوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی پیروی میں سنتیں ادا کی جاتی ہیں لیکن یہ سنت نمازیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھنے کا حکم ہے یعنی اگر گھر سے نماز باجماعت کی ادائیگی کی نیت سے نکلے تو پھر پہلے گھر میں سنت نماز ادا کرے البتہ مجبوری کی صورت میں جبکہ انسان گھر سے باہر کسی کام کے لئے جا چکا ہو اور اس دوران نماز کا وقت آجائے اور تب وہ نماز باجماعت کے چھوٹ جانے کے ڈر سے اگر گھر جانے کی بجائے سیدھا مسجد میں آجائے تو تب یہ سنت نمازیں مسجد میں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ اگر یہ سنت نماز وقت کے اندر نہ پڑھی جاسکے تو پھر اس کی قضا نماز ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی یعنی اگر فرض نماز شروع ہو جائے تو فرض ادا کرے۔ سنت نمازیں اذان سے قبل بھی پڑھی جاسکتی ہیں بشرطیکہ نماز کا وقت ہو چکا ہو۔ ان سنت نمازوں کی رکعات کی تعداد درج ذیل ہے:-

نماز فجر کی سنت نماز

اس نماز میں دو رکعت سنتیں قبل از فرض نماز گھر میں پڑھی جاتی ہیں۔

نماز ظہر کی سنت نماز

اس نماز میں چار رکعت سنتیں قبل از فرض نماز گھر میں پڑھی جاتی ہیں اور پھر فرضوں کی ادائیگی کے بعد دو رکعت سنتیں بھی گھر میں ہی واپس آکر پڑھی جاتی ہیں۔

نماز مغرب کی سنت نماز

فرضوں کی ادائیگی کے بعد دو رکعت سنتیں گھر میں واپس آکر پڑھی جاتی ہیں۔

نماز عشاءٔ کی سنت نماز

فرضوں کی ادائیگی کے بعد دو عدد رکعت سنتیں گھر میں واپس آکر پڑھی جاتی ہیں۔

نوافل نمازیں

نوافل نمازیں انسان جب، جہاں اور جتنی بھی چاہے پڑھ سکتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ:- ''فرمان خداوندی ہے کہ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی ،مَیں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں۔میرا بندہ جتنا میرا قُرب اس چیز سے حاصل کرسکتا ہے جو مجھے پسند ہے اور مَیں نے اس پر فرض کر دیا ہے، اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا اور نوافل کے ذریعہ میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس کو دوست بنالیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں کہ جن سے وہ سنتا ہے اور میں اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں کہ جن سے وہ دیکھتا ہے اور میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں کہ جن سے وہ چلتا ہے یعنی میں ہی اس کا کارساز بن جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں''۔(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع صفحہ ۹۶۳)

اسی سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگیا اور اس نے نجات پالی لیکن اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگیا اور گھاٹے میں رہا۔اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا کہ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کردی جائے گی۔اسی طرح اس کے بقیہ نامہ اعمال کا معائنہ ہوگا اور اس کے تمام اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول یحاسب بہ العبد)

نوافل نمازیں ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں لیکن پھر بھی ہر وضوٴ کے بعد دو نفل تحیۃ الوضوٴ ، ہر اذان اور اقامت کے دوران دو نفل، مسجد میں داخلہ کے دو نفل تحیۃ المسجد اور اسی طرح نماز ظہر کی سنتوں کے بعد دو نفل گھر میں، مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل گھر میں اور فرض نماز کی ادائیگی کے بعد اور گھر میں سنتوں کی ادائیگی کے بعد دو نفل گھر میں، نماز عشاٴ کے وتروں کے بعد دو نفل گھر میں پڑھنا باعث ثواب ہے۔نوافل کے بارہ میں یہ اصول ہمیشہ مدنظر رہنا چاہیئے کہ ان کی اہمیت فرائض کے بعد ہے اور ان کا فائدہ تبھی ہے جب کہ انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد جیسے اہم فرائض کی ادائیگی میں بھی کوتاہی کرنے والا نہ ہو۔

نوافل تحیۃ الوضوٴ

ہر وضوٴ کے بعد تحیۃ الوضوٴ کے دو رکعت نوافل پڑھے جاتے ہیں۔

نوافل بین اذان واقامت

ہر اذان سننے کے بعد دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں۔

نوافل تحیۃ المسجد

ہر مسجد میں داخلہ کے بعد دو رکعت نفل تحیۃ المسجد کے ادا کئے جائیں

نوافل نماز فجر

اس نماز میں دو رکعت نفل نماز تحیۃ الوضوٴ کے، دو نفل بین اذان واقامت، دو رکعت نفل نماز تحیۃ المسجد کے مسجد میں فرض نماز سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔

نوافل نماز ظہر

اس نماز میں دو رکعت نفل نماز تحیۃ الوضوٴ کے، دو نفل بین اذان واقامت، دو رکعت نفل نماز تحیۃ المسجد کے مسجد میں اور فرض نماز باجماعت کے بعد گھر جا کر نماز ظہر کی سنتوں کے بعد دو عدد نوافل پڑھیں۔

نوافل نماز مغرب

اس نماز میں دو رکعت نفل نماز تحیۃ الوضوٴ کے، دو رکعت نفل بین اذان واقامت، دو رکعت نفل نماز تحیۃ المسجد کے مسجد میں، دو رکعت نماز نفل، فرض نماز سے قبل اور فرض نماز باجماعت کے بعد گھر جا کر سنتوں کی ادائیگی کے بعد دو عدد نوافل پڑھیں۔

نوافل نمازعشأ

اس نماز میں دو رکعت نفل نماز تحیۃ الوضوٗ کے،دو رکعت نفل بین اذان واقامت، دو رکعت نفل نماز تحیۃ المسجد کے مسجد میں اور فرض نماز با جماعت کے بعد گھر جا کر سنتوں کی ادائیگی کے بعد دو نفل نماز ادا کئے جائیں۔

نوافل نماز وتر

اس نماز میں دو رکعت نفل نماز تحیۃ الوضوٗ کے اور تین وتروں کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھیں۔

نوافل نماز اشراق

طلوع آفتاب کے بعد کچھ دن چڑھے تک دو سے چار نفل، آٹھ یا بارہ یعنی جتنے نوافل کوئی پڑھ سکے۔اس کی پہلی دو رکعات کو صلوٰۃ الاشراق اور بقیہ نماز کو صلوٰۃ الاضحیٰ کہا گیا ہے۔حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے؛ یہاں تک کہ اشراق کا وقت ہو جائے اور پھر اٹھ کر (کم از کم) دو رکعات اشراق کی نماز پڑھ لے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے اور روشن ہونے کے بعد دو رکعت پڑھے اور اس دوران صرف خیر ہی کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگر چہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

نوافل نماز چاشت

نماز اشراق کے تھوڑی دیر بعد چار سے بارہ نوافل پڑھے جاتے ہیں۔

نوافل نماز زوال

جب عین دوپہر کے وقت سورج ڈھلنا شروع ہو جائے تو نماز ظہر سے قبل دو سے چار نوافل۔سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور فرماتے: ''یہ ایک ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی نیک عمل اوپر جائے''۔(سنن ترمذی:478)

نوافل نماز اوابین

نماز مغرب کے بعد اذان عشأ تک چھ نفل پڑھے جاتے ہیں۔

نوافل نماز تہجد

نصف شب سے لے کر پو پھٹنے تک اس نماز کا وقت ہے۔اس نماز میں دو سے لے کر آٹھ نوافل پڑھے جاتے ہیں۔نماز تہجد ادا کرنے والوں کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:-

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ (السجدة ۳۲: آیت ۱۶) وہ لوگ اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمت کے حصول کی خاطر رات کے وقت اپنے بستروں سے اٹھ اٹھ کر اللہ کی عبادت بجالاتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطأ کر رکھا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں۔

امام الصلوٰۃ

باجماعت نماز کا مطلب ہے کہ ایک شخص نماز پڑھانے کے لئے امام بن کر آگے کھڑا ہو جائے اور دوسرے لوگ مقتدی بن کر اس کے پیچھے صف بنائیں اور جس طرح امام نماز پڑھے اسی طرح اس کی اقتدا میں مقتدی نماز پڑھیں۔امام جماعت مؤمنین،مبائعین میں سے کسی ایسے شخص کو بنایا جائے جو نیک،متقی،پرہیز گار،باوقار،عاقل بالغ ہو،علم دین سے واقف اور مسائل نماز سے واقف ہو۔

عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی البتہ اگر نماز پڑھنے والی تمام عورتیں ہی ہوں تو وہ بھی پہلی صف میں دوسری مستورات کے درمیان کھڑی ہو کر عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے۔عورتوں کی نماز باجماعت کے لئے اذان دینے کی ضرورت نہیں۔صرف اقامت ہی کافی

ہے۔عورتوں کی صف مردوں کی صف سے آگے نہ ہو۔اگر امام الصلوٰۃ کی آواز پچھلی صفوں تک نہ پہنچنے پائے تو مقتدیوں میں سے ہی کوئی شخص بلند آواز کے ساتھ تکبیرات، تحمید اور تسلیمات اونچی آواز سے کہے۔

نماز پڑھنے والے اگر دو ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہو اور اگر تین یا تین سے زیادہ ہوں تو امام آگے اور مقتدی پیچھے کھڑے ہوں۔اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو بعد میں شامل ہونے والا مقتدی اکیلا ہو تو وہ اگلی صف میں سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچ کر ایک نئی صف بنا لے۔اگر امام بوجہ بیماری بیٹھ کر نماز پڑھائے تو بھی مقتدی کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کریں گے لیکن کسی معذور کو جو رکوع اور سجدہ میں نہ جا سکے امام الصلوٰۃ نہیں بنانا چاہیے۔جو شخص گھر میں اس وقت کی نماز پڑھ کر مسجد میں آیا اور یہاں نماز ہونے لگی ہو یا ہو رہی ہو تو ایسے شخص کو جماعت میں شمولیت اختیار کر لینی چاہیے اور نماز باجماعت کا ستائیس گنا ثواب کما لینا چاہیے۔اگر نماز کھڑی ہو تو کوئی دوسری فرض نماز، سنت یا نفل نماز نہ پڑھی جائے۔
اسی طرح اگر کوئی شخص صف کے اندر اپنی کوئی فوت شدہ (ایسی نماز کہ جس کی ادائیگی وہ کسی مجبوری کی بنا پر اب تک نہ کر سکا ہو) فرض نماز، سنت یا نفلی نماز پڑھ رہا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو اس صف کے اندر والے نمازی کو فوراً اپنی نماز ترک کر کے جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے اور اگر علیحدہ کسی اور صف میں بھی کسی اور نماز کی نیت سے نماز پڑھ رہا ہو اور یہ خطرہ ہو کہ وہ اپنی نماز کے خاتمہ تک باجماعت نماز کی پہلی رکعت میں شامل نہ ہو سکے گا تو اسے وہ نماز ترک کر کے باجماعت نماز میں شمولیت کر لینی چاہیے اور اُس بقیہ نماز کو باجماعت نماز کے بعد پورا کر لے۔

غیر احمدی امام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز۔حضورؑ کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا:-" پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو۔پھر اگر وہ تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر خاموش رہے۔نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے۔اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔(فقہ احمدیہ)

جن لوگوں کا ہماری جماعت عالیہ احمدیہ مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیوں منع ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-'' جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جواللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے ردّ کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پرواہ نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لاپرواہ پڑے ہیں۔ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (مائدہ ۵ : آیت ۲۷ – ناقل) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں''۔(ملفوظات جلد ۲مطبوعہ لندن صفحہ ۲۱۵)

ایک ہی مسجد میں دو مرتبہ نماز با جماعت

اگر ایک مسجد میں نماز با جماعت ہو چکی ہے لیکن بعد میں کچھ نمازی اکٹھے ہو کر دوبارہ باجماعت نماز پڑھنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔(البدر ۱۰/جون ۱۹۰۷ء+فتاویٰ صفحہ ۲۴۱)

اگر پہلی جماعت میں شامل ہونے میں عمداً سستی کی ہو تو پھر دوسری جماعت جائز نہیں۔(الحکم ۲۸/مارچ ۱۹۲۰)

طریق ادائیگی نماز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کے لئے قیام کرنے ،رکوع کرنے ،سجدہ کرنے اور قعدہ میں بیٹھنے کے بارہ میں تو ارشاد فرمایا ہے لیکن یہ نہیں فرمایا کہ نماز کی ادائیگی کے لئے ہم کیسے اٹھیں اور بیٹھیں؟ خدا تعالیٰ سے علم پا کر آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ تمام باتیں سکھائیں جو کہ سنت رسول اللہ ﷺ کہلاتی ہیں اور حدیث کی روایات میں نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔حضرت عائشہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ:-'' آنحضرت ﷺ تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے ،اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے۔جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اوپر اٹھا کر رکھتے نہ جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور ہموار رکھتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد کے لئے بیٹھتے ،اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچھا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہد پڑھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے یعنی ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع

فرماتے اور سجدہ میں بازو بچھانے سے منع فرماتے جس طرح کتّا اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے۔ آخر میں آپؐ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ** کہہ کر نماز ختم کرتے''۔(مسند احمد جلد ٦ صفحہ ٣١)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے۔ میں نے عرض کیا کہ:-''یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، آپؐ تکبیر اور قرأت کی درمیانی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے کہ جیسے تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک فرما دے کہ جیسے سفید کپڑا، میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو مجھ سے برف۔ اولوں اور پانی سے دھو ڈال''۔(سنن نسائی کتاب الطہارۃ)

نماز صرف مسنون انداز میں کھڑے ہو کر ہی ادا کی جاتی ہے لیکن بیماری کی حالت میں یا بیماری سے اٹھنے کے بعد جسمانی کمزوری کی صورت میں بیٹھ کر یا لیٹ کر بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ لیٹنے کا طریق یہ ہو کہ قبلہ رخ پاؤں کر کے چت لیٹ جائے یا پھر دائیں پہلو پر لیٹے اور مونہہ قبلہ کی جانب ہو۔ اگر سجدہ کرنے کے لئے اپنی بیماری کے باعث جائے نماز پر نہ جھک سکے تو پھر گردن جھکا لینے سے بھی سجدہ ہو جاتا ہے۔

سفر کے دوران کسی بس، گاڑی، بحری یا ہوائی جہاز میں یا اگر خود شتر مہار، گھڑ سوار یا ڈرائیور ہو اور سواری کا کسی بھی وجہ سے روک لینا مناسب نہ ہو یا خطرہ کا موجب بن سکتا ہو ایسی تمام صورتوں میں جدھر سہولت ہو اسی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن اگر دوران نماز ہی صحیح جہت کا پتہ لگ جائے تو دوران نماز ہی صحیح جہت کی طرف مونہہ کر لیا جائے ۔

معذوری یا بیماری کی حالت میں بیٹھ کر، لیٹ کر یا صرف سر، انگلی یا آنکھوں کے اشاروں سے ہی یعنی صرف اشاروں اور کنایوں سے بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے کیونکہ **اِنَّمَا اَعْمَالُ بِالنِّیَّات** کے موافق اعمال کا دارو مدار صرف نیتوں پر ہے یعنی اگر نیت صاف ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اُس کا بندہ کس طرح نماز ادا کر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے کی مجبوریوں کو خوب اچھی طرح سے جانتا ہے اور اُس نے انسان کو اس کی معذوری کی بنأ پر اس قدر ڈھیل دے رکھی ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں لیکن اس کے باوجود نماز کو کسی بھی حالت میں چھوڑ دینا جائز نہیں۔

فرض نمازوں کی ادائیگی کے لئے میں نے نمازوں کی رکعات کی تعداد کے مطابق پہلے دو رکعات نماز کی ادائیگی کی بابت مضمون قلمبند کیا ہے پھر تین رکعات نماز اور بالآخر چار رکعات نماز کے بارہ میں تفصیل بیان کی ہے۔ان کے بعد اگلے باب میں نوافل نمازوں کی ادائیگی میں بھی اسی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔

دو رکعات نماز فرض کی ادائیگی

پہلی رکعت

ہر نماز کے مختلف حصے ہیں۔جن میں سے پہلے ایک حصہ کو رکعت کہا جاتا ہے یعنی نیت نماز، توجیہ، قیام، تکبیر تحریمہ، قرأت، رکوع، قومہ، سجدہ اول، جلسہ اور سجدہ ثانی نیز سجدہ دوم وغیرہ کے مجموعہ کو رکعت کہتے ہیں۔

قیام اول

توجیہ یعنی نیت نماز

ہر نماز کے پڑھنے سے پہلے حالت قیام میں اس کی نیت باندھتے ہوئے ایک خاص دعا پڑھی جاتی ہے جسے توجیہہ یا نیت نماز بھی کہتے ہیں۔نیت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں یعنی انسان اپنے دل میں یہ ارادہ کرے کہ وہ کون سی نماز پڑھنے لگا ہے اور اس کی کتنی رکعات ہیں یعنی ہر نماز ادا کرنے سے پہلے اُس نماز کی نیت باندھنا بے حد ضروری ہے۔اپنے مونہہ سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں لیکن توجیہ پڑھنا ضروری ہے۔یہ توجیہ یا نیت نماز درج ذیل ہے:-

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

’’یقیناً میں نے اپنے رُخ کو اُس بابرکت اور پاکیزہ ذات کی جانب پھیرا ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور یقیناً میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں‘‘۔

اقامت

اگر انسان اکیلا نماز پڑھنے لگا ہے تو اسے اقامت کہنے کی ضرورت نہیں لیکن با جماعت نماز کے لئے اقامت کا کہنا نہایت ضروری ہے یعنی تمام مقتدیوں کو مطلع کرنے کے لئے کہ اب امام الصلوٰۃ نماز پڑھانے کے لئے مصلّہ پر قبلہ رخ کھڑا ہو گیا ہے۔اقامت کہی جاتی ہے۔جو شخص اذان دے وہی اقامت بھی کہے البتہ منتظم کی اجازت سے کوئی دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے اور جمعہ کے دن دوسری اذان بھی کوئی دوسرا دے سکتا ہے اور اقامت بھی کہہ سکتا ہے۔آنخضرت ﷺ نے فرمایا کہ'' دائیں جانب میں برکت ہے'' لہٰذا بہتر ہے کہ ہر کام دائیں جانب سے شروع ہو لیکن یہ کوئی ضروری حکم نہیں کہ اقامت کہنے والا ضرور دائیں طرف ہی کھڑا ہو۔وہ شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے جو بائیں جانب کھڑا ہوا اور اس بات میں کوئی شرعی ممانعت نہیں۔امام کے حکم پر مقتدی قدرے بلند آواز سے اقامت کہتا ہے۔ اقامت کہنے والا صف میں کھڑا ہو اور اس نے اپنے ہاتھ سیدھے لٹکائے ہوئے ہوں۔اقامت میانہ روی سے جلدی جلدی کہی جائے۔حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ:-'' آنخضرت ﷺ کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ۔البتہ اقامت میں مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے الفاظ دو دفعہ کہا کرتا تھا۔(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۸۷)

نماز باجماعت کی اقامت

امام کے ارشاد پر مقتدی قدرے بلند آواز سے اقامت کہتا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

قَد قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تکبیر تحریمہ

تکبیر دوطرح کی ہوتی ہے یعنی اگر نماز اکیلے ادا کرنا ہو تو پھر تکبیر اونچی آواز میں کہنے کی ضرورت نہیں اور صرف دل ہی دل میں یعنی سراً مطلب خاموشی سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر نماز شروع کر دی جاتی ہے لیکن اگر نماز با جماعت ادا کی جائے تو پھر امام الصلوٰۃ اقامت کے بعد امام اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یعنی ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر تک پہنچ جائیں، ہتھیلیاں نیم قبلہ رخ، انگلیاں نہ بہت کشادہ اور نہ باہم ملی ہوئی ہوں اور تب بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اللہ سب سے بڑا ہے۔ کہہ کر اپنے ہاتھ سینہ پر ایک دوسرے کے اوپر یوں رکھتا ہے کہ دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رہے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے پنجے کے قریب سے کلائی پکڑے اور دائیں ہاتھ کی باقی تین انگلیاں لمبے رخ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے۔(بہار شریعت جلد۳ صفحہ ۶۳)

قیام

اور یوں اپنے بازو باندھ کر قیام کرتا ہے اور نماز شروع کر دیتا ہے اور مقتدی بھی قیام میں اپنے ہاتھ کانوں تک لا کر خاموشی سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اپنے ہاتھ سینہ پر ایک دوسرے کے یوں اوپر رکھتا ہے کہ دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رہے۔ اور یوں اپنے بازو باندھ کر قیام کرتا ہے اور نماز شروع کر دیتا ہے اور نماز شروع کرتے ہی خاموشی سے ثنأ پڑھتے ہیں۔

قیام میں ثنأ

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

''اے اللہ تعالیٰ! تو ہر نقص سے پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ثنأ پڑھنے کے بعد خاموشی سے تعوذ پڑھا جاتا ہے''۔

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

''اے اللہ تعالیٰ میں دھتکارے ہوئے شیطان سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

تعوذ کے بعد تسمیہ پڑھی جاتی ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

''اللہ کا نام لے کر پڑھتا ہوں جو بے انتہا اور بار بار رحم کرنے والا ہے''۔

تسمیہ پڑھنے کے بعد امام بالجہر سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے اور مقتدی سے سنتا ہے یا اپنے دل میں خاموشی سے اسے دوہراتا رہتا ہے

سورۃ فاتحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (۱) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (۲) الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (۳) مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ (۴) اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (۵) اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (۶) صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ (۷) آمین

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے کہ جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہیں کہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہر ایک معاملہ میں تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ پس! اسی لئے تُو خود ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ان لوگوں کا وہی سیدھا راستہ کہ جن لوگوں پر تیرے انعامات کا نزول ہوا یعنی ایسے لوگوں کے راستے پر مت چلانا کہ جن پر تیرا کوئی غضب نازل نہیں ہوا اور نہ ہی ان لوگوں کے راستے پر کہ جو گمراہ ہو گئے تھے ۔پس! ہماری دعائیں قبول فرما۔

یہ دعائیں سن کر مقتدی بالجہر آمین کہتے ہیں یعنی ''اے خدا تُو ایسا ہی کر''۔

سورۃ فاتحہ چونکہ ہر نماز کی ہر رکعت کے ہر قیام میں بار بار دوہرائی جاتی ہے اس لئے اس سورۃ کے بارہ میں فرمایا:-

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَالۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِیۡمَ ۝ (الحجر ۱۵ : آیت۸۷) ''اور ہم نے ہی یقیناً تجھے سات دوہرائی جانے والی آیات اور بے حد عظمت والا قرآن دیا ہے''۔

آمین کے بعد امام الصلوٰۃ کسی قرآنی آیت کی تلاوت کرتا ہے۔یعنی سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن شریف کی کسی بھی سورۃ سے چند آیات مبارکہ تلاوت کی جاتی ہیں۔مثلاً سورۃ کوثر، سورۃ عصر، سورۃ اخلاص، سورۃ الناس لیکن جمعۃ المبارک کے دن سنت رسول ﷺ کے مطابق نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ دہر کی تلاوت کی جاتی ہے۔اسی طرح جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ یا سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون یا سورۃ غاشیہ کی تلاوت کی جاتی ہے اور ان کی تلاوت کے بعد انسان اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاتا ہے۔

حضرت حذیفہؓ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ:-'' آنحضرت ﷺ رکوع میں '' **سُبْحَانَ رَبِّیَ العَظِیْمِ** ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے'' پڑھا کرتے تھے اور سجدہ میں '' **سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی** ؕ پاک ہے میرا رب بلند شان والا '' پڑھا کرتے تھے اور جب بھی کسی رحمت والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور رحمت طلب فرماتے اور جب بھی کسی عذاب والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے''۔(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

کہتے ہوئے انسان رکوع میں چلا جاتا ہے۔رکوع میں انسان خدا کے حضور جھک کر اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتا ہے۔رکوع میں گھٹنے سیدھے رہیں اور مُڑے ہوئے نہ ہوں۔اور رکوع کی تسبیح کم از کم تین بار پڑھتا ہے اور اگر زیادہ مرتبہ پڑھنے کو دل چاہے تو پھر طاق انداز میں پانچ یا سات یا نو یا گیارہ مرتبہ پڑھتا چلا جائے۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-''تم میں جب کوئی شخص رکوع کرے تو رکوع میں کم از کم تین بار'' **سُبْحَانَ رَبِّیَ العَظِیْمِ** ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے'' پڑھے-اس طرح اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا اور جب سجدہ کرے تو کم از کم تین بار'' **سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی** ؕ پاک ہے میرا رب بلند شان والا'' پڑھے تو اس طرح اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا''۔(سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

رکوع کی تسبیح

حالت رکوع میں تین بار یا طاق مرتبہ زائد بھی یہ تسبیح کرے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

پھر رکوع کے اختتام پر قومہ کے لئے سیدھا ہوتے وقت یہ دعا کی جاتی ہے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ؕ اللہ تعالیٰ اُن کی دعاؤں کو سنتا ہے جو اُس کی تعریف بھی کرتے رہتے ہیں

یہ دعا پڑھتے وقت نمازی اپنے ہاتھ گھٹنوں سے ہٹا کر اپنے پہلوؤں میں لٹکا کر قیام کی حالت میں سیدھا کھڑا ہو جائے اور پھر تحمید پڑھے۔اس حالت کو قومہ کہتے ہیں یعنی رکوع سے قومہ کی حالت میں کھڑے ہونے کے بعد تحمید کہی جاتی ہے۔اسی تحمید کے بارہ میں حضرت رفاعہؓ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا پڑھی:-

''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ؕ اللہ تعالیٰ اُن کی دعاؤں کو سنتا ہے جو اُس کی تعریف بھی کرتے رہتے ہیں''-مقتدین میں سے ایک صحابیؓ نے کہا'' رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ؕ حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ ؕ اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔خالصتاً پاکیزہ اور بے شمار مبارک تعریفیں'' ۔جب نماز کے بعد آنحضور ﷺ نے سلام پھیرا تو پوچھا کہ ابھی کون شخص یہ دعا پڑھ رہا تھا؟ کیونکہ اس کی آواز آنحضور ﷺ تک پہنچ چکی تھی۔اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا جو کہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے اور یہ کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون پہلے لکھتا ہے''۔(سنن نسائی کتاب التطبیق)

تب سے تحمید میں یہ دعا بھی پڑھی جاتی ہے

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ؕ حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ ؕ

اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔خالصتاً پاکیزہ اور بے شمار مبارک تعریفیں

اس کے بعد سجدہ اول کے لئے

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

کہہ کر سجدہ اول میں گر جائیں۔سجدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تذلل اور اظہار عجز و انکسار کا انتہائی مقام ہے۔اسی لئے سجدہ میں تسبیحات کے علاوہ حسب مرضی و مناسبت بکثرت دعائیں کرنا سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے البتہ قرآنی دعائیں پڑھنا منع ہے کیونکہ یہ جائز نہیں۔سجدہ میں انسان جائے نماز پر یا کہیں بھی کسی پاک وصاف جگہ پر خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر گر جاتا ہے۔سجدہ میں انسان اپنے ماتھے یعنی پیشانی اور ناک کو جائے نماز یا زمین پر ٹیک دیتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی دسیوں انگلیوں پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ہو، کہنیاں زمین سے کسی قدر اٹھی ہوئی ہوں اور بازو پہلوؤں سے الگ ہوں، پیٹ ران کے ساتھ لگا ہوا نہ ہو۔

سجدہ کی حالت میں تین بار یا طاق مرتبہ لیکن اگر دل چاہے تو زائد بھی یہ دعا پڑھے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

کا ورد کرے اور پھر اس کے بعد

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

جلسہ اول

کہہ کر سجدہ سے اٹھ کر جائے نماز پر گھٹنوں کے بل جلسہ اول کے لئے بیٹھ جائے اور اس طرح بیٹھے کہ اس کا بائیاں پاؤں پیٹھ کے نیچے دائیں ٹانگ کی جانب لیٹا رہے لیکن دائیاں پاؤں اپنی انگلیوں کے بل پر کھڑا ہو جائے۔دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب ہوں۔ ہاتھوں کی انگلیاں نہ بہت زیادہ کشادہ اور نہ ہی بند ہوں۔اسی طرح بیٹھے بیٹھے دعا بین السجدتین پڑھے۔

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی ؕ

'' اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے اور مجھ پر اپنا رحم فرما اور مجھے نیک ہدایت دے اور مجھے خیریت سے رکھ اور مجھے عزت عطأ فرما اور میرے نقصان کو پورا فرما اور مجھے پاکیزہ رزق عطأ فرما ''۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ رات کی نماز میں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔:-''اے میرے رب مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری اصلاح فرما، مجھے رزق عطأ فرما اور میرا رفع فرما''۔(سنن ابن ماجه)

اس کے بعد پھر سجدہ ثانیہ بجالائیں یعنی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

کہہ کر سجدہ ثانیہ میں گر جائیں۔سجدہ میں انسان جائے نماز پر یا کہیں بھی کسی پاک وصاف جگہ پر خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر گر جاتا ہے۔سجدہ میں انسان اپنے ماتھے اور ناک کو جائے نماز یا زمین پر ٹیک دیتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی دسیوں انگلیوں پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔سجدہ کی حالت میں تین بار یا اگر دل چاہے تو طاق مرتبہ زائد بھی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی ؕ پاک ہے میرا رب بلند شان والا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی ؕ پاک ہے میرا رب بلند شان والا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی ؕ پاک ہے میرا رب بلند شان والا

کا ورد کریں اور پھر اس کے بعد

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

کہتے ہوئے سجدہ کی حالت سے اُٹھ کر اپنے ہاتھ پہلے کی طرح اپنے سینہ پر باندھتے ہوئے قیام دوم کے لئے سیدھا کھڑا ہو جائے اور دوبارہ نماز شروع کرتے ہی ثنأ پڑھتے ہیں۔

قیام دوم

قیام دوم میں ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

''اے اللہ تعالیٰ! تو ہر نقص سے پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سِوا کوئی معبود نہیں ہے''۔

ثنأ پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھا جاتا ہے۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ ط – '' اے اللہ تعالیٰ میں دھتکارے ہوئے شیطان سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

تعوذ کے بعد تسمیہ پڑھی جاتی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط –''اللہ کا نام لے کر پڑھتا ہوں جو بے انتہا اور بار بار رحم کرنے والا ہے''۔

تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (۳) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۵) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۶) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ (۷) آمین

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے کہ جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہیں کہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہر ایک معاملہ میں تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ پس! اسی لئے تُو خود ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا وہی سیدھا راستہ کہ جن لوگوں پر تیرے انعامات کا نزول ہوا یعنی ایسے لوگوں کے راستے پر مت چلانا کہ جن پر تیرا کوئی غضب نازل نہیں ہوا اور نہ ہی ان لوگوں کے راستے پر کہ جو گمراہ ہو گئے تھے ۔ پس! ہماری دعائیں قبول فرما۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن شریف کی کوئی بھی سورۃ پڑھی جاتی ہے مثلاً سورۃ کوثر، سورۃ عصر، سورۃ اخلاص وغیرہ پڑھنے کے بعد

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

کہتے ہوئے نمازی رکوع میں چلا جاتا ہے۔ رکوع میں گھٹنے سیدھے رہیں اور مُڑے ہوئے نہ ہوں۔ حالت رکوع میں جُھکتے ہوئے

نمازی خدا کے سامنے جھک کر اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتا ہے۔

رکوع دوم

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

حالت رکوع میں تین بار یا طاق مرتبہ زائد بھی یہ تسبیح کریں

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

پھر رکوع کے اختتام پر قومہ کے لئے سیدھا ہوتے وقت یہ دعا کی جاتی ہے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ط اللہ تعالیٰ اُن کی دعاؤں کو سنتا ہے جو اُس کی تعریف بھی کرتے رہتے ہیں

اس کے بعد تحمید کی دعا پڑھی جاتی ہے۔

تحمید

رَبَّنَا وَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ ط

''اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ خالصتاً پاکیزہ اور بے شمار مبارک تعریفیں''۔

اس کے بعد

تکبیر

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

کہہ کر سجدہ سوم میں گر جائیں

سجدہ کی حالت میں تین بار یا اگر دل چاہے تو طاق مرتبہ زائد بھی

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

کا ورد کریں اور پھر اس کے بعد

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

جلسہ دوم

کہہ کر سجدہ سے اٹھ کر جائیں نماز پر گھٹنوں کے بل جلسہ دوم کے لئے بیٹھ جائیں۔ دو سجود کے درمیان اس مقام کو جلسہ کہتے ہیں۔ جلسہ میں اس طرح بیٹھیں کہ آپ کا بائیاں پاؤں پیٹھ کے نیچے دائیں ٹانگ کی جانب لیٹا رہے لیکن دائیاں پاؤں اپنی انگلیوں کے بل پر کھڑا ہو جائے۔ دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب ہوں۔ ہاتھوں کی انگلیاں نہ بہت زیادہ کشادہ اور نہ ہی بند ہوں۔ اسی طرح بیٹھے بیٹھے دعا بین السجدتین پڑھیں۔

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی ط

'' اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے اور مجھ پر اپنا رحم فرما اور مجھے نیک ہدایت دے اور مجھے خیریت سے رکھ اور مجھے عزت عطاً فرما اور میرے نقصان کو پورا فرما اور مجھے پاکیزہ رزق عطاً فرما ''۔

اس کے بعد پھر

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ –'' اللہ سب سے بڑا ہے''

کہہ کر سجدہ چہارم میں گر جائیں

سجدہ کی حالت میں تین بار یا اگر دل چاہے تو طاق مرتبہ زائد بھی

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

کا ورد کریں اور پھر اس کے بعد

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – ''اللہ سب سے بڑا ہے''۔

کہہ کر سجدہ کی حالت سے اُٹھ کر جائے نماز پر قعدہ کے لئے بیٹھ جائیں۔ نماز میں دو مرتبہ قیام اور دو رکوعات اور چار سجود کے بعد اس مقام کو قعدہ کہتے ہیں۔

قعدہ

قعدہ کی حالت میں بھی اپنے دونوں پاؤں کو جلسہ کی صورت میں ہی اپنی پیٹھ کے نیچے رکھیں اور اسی طرح بیٹھے بیٹھے یعنی قعدہ میں تشہد یعنی التحیات پڑھیں:-

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط - ''تمام زبانی اور بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمتیں اور برکات نازل ہوں''۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط - '' اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو ہم پر اور اُس کے نیک بندوں پر بھی''

اس کے بعد اپنی مٹھی کو بند کر کے صرف شہادت کی انگلی کو کھڑا کر کے کلمہ شہادت پڑھے۔ انگلی اٹھاتے وقت انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنائے اور چھنگلی اور اس کے ساتھ کی انگلی کو بھی موڑے جیسے گرہ بنائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی شہادت کی انگلی لَآ اِلٰـہَ کہنے پر اٹھائے اور اِلَّا اللّٰہ کہنے پر رکھ دے اور اپنی مٹھی کھول دے۔

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط - ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو بھی بلند کیا جاتا ہے۔

تشہد کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

''اے اللہ تعالیٰ! تُو اپنا فضل نازل فرما محمد اور محمد کی آل اولاد یعنی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل اولاد پر اپنا فضل نازل فرمایا تھا کیونکہ یقیناً تو بے انتہا خوبیوں مالک اور بلند شان والا ہے''۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ط -''اے اللہ تعالیٰ! تو اپنی برکات نازل فرما محمد اور محمد کی آل اولاد یعنی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل اولاد پر برکات نازل فرمائیں تھیں کیونکہ یقیناً تُو بے انتہا خوبیوں کا مالک اور بلند شان والا ہے''۔

درود شریف کی اہمیت

اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا o (الاحزاب ۳۳:آیت ۵۶) ''اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل فرمار ہا ہے اور اللہ کے فرشتے بھی یقیناً اس نبی کے لئے دعا گو ہیں۔پس اے مؤمنو! تم بھی اس نبی پر درود وسلام بھیجتے رہا کرو''۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا۔اُس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں ۔(ابو داؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط

''اے اللہ تعالیٰ! تُو اپنا فضل نازل فرما محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر اپنا فضل نازل فرمایا تھا کیونکہ یقیناً تو بے انتہا خوبیوں مالک اور بلند شان والا ہے'' ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

''اے اللہ تعالیٰ! تو اپنی برکات نازل فرما محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر برکات نازل فرمائیں تھیں کیونکہ یقیناً تُو بے انتہا خوبیوں کا مالک اور بلند شان والا ہے''۔

درود پڑھنے کے بعد کچھ مسنون دعائیں پڑھی جاتی ہیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰ خِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ ۲: آیت ۲۰۱) ---''اے ہمارے رب! ہم کو اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہر قسم کی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لینا''۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۝ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۰) ''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا بنا اور اے ہمارے رب! ہماری دعاؤں کو قبول فرما''۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱) ''اے ہمارے رب! جزاوسزا کے دن میری اور میرے ماں باپ اور تمام مومنوں کی بخشش فرما''۔

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴) – ''اے میرے رب مجھے اور بھی زیادہ علم عطاء فرما''۔آمین

اللّٰهمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلا يَغْفِرُ الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفور الرَّحِيم – '' اے اللہ تعالیٰ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی میرے گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ پس تُو مجھے معافی دے کر بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما کیونکہ یقیناً تُو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے''۔(مسلم کتاب الذکر)

''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ'' (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷) '' تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے میں ہی یقیناً ظالموں میں سے ہوں''۔

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ العَظِيْمِ -رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمہ ایسے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں (یعنی ان کا کہنے یا پڑھنے والا اللہ کو بہت محبوب ہے)، زبان پر بہت ہلکے ہیں (یعنی ان کا پڑھنا آسان ہے)، اعمال کے ترازو میں بہت وزنی ہیں، وہ دو کلمہ یہ ہیں: ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ'' اور ''سُبْحَانَ اللهِ العَظِيْمِ''۔ (متفقه علیه احادیث نبویه ﷺ)

رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس الہامی دعا کو اسم اعظم قرار دیا ہے کہ یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔(حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللہِ

تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللہِ

" تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو"

اس کے بعد کم از کم تین بار استغفار کریں

اَسۡتَغۡفِرُ اللہِ ! میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں

اَسۡتَغۡفِرُ اللہِ ! میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اَسۡتَغۡفِرُ اللہِ ! میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں

یا پھر

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ– اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ترجمہ: "میں اللہ سے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا / مانگتی ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا / کرتی ہوں"۔

استغفار کا ماخذ

سلام پھیرنے کے بعد وہیں بیٹھے بیٹھے سنت رسول ﷺ کے مطابق تین مرتبہ استغفار پڑھے:- حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے۔ پھر یہ دعا مانگتے۔ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ط اے میرے اللہ ! تُو سلامتی نازل کرنے والا ہے اور ہر قسم کی سلامتی تجھی سے ہی ملتی ہے۔ اے پُر جلال اور نہایت ہی عزت والے اور بہت سی برکات سے نوازنے والے خدا۔ امام اوزاعی جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا ۔ آنحضور ﷺ استغفار کس طرح کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا اَسۡتَغۡفِرُ اللہِ ! اَسۡتَغۡفِرُ اللہِ ! اَسۡتَغۡفِرُ اللہِ ! پڑھتے تھے یعنی میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

اس کے بعد لاحول پڑھتے ہیں کہ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے ابوموسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ تم "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" یعنی نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ (کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں کہا کرو۔ (بخاری، مسلم)

اور اس کے بعد کم از کم تین بار لاحول پڑھیں

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةِ الَّا بِاللّٰهِ – نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ (کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةِ الَّا بِاللّٰهِ – نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ (کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةِ الَّا بِاللّٰهِ – نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ (کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں ؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ! مجھے ضرور بتایئے ۔ آپؐ نے فرمایا لاحول پڑھا کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکیوں کے کرنے کی قوت۔ (بخاری کتاب الدعوة باب قول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةِ الَّا بِاللّٰهِ)

استغفار اور لاحول کے بعد ۳۳۔۳۳۔۳۳ مرتبہ یہ تسبیحات پڑھیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

یہ تسبیحات کے پڑھنے کے بعد یہ مسنون ادعیات پڑھیں

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَهٗ- لَهُ الْمُلْكُ وَالْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر '' - ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ایک ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں ۔ درحقیقت وہی تمام زمین وآسمان کا بادشاہ (مالک) ہے اور تمام تعریفیں تمام حمدوثناٗ اُسی کے لئے ہیں اور وہ ہی ہر کام کے کرنے اور نہ کرنے پر قادر ہے''۔

اَللّٰهُـمَّ اَعِنِّى عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ - '' اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور احسن رنگ میں تیرا شکریہ ادا کروں اور نہایت ہی عمدگی سے میں تیری عبادت بجالاؤں''۔

اَللّٰهُـمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ - '' اے میرے اللہ ! تُو سلامتی نازل کرنے والا ہے اور ہر قسم کی سلامتی تجھی سے ہی ملتی ہے۔اے پُر جلال اور نہایت ہی عزت والے اور بہت سی برکات سے نوازنے والے خدا''۔

اَللّٰهُـمَّ لَا مَـانِـعَ لِـمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ - '' اے میرے اللہ! جسے تُو عطاٗ فرمائے اُس عطاٗ کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے تو اُس چیز کو کوئی دینے والا نہیں اور تیری عظمت کے بالمقابل کسی شخص کو اُس کی نیکی، بزرگی اور تقویٰ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے''۔

ان ادعیات کا ماخذ

تسبیح کے بارہ میں حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-'' جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ **سُبْحَانَ اللهِ** پاک ہے تیری ذات، ۳۳ مرتبہ **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، ۳۳ مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے کہے اور پھر پورا ۱۰۰ مکمل کرنے کے لئے یہ ذکر کرے: **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْـدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ– لَـہُ الْـمُـلْکُ وَالْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر**'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ایک ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ درحقیقت وہی تمام زمین وآسمان کا بادشاہ (مالک) ہے اور تمام تعریفیں تمام حمد وثناؑ اُسی کے لئے ہیں اور وہ ہی ہر کام کے کرنے اور نہ کرنے پر قادر ہے۔ تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں''۔(مسلم کتاب باب الصلوٰۃ باب استعباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:- معاذ ! خدا تعالیٰ کی قسم ! مجھے تم سے محبت ہے۔ میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ **اَللّٰھُـمَّ اَعِنِّـی عَـلـٰی ذِکْـرِکَ وَشُکْـرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ** اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور احسن رنگ میں تیرا شکر یہ ادا کروں اور نہایت ہی عمدگی سے میں تیری عبادت بجالاؤں۔(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار صفحہ ۲۱۳)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے۔ پھر یہ دعا مانگتے۔ **اَللّٰھُـمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ** ط اے میرے اللہ ! تُو سلامتی نازل کرنے والا ہے اور ہر قسم کی سلامتی تجھی سے ہی ملتی ہے۔ اے پُر جلال اور نہایت ہی عزت والے اور بہت سی برکات سے نوازنے والے خدا۔

حضرت مغیرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو یہ ذکر کرتے:- **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْـدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ– لَہُ الْمُلْکُ وَالْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر**''– اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ایک ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ درحقیقت وہی تمام زمین و آسمان کا بادشاہ (مالک) ہے اور تمام تعریفیں تمام حمد وثناؑ اُسی کے لئے ہیں اور وہ ہی ہر کام کے کرنے اور نہ کرنے پر قادر ہے۔ **اَللّٰھُـمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَـنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ** اے میرے اللہ! جسے تُو عطاءً فرمائے اُس عطاءً کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے تو اُس چیز کو کوئی دینے والا نہیں اور تیری عظمت کے بالمقابل کسی شخص کو اُس کی نیکی، بزرگی اور تقویٰ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے۔(مسلم

کتاب باب الصلوٰۃ باب استعباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ تسبیح وتحمید اور عبادات کے بجالانے کی بار بار تاکید فرماتا ہے:-
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ o (الحدید ۵۷ : آیت ۱) ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی تسبیح کررہا ہے کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

اس کے بعد اس تمام سورۃ حدید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین وآسمان کی بادشاہت کا اعلان فرمایا ہے، ہر ایک چیز کو زندہ کرنے اور پھر مار دینے کے بارہ میں بتلایا ہے، اپنے ازل سے لے کر آخرت کے بعد تک ہونے کا بھی اعلان فرمایا ہے۔ یہی مضمون بار بار کیوں ؟ تاکہ ہم نسیان کے مریض انسان خدا تعالیٰ کی حمد وثناٗ اور تسبیح کرنا بھول نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناٗ اور تسبیح کے اوقات؟ فرمایا:-
فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآیِٔ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی o (طٰهٰ ۲۰ : آیت ۱۳۰) ''پس! جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تو اس پر صبر کر اور سورج کے چڑھنے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بھی کیا کر اور رات کے مختلف حصوں اور تمام دن اس کی تسبیح کرتا رہ تاکہ اللہ کے فضل کو حاصل کرکے تُو خوش ہو جائے''۔

لہٰذا ہر نماز کے بعد بھی تسبیح کرو۔ فرمایا:-
وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ o (قٓ ۵۰ : آیت ۴۰) ''اور رات کے وقت بھی اس اللہ کی تسبیح کیا کر اور ہر عبادت کے بجالانے کے بعد بھی ایسا ہی کیا کر''۔

اس کے علاوہ توبہ کے سلسلہ میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:-
وَاِنِّیْ لَغَفَّار'' لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی o (طٰهٰ ۲۰ : آیت ۸۲) ''اور جو شخص سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے ایمان لائے اور پھر اس کے بعد مناسب حال اعمال بجالاتے ہوئے ہدایت اور نیکی کی راہ اختیار کرلے تو میں اللہ اس کے بڑے سے بڑے گناہ کو بھی معاف کردیا کرتا ہوں''۔

دو رکعات فرض نماز فجر

جیسا کہ ہم ابھی سیکھ چکے ہیں کہ نماز کی ادائیگی کیسے کی جاتی ہے بالکل ویسے ہی اب ہم دو رکعات نماز فجر ادا کریں گے۔اسی لئے میں نے یہاں قیام و رکوع و قومہ و سجود اور جلسہ نیز قاعدہ وغیرہ کی تمام تفصیلات کو دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کیونکہ اس طرح سے مضامین غیر ضروری لمبے ہو جاتے۔ بہرحال با جماعت نماز اور اکیلے نماز پڑھنے میں کوئی خاص فرق نہیں سوائے اس کے کہ با جماعت نماز میں اذان اور اقامت کی ضرورت ہوتی ہے اور امام الصلوٰۃ کی تکبیر کے بعد خاموشی سے اس کی پیروی کرنا لازم ہے جبکہ اکیلے نماز پڑھنے کے لئے تکبیر تحریمہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ صرف نیت نماز ہی کافی ہے اور نمازی اگر معذور نہ ہو تو قیام کرتے ہوئے قبلہ رُخ کھڑا ہو جاتا ہے اور نماز کے ارکان بجالاتا ہے۔

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

نماز با جماعت کے لئے اقامت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

قَد قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o

(فاتحہ ۱ : آیات ۱–۲) اٰمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد
نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع اول

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَر

ثناء

سُبُحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوذ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ – الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ – مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ – اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ – اِھۡدِنَا الصِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ – صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡن

(الفاتحة ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیۡن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ط

کلمہ شہادت

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰ خِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرہ ۲:آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ (ابراهیم ۱۴:آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراهیم ۱۴: آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰه ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰهمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كثِيرًا، وَلا يَغْفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِكَ، وَارحَمْنی، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفور الرَّحِيم -(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (متفقه علیه احادیث نبویه ﷺ)

رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعودکی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ - اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ - اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبّیۡ مِنۡ کُلِ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ– اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبّیۡ مِنۡ کُلِ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

لاحول

لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ –

تسبیحات

سُبۡحَانَ اللّٰہِ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ– لَہُ الۡمُلۡکُ وَالۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر"

اَللّٰھُمَّ اَعِنّی عَلٰی ذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِکَ

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام

اَللّٰهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

تین رکعات فرض نماز مغرب

جیسا کہ ہم ابھی سیکھ چکے ہیں کہ دو رکعات نماز فجر کی ادائیگی کیسے کی جاتی ہے بالکل ویسے ہی اب ہم تین رکعات نماز مغرب ادا کریں گے۔

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام ۶ : آیت ۷۹)

نماز باجماعت کے لئے اقامت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

قَد قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ

تعوّذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝ (فاتحہ ۱ : آیات ۱–٦) اٰمِیۡن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیح رکوع اول

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہ،

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ؕ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ؕ

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام دوم

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَر

ثناء

سُبُحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوذ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ – الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم – مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ – اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ – اِھْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ – صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن (الفاتحۃ ۱ : آیات ۲–۷) اٰمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

قعدہ اول

تکبیر قعدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہ‘ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ‘ وَ رَسُوْلُہ‘ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد’‘ مَّجِیْد’‘ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد’‘ مَّجِیْد’‘

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰ خِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ ۲: آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِى ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كثِيرًا، وَلا يَغْفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغفور الرَّحِيم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

قیام سوم

تکبیر قیام سوم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o (فاتحہ ۱ : آیات ۱-۶) اٰمِيْن

اس کے بعد نمازی رکوع میں چلا جاتا ہے

تکبیر رکوع سوم

اَللّٰهُ اَكْبَر

تسبیح رکوع سوم

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ - سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ - سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

تسبیح قومہ سوم

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

تحمید قومہ سوم

رَبَّنَاوَ لَكَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ط

تکبیر سجدہ پنجم

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

تسبیحات سجدہ پنجم

سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰى - سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰى - سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰى

تکبیر جلسہ سوم

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْفَعْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

قعدہ دوم

تکبیر قعدہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہ‘ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِ لٰہَ اِ لَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہ‘ وَ رَسُوْلُہ‘ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد‘‘ مَّجِیْد‘‘ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد‘‘ مَّجِیْد‘‘

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰ خِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲ : آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراهیم ۱۴ : آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا(طٰه ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبياء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ (متفقه عليه احاديث نبويه ﷺ)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ – اَسْتَغْفِرُ اللهَ – اَسْتَغْفِرُ اللهَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ– اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

لاحول

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

تسبیحات

سُبْحَانَ اللهِ

سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ

سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ
سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ
سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ– لَہُ الْمُلْکُ وَالْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر‘‘

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تبَارَکْتَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

☆

چار رکعات فرض نمازیں

اب ہم چار رکعات نماز ظہر، عصر، عشاء ادا کریں گے۔

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

نماز باجماعت کے لئے اقامت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَیَّ عَلَى الفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

قَد قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیۡرُکَ

تعوّذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ o اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ o صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ o (فاتحہ ۱ : آیات ۱-٦) اٰمِیۡن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع اول

اَللّٰهُ اَکۡبَر

تسبیح رکوع اول

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ - سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ - سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡهِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام دوم

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَر

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ

تعوذ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ – الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ – مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ – اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ – اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ – صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡن (الفاتحة ١ : آیات ٢–٧) اٰمِیۡن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡهِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

قعدہ اول

تکبیر قعدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہ‘ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہ‘ وَ رَسُولُہ‘ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد‘‘ مَّجِیْد‘‘ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲:آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴ :آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ o (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کثِیرًا، وَلا یَغْفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعودکی الہامی دعاحقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 224،تذکرہ صفحہ 442)

قیام سوم

تکبیر قیام سوم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ o اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ o صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ o (فاتحہ ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیۡن

اس کے بعد نمازی رکوع میں چلا جاتا ہے

تکبیر رکوع سوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیح رکوع سوم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تسبیح قومہ سوم

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ سوم

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ ط

تکبیر سجدہ پنجم

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات سجدہ پنجم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی

تکبیر جلسہ سوم

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ششم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ششم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

قیام چہارم

تکبیر قیام چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o

(فاتحہ ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیْن

اس کے بعد نمازی رکوع میں چلا جاتا ہے

تکبیر رکوع چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسبیح قومہ چہارم

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ چہارم

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

تکبیر سجدہ ہفتم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ہفتم

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ہشتم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ہشتم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ دوم

تکبیر قعدہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہ‘ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہ‘ وَ رَسُوْلُہ‘ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد‘‘ مَّجِیْد‘‘ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد‘‘ مَّجِیْد‘‘

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰ خِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲ :آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴ :آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ o (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کثِیرًا، وَلا یَغْفِر الذُّنوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَۃً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ (متفقه علیه احادیث نبویه ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ

استغفار

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهِ – اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهِ – اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهِ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ– اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

لاحول

لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ – لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ – لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

تسبیحات

سُبۡحَانَ اللّٰهِ

سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ

سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ

سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ

سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اللّٰهُ اَكْبَرُ

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ – لَهُ الْمُلْكُ وَالْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر ”

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

نفل نماز وتر

وتر، طاق کو کہتے ہیں۔ یہ نماز ایک واجب نماز ہے۔ نماز عشاء کے بعد دو عدد رکعت سنتیں پڑھی جاتی ہیں اور پھر جو تہجد کے لئے صبح نہ اٹھ سکے وہ تین عدد رکعت وتر بھی ان سنتوں کی ادائیگی کے بعد پڑھ لے۔ وتر کی تین رکعتیں اکٹھی بھی پڑھی جاسکتی ہیں اور پہلے دو اور پھر ایک رکعت علیحدہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ حضرت اُبیؓ بن کعب کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ تلاوت فرماتے، دوسری رکعت میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے۔ اگر نماز تہجد پڑھنی ہو تو پھر یہ نماز نصف شب سے لے کر پو پھٹنے تک نماز تہجد کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ رمضان المبارک میں نمازی اپنی آسانی اور سہولت کے لئے نماز عشاء، سنتیں، نماز تراویح اور نماز وتر یکے بعد دیگرے اکٹھی پڑھ لیتے ہیں۔

نماز وتر کی تیسری رکعت کے رکوع کے بعد تسمیہ میں رَبَّنَاوَ لَکَ الحَمدًا یعنی تحمید پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے اور ہاتھ چھوڑے ہوئے سجدہ سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائیں تو سجدہ سہو واجب نہیں کیونکہ وتروں میں بالالتزام دعائے قنوت پڑھنا واجب نہیں بلکہ مستحب اور باعث ثواب ہے۔اگر نماز عشأ کے بعد وتر پڑھ لئے جائیں تو نماز تہجد پڑھنے کے بعد ضروری نہیں کہ وہ ایک مرتبہ پھر سے وتر پڑھے۔انسان اگر وتر پڑھے بغیر سو جائے تو صبح جب آنکھ کھلے تو اس وقت خواہ سورج نکل بھی آیا ہو وتر کی قضأ پڑھ سکتا ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِی عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکُ اے اللہ تعالیٰ! ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھی سے بخشش چاہتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں نیز تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں اور تیری بہت ہی اچھی طرح سے ثنأ کرتے ہیں اور تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم تیرا انکار نہیں کرتے اور تیرے نافرمان سے الگ ہو جاتے ہیں اور ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّی وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِق' اے اللہ تعالیٰ ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں اور تیرے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے ہیں اور تیری خدمت کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے اُس عذاب سے ڈرتے ہیں جو کہ یقیناً کافروں (تیرے منکروں) کو ملنے والا ہے۔

☆

تین رکعات نفل نماز وتر

نماز وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد صبح صادق کی پو پھٹنے تک کا ہے۔ اسے نماز تہجد کے بعد رات کے آخری حصہ میں پڑھا جاتا ہے لیکن اگر صبح صبح نہ اٹھنے کا خطرہ ہو تو نماز عشاء کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم ابھی سیکھ آئے ہیں کہ نماز مغرب کی ادائیگی کیسے کی جاتی ہے بالکل ویسے ہی اب ہم وتر کی تین رکعات نماز ادا کریں گے۔ باجماعت نماز اور اکیلے نماز پڑھنے میں کوئی خاص فرق نہیں سوائے اس کے کہ نماز وتر کی باجماعت نماز میں اقامت نہیں ہوتی بلکہ امام الصلوٰۃ خود ہی اس نماز کی ابتدا کرنے سے قبل ''نماز وتر'' کہہ کر اس نماز کے شروع کرنے کا اعلان کرتا ہے اور پھر امام الصلوٰۃ کی تکبیر کے بعد خاموشی سے اس کی پیروی کرنا لازم ہے جبکہ اکیلے نماز پڑھنے کے لئے صرف نیت نماز ہی کافی ہے اور نمازی اگر معذور نہ ہو تو قیام کرتے ہوئے قبلہ رُخ کھڑا ہو جاتا ہے۔

نماز وتر تین رکعات نماز ہے جو کہ اکیلے سرًا یعنی خاموشی سے ادا کی جاتی ہے لیکن باجماعت اسے بالجہر پڑھا جاتا ہے۔ اب خواہ آپ اکٹھی تین رکعات نماز ادا کرلیں یا دو علیحدہ اور ایک رکعت علیحدہ لیکن تیسری رکعت میں خواہ رکوع سے قبل یعنی حالت قیام میں یا رکوع کے بعد حالت قومہ میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔ اگر نماز عشاء کی سنتوں کی ادائیگی کے معاًبعد نماز وتر باجماعت ادا کی جارہی ہو تو پھر ایک مرتبہ دوبارہ سے نیت نماز یعنی توجیہہ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ نماز عشاء سے قبل توجیہہ پڑھی جا چکی ہے۔

نماز وتر کی پہلی دو رکعات

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o (فاتحہ ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیح رکوع اول

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام دوم

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَر

ثناء

سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبارَکَ اسْمُکَ وَتَعالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوذ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ – الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ – مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ – اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ – اِھْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ – صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (الفاتحۃ ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہٗ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰ خِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲ :آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴ :آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ o (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلا يَغْفِرُ الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفورُ الرَّحِيمُ ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

ختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

☆

نماز وتر کی تیسری رکعت

نماز وتر میں پہلے دو رکعات نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر سلام پھیر لینے کے بعد تیسری رکعت علیحدہ پڑھی جاتی ہے کہ جس اکلوتی رکعت کے قومہ میں دعائے قنوت کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس ایک رکعت نماز کے بعد قعدہ میں بیٹھ کر معمول کے مطابق تشہد اور مسنون دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔

یہ رکعت عموماً پہلی دو رکعات کی ادائیگی کے بعد علیحدہ پڑھی جاتی ہے کیونکہ اس کے رکوع کے بعد قومہ میں تحمید کے بعد دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔ اگر نماز عشاء کی سنتوں کی ادائیگی کے معاً بعد نماز وتر ادا کی جا رہی ہو تو پھر ایک مرتبہ دوبارہ سے نیت نماز یعنی توجیہہ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ نماز عشاء یا نماز وتر کی پہلی دو رکعات کی ادائیگی سے قبل توجیہہ پڑھی جا چکی ہے اور اسی لئے اقامت بھی نہیں کہی جاتی اور سنت و نوافل کی ادائیگی میں اقامت نہیں کہی جاتی۔

قیام سوم

تکبیر قیام سوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیۡرُکَ

تعوذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ – الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ – مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ – اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ – اِھْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ – صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (الفاتحة ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیْنَ

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع سوم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات رکوع سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ سوم

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ سوم

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تحمید کے بعد یہاں دعائے قنوت بالجہر پڑھی جاتی ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُوْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَ لَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ. اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِق

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ دوم

تکبیر قعدہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ‘ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہ‘ وَ رَسُوْلُہ‘ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلیٰٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد’‘ مَّجِیْد’‘ ط

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲: آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراهیم ۱۴: آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ o (ابراهیم ۱۴: آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا (طٰه ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰهُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کثِیرًا، وَلا یَغْفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ (متفقه علیه احادیث نبویه ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعودکی الہامی دعاحقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُاللّٰهِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰهِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰهِ

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ– اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

لاحول

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

تسبیحات

سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ– لَہُ الْمُلْکُ وَالْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر"

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

نماز تہجد

اس نماز میں آٹھ رکعات نماز دو، دو رکعات کی صورت میں پڑھی جاتی ہے۔سنت نبویہؐ کے مطابق ہر چار رکعات کے بعد تھوڑا سا وقفہ کیا جاتا ہے۔عشأ کی نماز کے بعد سو جانا اور پھر پچھلی رات اٹھ کر عبادت کرنا اور نماز پڑھنا باعث ثواب ہے لیکن جسے تمام رات نیند نہ آئے اور وہ عبادت میں مشغول رہے تو اس کے ثواب میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوگی کہ وہ سویا نہیں۔انسان اگر ۸/رکعات نہ بھی پڑھ سکے تو بھی کم ازکم دو رکعت ہی پڑھ کر ثواب دارین حاصل کرلے۔نوافل نمازوں میں سے نماز تہجد، اعلیٰ، ارفع اور سب سے زیادہ مؤکدہ نماز ہے۔تہجد کی نماز قضاً بھی پڑھی جاسکتی ہے۔حکم ہے کہ نماز تہجد کو زیادہ لمبا نہ کرو لیکن اس میں قرآن مجید کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کیا کرو۔فرمایا:-

قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝ نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انْقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا ۝ اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا ۝ (المزمل ۷۳ : آیات ۲ـ۴) ’’تم رات کے وقت نماز میں تھوڑا قیام کیا کرو یعنی عام قیام کی نسبت نصف یا کچھ کم یا اس نصف سے کچھ زیادہ لیکن اس میں قرآن کو نہایت خوش الحانی سے پڑھا کرو‘‘۔

آنحضرت ﷺ اسی حکم کے تحت تہجد کی نماز کی رکعات کو زیادہ لمبا نہ کرتے۔اس سلسہ میں حضرت عائشہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ:-’’ آنحضرت ﷺ رات کے پچھلے حصہ میں گیارہ رکعت تہجد پڑھتے۔جب فجر طلوع ہوتی تو ہلکی رکعتیں پڑھتے اور پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔جب مؤذن نماز کے لئے اطلاع دیتا تو آپؐ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے‘‘۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الضجع علیٰ الشق الایمن)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے علی الصبح نماز تہجد میں تلاوت قرآن مجید کے بارہ میں فرمایا کہ:-

وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝ (بنی اسرائیل ۱۷ : آیت ۷۹) ’’اور پھر رات کو بھی اسے تہجد کے ساتھ پڑھا کر کیونکہ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ہوسکتا ہے کہ اس عبادت کی بدولت خدا تعالیٰ تجھے مقام محمود پر فائز کردے‘‘۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ:-’’ آنحضرت ﷺ رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے اور پھر آخر میں ایک رکعت

پڑھ کراس کووتر بنا لیتے۔صبح کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اتنی ہلکی پڑھتے گویا اقامت شروع ہو چکی ہے''۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ)

حضرت بلالؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-''تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قُرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے، برائیوں کا خاتمہ کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے'' ۔(ترمذی ابواب الدعوات)

نماز تہجد کے بارہ میں حدیث نبویہؐ میں درج ہے کہ''آنحضرت ﷺ نماز تہجد میں لمبی سورتیں پڑھا کرتے اور طویل رکوع وسجود فرماتے۔کئی صحابہؓ کو آپؐ کے ساتھ تہجد میں شریک ہونے کا شرف نصیب ہؤا۔ایک رات آپؐ نے مسجد میں نماز تہجد ادا کی تو وہاں موجود صحابہؓ نے بھی آپؐ کے پیچھے نماز تہجد پڑھی۔دوسری رات پہلی رات کی نسبت اور بھی زیادہ صحابہؓ نے اس نماز میں شرکت کی اور تیسری رات ان دونوں راتوں سے بھی زیادہ اصحابؓ نماز تہجد کے لئے حاضر ہوئے لیکن آنحضورؐ تشریف نہیں لائے اور صحابہؓ انتظار ہی کرتے رہے۔جب صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپؐ نے صحابہؓ کے ذوق عبادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں اس بات سے ڈر گیا کہ تم پر یہ نفلی عبادت بھی کہیں فرض نہ ہو جائے''۔

نماز استسقاء کی ادائیگی

قحط سالی اور قلت بارش میں کھلے میدان میں امام چادر اوڑھے دو رکعت نماز پڑھائے۔قرأت بالجہر ہو اور امام نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر الحاح سے دعا کرائے۔درود شریف۔استغفار اور دعا کرنے کے بعد امام اپنی چادر اُلٹائے کہ اے میرے اللہ! جس طرح میں نے اپنی چادر اُلٹا دی ہے اسی طرح تو بھی قحط سالی سے پیدا ہونے والے ناگفتہ بہ صورت حال کو بدل دے۔آمین

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o

(فاتحہ ۱ : آیات ۱–۲) اٰمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع اول

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَر

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوذ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ – الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ – مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ – اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ – اِھْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ – صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلا الضَّآلِّیْن

(الفاتحة ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِ لٰہَ اِ لَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ ؕ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ؕ

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰ خِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲ :آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجۡعَلۡنِيۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴ :آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغۡفِرۡلِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ o (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰهمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كثِيرًا، وَلا يَغْفِر الذُّنوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِكَ، وَارحَمْنی، إِنَّكَ أَنْتَ الْغفور الرَّحِيم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ

نماز کے بعد امام الصلوٰۃ ہاتھ اٹھا کر الحاح سے دعا کرائے۔ درود شریف۔ استغفار اور دعائیں کرنے کے بعد امام اپنی چادر اُلٹائے کہ اے میرے اللہ! جس طرح میں نے اپنی چادر اُلٹا دی ہے اسی طرح تو بھی قحط سالی سے پیدا ہونے والے ناگفتہ بہ صورت حال کو بدل دے۔ آمین

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ – ” اے اللہ تعالیٰ! تُو اپنا فضل نازل فرما محمدؐ اور محمدؐ کی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر اپنا فضل نازل فرمایا تھا کیونکہ یقیناً تو بے انتہا خوبیوں مالک اور بلند شان والا ہے“۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

” اے اللہ تعالیٰ! تو اپنی برکات نازل فرما محمدؐ اور محمدؐ کی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر برکات نازل فرمائیں تھیں کیونکہ یقیناً تُو بے انتہا خوبیوں کا مالک اور بلند شان والا ہے“۔

استغفار

اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ– اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دعائیں

بارش مانگنے کی دعا:-

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیًّا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ –عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ – اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ ط اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اللّٰھُمَّ اسْقِنَا اللّٰھُمَّ اسْقِنَا – ” اے میرے اللہ! ہم کو برسنے والا پانی پلا جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرنے والا ہو۔ ہمیں فائدہ دینے والا ہو۔ ہمیں ضرر نہ پہنچانے والا ہو۔ جلد آنے والا اور دیر نہ کرنے والا ہو۔ اے میرے اللہ! اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت کو پھیلا کر اس مردہ علاقہ کو زندہ کردے۔ اے میرے اللہ! ہم کو پانی پلا۔ اے میرے اللہ! ہم کو پانی پلا۔ اے میرے اللہ! ہم کو پانی پلا“۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ الاستسقاء جلد ایک صفحہ ۱۶۴)

بارش مانگنے کے لئے ایک اور دعا بھی ہے:-

اَللّٰھُمَّ سُقیَانًا نَافِعًا – اَللّٰھُمَّ صَیِبًا نَافِعًا – اَللّٰھُمَّ اجعَلہُ سَبَبَ رَحمَۃٍ وَّلَا تَجعَلہُ سَبَبَ عَذَابٍ – ’’ اے میرے اللہ! ہم پر نفع دینے والا زوردار مینہ برسا۔ اے اللہ! ہم پر نفع دینے والی زوردار بارش برسا۔ اے اللہ! اس بارش کو ہمارے لئے رحمت کا سبب بنا اور اسے ہمارے لئے عذاب کا سبب نہ بنانا‘‘۔

ان دعاؤں کے بعد امام الصلوٰۃ آمین کہتے ہوئے اپنی چادر الٹا دیتا ہے اور اس کے بعد تمام مقتدی اپنے اپنے گھروں یا کام کاج پر چلے جاتے ہیں۔

نماز استخارہ

تمام دینی و دنیاوی کام شروع کرنے سے پہلے اس کام کے بابرکت ہونے اور اس کام میں کامیابی کے لئے رات سونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے جاتے ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ (الانعام ۶ : آیت ۷۹)

نماز با جماعت کے لئے اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الفَلاحِ

قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

قَد قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ

تعوّذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ o اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o اِھۡدِنَا الصِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ o صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ o

(فاتحہ ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیۡن

اس کے بعد قرآن مجید کی سورۃ الکافرون پڑھنا مسنون ہے

قُلۡ یَآ اَیُّھَا الۡکَافِرُوۡنَ (1) ۔لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ (2) ۔وَلَآ اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ (3) ۔وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ (4) ۔وَلَآ اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ (5) ۔لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ (6) (الکافرون ۱۰۹ : آیات ۱–۶) ” کہہ دو کہ اے کافرو! نہ تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی تم میرے معبود کی عبادت کرتے ہو اور نہ میں تمہارے معبودوں کی

عبادت کروں گا اور نہ ہی تم میرے معبود کی عبادت کرو گے۔ پس! تمھیں تمہارا دین مبارک اور مجھے میرا دین''۔

سورۃ الکافرون یا کوئی بھی دوسری سورۃ پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع اول

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَر

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ

تعوذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ – الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم – مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ – اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ – اِھۡدِنَا الصِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ – صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِالۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡن

(الفاتحۃ ۱ : آیات ۱ –۶) اٰمِیۡن

اس کے بعد قرآن مجید کی سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (1) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (2) لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ (3) وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہ، کُفُوًا اَحَدٌ (4) (الاخلاص ۱۱۲ : آیات ۱ –۴) – ”تم یہ کہو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کے برابر

کا کوئی نہیں ہے''۔

سورۃ اخلاص یا کوئی بھی دوسری سورۃ پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہٗ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلیٰٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ ۲ : آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کثِیرًا، وَلا یَغْفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

دعائے استخارہ

قعدہ میں تشہد، درود شریف اور ادعیہ مسنونہ کے بعد نہایت عجز وانکسار کے ساتھ دعائے استخارہ پڑھنا بھی مسنون ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِی اَستَخِیرُک بِعِلمِکَ وَاَستَقدِرُکَ بِقُدرَتِکَ وَاَسئَلُکَ مِن فَضلِکَ العَظِیمِ ط فَاِنَّکَ تَقدِرُ وَلَا قَدِرُ وَتَعلَمُ وَلَا اَعلَمُ وَاَنتَ عَلَّامُ الغُیُوب ط اَللّٰھُمَّ اِن کُنتَ تَعلَمُ اَنَّ ھٰذَاالاَمرَ خَیر'' لِّی فِی دِینِی وَ مَعَاشِی وَعَاقِبَۃِ اَمرِی فَاقدُرہ' لِی وَیَسِّرہُ لِی ثُمَّ بَارِک لِی فِیہِ وَاِن کُنتَ تَعلَمُ اَنَّ ھٰذَا لاَمرَ شَر'' لِی فِی دِینِی وَ مَعَاشِی وَعَاقِبَۃِ اَمرِی فَاصرِفہُ عَنِّی وَاصرِفنِی عَنہُ وَاقدُرلِیَ الخَیرَ حَیثُ کَانَ ثُمَّ ارضِنِی بِہٖ – ” اے اللہ ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت کا طالب ہوں اور تجھ سے بہت بڑا فضل مانگتا ہوں۔ کیونکہ تُو طاقت رکھتا ہے اور میں تو کچھ بھی طاقت نہیں رکھتا اور تُو جانتا ہے اور میں تو قطعاً کچھ بھی نہیں جانتا اور تُو غیب کی تمام باتوں کو بھی جانتا ہے۔ اے اللہ ! اگر تُو جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے لئے انجام کار دینی اور دنیاوی زندگی کے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے اور میرے لئے آسان بنادے اور پھر اس میں میرے لئے برکت کے سامان پیدا فرما۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے لئے انجام کار دینی اور دنیاوی زندگی کے لئے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے ہٹا دے اور مجھ کو اس سے پھرا دے اور میرے لئے جس میں بھلائی ہو اسے میرے لئے مقدر فرما کر مجھے خوش کردے“۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الدعأ عند الاستخارة)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُاللہِ – اَسْتَغْفِرُاللہِ – اَسْتَغْفِرُاللہِ

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ– اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لاحول

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ –

تسبیحات

سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ – لَہُ الْمُلْکُ وَالْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر ’’
اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

نماز حاجت

اگر کسی بیکس و مجبور مصیبت زدہ غرض مند کو کوئی حاجت یا ضرورت درپیش ہو تو وہ دو رکعت نفل نماز ادا کرے اور نوافل سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ پھر سے ثنأ اور درود پڑھے اور ان کے بعد اپنے ہاتھ اٹھا کر دعائے حاجت بھی پڑھے۔

ثنأ

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ – ’’ اے اللہ تعالیٰ! تو ہر نقص سے پاک ہے- میں تیری تعریف کرتا ہوں- تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ’’۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد’’ مَّجِیْد’’ – ’’ اے اللہ تعالیٰ! تُو اپنا فضل نازل فرما محمد اور محمد کی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر اپنا فضل نازل فرمایا تھا کیونکہ یقیناً تو بے انتہا خوبیوں مالک اور بلند شان والا ہے’’۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ“

” اے اللہ تعالیٰ! تو اپنی برکات نازل فرما محمدؐ اور محمدؐ کی پیروی کرنے والوں پر جیسے کہ تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر برکات نازل فرمائیں تھیں کیونکہ یقیناً تُو بے انتہا خوبیوں کا مالک اور بلند شان والا ہے“۔

دعائے حاجت

ان تسبیحات کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائے حاجت مانگی جاتی ہے:-

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ - ” کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے جو نہایت تحمل والا اور بہت عزت والا ہے۔ پاک ہے اور سب تعریف اس آسمان کے مالک اللہ کے لئے ہے جو کہ تمام مخلوقات کی پرورش کرنے والا ہے۔ مجھے ایسے کام کرنے کی توفیق عطاء فرما کہ جو تیری رحمت کا موجب بن جائیں اور جن سے میری بخشش ہو جائے کیونکہ میرے لئے اسی میں سلامتی ہے اور یہی میرے لئے غنیمت ہے کہ تُو میرے تمام گناہ بخش دے اور میرے تمام غم دور فرما دے اور میری تمام حاجات کو اپنی مرضی کے موافق پورا فرما کیونکہ تُو سب سے زیادہ بڑھ کر رحم کرنے والا ہے“۔(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الحاجۃ جلد ۱ صفحہ ۶۳)

نماز کسوف و خسوف

اگر کبھی سورج یا چاند کو گرہن لگے تو شہر کے سب لوگ مسجد یا کھلے میدان میں جمع ہو کر دو رکعت نماز ادا کریں نماز باجماعت کی صورت میں قرأت بالجہر اور لمبی ہو اور ہر رکعت میں دو دو رکوع ہوتے ہیں یعنی ہر ایک رکوع میں قومہ کی تسبیحات اور تحمید کے بعد قرآن شریف کے کسی حصہ کی سراً تلاوت کی جائے اور پھر دوسرا رکوع کیا جائے اور اس دوسرے رکوع میں بھی قومہ کی تسبیحات اور تحمید کے بعد قرآن مجید کی کسی اور آیت کی سراً تلاوت کی جاتی ہے اور پھر اسی طرح دوسرے قیام کے بعد تیسرے اور

چوتھے رکوع میں بھی تسبیح وتحمید کے بعد قرآن مجید کی دو مختلف سورتوں یا چند آیات کی سراً تلاوت کی جاتی ہے۔اس نماز کے رکوع وسجود لمبے ہوتے ہیں۔نماز کے بعد امام خطبہ دے۔جس میں توبہ واستغفار اور اصلاح احوال کی تلقین کی جائے۔اس کے بعد پھر با جماعت دعا کی جاتی ہے۔

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o (الانعام ۶ : آیت ۷۹)

تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o (فاتحہ ۱ : آیات ۱ – ۶) اٰمِيْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

---ضروری نوٹ---

نماز کسوف وخسوف کے ہر رکوع میں دو رکوع ادا کئے جاتے ہیں اور تسبیح وتحمید کے بعد ہر ایک رکوع میں کوئی نہ کوئی قرآنی آیت سراً تلاوت بھی کی جاتی ہے

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع اول

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

رکوع میں تسبیح وتحمید کے بعد کوئی نہ کوئی قرآنی آیت سراً تلاوت کی جاتی ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (لا ۱) وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ (لا ۲) الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ (لا ۳) وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (ط ۴) فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (لا ۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (ط ۶) فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ (لا ۷) وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ (ع ۸)

(سورۃ الم نشرح ۹۴ : آیات ۱–۸) کیا ہم نے تیرا سینہ کھول نہیں دیا اور تجھ پر سے بھاری بوجھ اتار نہیں دیا کہ جس نے تیری کمر توڑ کر رکھ دی تھی اور پھر اس کے بعد ہم نے تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔ پس! تنگی کے ساتھ یقیناً آسائش بھی ہے۔ یقیناً ہر ایک تنگی کے بعد آسائش بھی ہوتی ہے۔ اس لئے جب تجھے فرصت ملے تو کمر ہمت کس کر اپنے رب کی عبادت کی جانب راغب ہو جا ۔

تکبیر رکوع دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع دوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

رکوع میں تسبیح وتحمید کے بعد کوئی نہ کوئی قرآنی آیت سراً تلاوت کی جاتی ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (۱) وَ مَآ اَدْرٰاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ (۲) لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (۳) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ

وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ (۴) سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵) (سورة القدر ۹۷ : آیات ۱–۵)

یقیناً ہم نے قرآن کو شب القدر میں اتارا ہے۔اور تمہیں کیا خبر کہ شب قدر کیا ہے۔شب قدر تو ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی بڑھ کر ہے کہ جس میں ہر ایک کام کے لئے طلوع فجر تک رب کے حکم سے سلامتی لئے فرشتے اور ارواح انسانوں پر نازل ہوتے ہیں۔

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاهْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَر

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

تعوذ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ – الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ – مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ – اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ – اِهْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ – صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنعَمْتَ عَلَیْهِمْ لا غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن

(الفاتحة ۱ : آیات ۲–۷)

اٰمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے۔

تکبیر رکوع سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ سوم

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'

تحمید قومہ سوم

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

رکوع میں تسبیح وتحمید کے بعد کوئی نہ کوئی قرآنی آیت سراً تلاوت کی جاتی ہے

وَ الْعَصْرِ (۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (۲) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۳) (سورۃ التکاثر ۱۰۳ : آیات ۱–۳) ہر زمانے کی قسم! یقیناً انسان بے حد خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے کہ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجالائے اور پھر حق پر قائم رہتے ہوئے اور صبر سے بھی کام لیتے ہوئے دوسروں کو بھی حق پر قائم رہنے اور صبر کرنے کی نصیحت کرتے رہتے ہیں بلکہ وصیت کر جاتے ہیں۔

تکبیر رکوع چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ چہارم

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'

تحمید قومہ چہارم

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

رکوع میں تسبیح وتحمید کے بعد کوئی نہ کوئی قرآنی آیت سراً تلاوت کی جاتی ہے

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (۱) اٖلٰفِھِمْ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ (۲) فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ (۳) الَّذِیْٓ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ (۴) (سورۃ القریش ۱۰۶ : آیات ۱ – ۴) قریش میں ایک دوسرے سے باہمی ربط پیدا کرنے کے لئے سردی گرمی میں انہیں سفر سے مانوس کیا تا کہ وہ ہر موسم میں بیت اللہ جا کر اس کے مالک کی عبادت بجالائیں کہ جس نے انہیں قحط میں کھانا کھلایا اور حالت خوف میں بھی امن وسکون بخشا۔

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اتحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہٗ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ط

کلمہ شہادت

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ ۲:آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝ (ابراھیم ۱۴:آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۝ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھمَّ إِنِّی ظَلَمۡتُ نَفۡسِی ظُلۡمًا کثیرًا، وَلا یَغۡفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنۡتَ، فَاغۡفِر لی مغۡفِرَۃً مِن عِنۡدِکَ، وَارحَمۡنی، إِنَّکَ أَنۡتَ الۡغفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ صلے اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

نماز کی ادائیگی کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے

خطبہ کسوف وخسوف

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ اَللّٰہُ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تشہد اور تعوذ کے بعد

امام الصلوٰۃ اپنے خطبہ میں عوام الناس کو توبہ استغفار کرنے اور اصلاح احوال کرنے کی تلقین کرتا ہے اور آخر میں خطبہ ثانیہ دے کر با جماعت ہاتھ اٹھا کر دعا کی جاتی ہے۔ خطبہ ثانیہ:۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَمَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ۔ ” ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسی لئے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی

سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے اپنی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں اور ہم اپنے نفس کے ہر شر سے بچنے اور اپنے اعمال کے بدنتائج سے اس کی پناہ چاہتے ہیں- جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ قرار دے دے ''۔

وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ - (الاعراف ۷ : آیت ۱۸۶) ''اور جسے وہ گمراہ قرار دے دے تو اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا''۔

-وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - '' اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ- ''اے اللہ کے بندو ! تم پر اللہ اپنا رحم کرے''۔
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَائِذِی الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ (النحل ۱۶ : آیت ۹۰) '' اللہ تعالیٰ یقیناً عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے اور قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، بُری باتوں اور باغیانہ خیالات سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا تم نصیحت حاصل کرو''۔
اُذْكُرُ اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ - '' اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد کرے گا۔ تم اسے بلاؤ وہ تمہیں جواب دے گا اور اسی لئے تو اللہ کا ذکر کرنا ہی سب سے بڑی نعمت ہے''۔

اس کے بعد باجماعت ہاتھ اٹھا کر دعا کی جاتی ہے اور پھر امام صاحب کے آمین کہنے کے بعد سب لوگ آمین کہتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو یا کام کاج پر چلے جاتے ہیں۔

☆

نمازِ تسبیح

حسب توفیق وحسب فرصت ہر روز یا ہر ہفتہ، ہر ماہ، ہر سال یا کم از کم عمر میں ایک مرتبہ اوقات ممنوعہ کے علاوہ کسی وقت بھی چار رکعت نفل نماز پڑھی جائے۔ ہر رکعت میں قیام کی حالت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۱۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھے یعنی:-

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

اور حالت قیام میں ہی ہر مسنون سورۃ کے بعد بھی ۱۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھے یعنی:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

رکوع میں جانے کے بعد مسنون دعاؤں یعنی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ؕ پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے

کے بعد ہر رکوع میں بھی ۱۵ر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

رکوع کے بعد کھڑے ہوکر مسنون دعاؤں یعنی تحمید

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔خالصتاً پاکیزہ اور بے شمار مبارک تعریفیں

کے بعد ۱۰ ارمرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پہلے سجدہ کی حالت میں مسنون دعاؤں یعنی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

کے بعد ۱۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں بیٹھ کر مسنون دعاؤں یعنی دعائے بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی ط

اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے اور مجھ پر اپنا رحم فرما اور مجھے نیک ہدایت دے اور مجھے خیریت سے رکھ اور مجھے عزت عطا فرما اور میرے نقصان کو پورا فرما اور مجھے پاکیزہ رزق عطا فرما ۔

کے بعد ۱۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

دوسرے سجدہ کی حالت میں مسنون دعاؤں یعنی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی ط پاک ہے میرا رب بلند شان والا

کے بعد ۱۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

یعنی ہر رکعت میں کل ۷۵ مرتبہ سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ پڑھے یعنی چار رکعات میں کل ۳۰۰ رمرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ اوراس کے بعد قعدہ میں بیٹھ کر اتحیات اور دوسری مسنون دعائیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر لے۔ اس ترتیب کو یاد رکھنا کوئی آسان کام نہیں اس لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں تہیہ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دے اور جہاں تک ممکن ہو سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ کا وِرد کرتا چلا جائے اور گنتی کا خیال نہ کرے کیونکہ گنتی کرتے ہوئے انسان کی توجہ گنتی کرنے کی جانب زیادہ اور خُدا تعالیٰ کی جانب کم ہو سکتی ہے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ بندہ اُس کی عبادت کرنے کی بجائے فضول گنتی میں وقت برباد کرتا رہے کیونکہ اللہ کو کسی گنتی کی ضرورت نہیں بلکہ خشوع وخضوع سے لبریز رکوع وسجود مطلوب ہیں۔

☆

جمعۃ المبارک

سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق جمعۃ المبارک کا آغاز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ دہر کی بابرکت تلاوت سے کیا جاتا ہے۔اسی طرح جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ یا سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون یا سورۃ غاشیہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن ہر شہر اور ہر قصبہ اور ہر گاؤں اور اس کے مضافات میں بسنے والے مسلمان نہادھو کر،خوشبو لگا کر، صاف ستھرے اور اُجلے کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن عید کا دن بھی ہے کیونکہ اس اجتماع کے ذریعہ حلقہ تعارف وسیع ہوتا ہے، اجتماعی مقاصد کے بارہ میں غور وخوض اور مساوات اسلامی کے مظاہرہ کا موقع ملتا ہے۔قومی اور اجتماعی ضرورتوں کا علم ہوتا ہے اور وعظ و نصیحت سن کر ان پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔نماز جمعہ کی کوئی قضاء نماز نہیں۔نماز جمعہ سقوط ظہر ہے لیکن اگر وقت کے اندر جمعہ نہ پڑھا جاسکے تو پھر ظہر کی نماز ادا کی جائے۔نماز جمعہ کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب سایہ کچھ ڈھل جائے تو نماز ادا کی جاتی ہے۔امام کے ساتھ کم از کم دو مزید افراد ہوں تو نماز جمعہ ادا کی جاسکتی ہے۔

خطبہ اول بھی نماز جمعہ کا ایک مستقل حصہ ہے اور اس کے دوران بھی اِدھر اُدھر دیکھنا یا آپس میں گفتگو کرنا یا اشارہ بازی منع ہے۔اسی طرح امام صاحب کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی خطبہ ثانیہ کی عربی تلاوت کے دوران سوائے اشد مجبوری کے کسی قسم کا اعلان یا لمبی چوڑی باتیں نہ کریں خواہ وہ سلسلہ کے متعلق ہی کیوں نہ ہوں ماسوائے خلفاءَ کے۔خطبہ جمعہ اگر ایک شخص دے تو نماز دوسرا شخص نہیں پڑھا سکتا لیکن خلفائے کرام کو اس کی اجازت ہے کہ وہ خطبہ خود ارشاد فرمائیں اور نماز کسی امام کی اقتداءَ میں ادا کریں۔سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸/دسمبر ۲۰۰۰ء بمقام مسجد فضل لندن فرمایا کہ:-’’خطبہ تو مَیں دے رہا ہوں مگر نماز مَیں امام صاحب کے پیچھے ہی پڑھوں گا---مَیں نہیں جانتا کہ کب اور کس طرح مَیں خود بھی نماز پڑھا سکوں گا لیکن اگر نہیں ! تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق مَیں ہمیشہ اپنے کسی مقتدی کے پیچھے نماز پڑھا کروں گا‘‘۔(الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۲/جنوری ۲۰۰۲ء صفحہ ۷)

جمعہ کی عبادت میں شرکت کے لئے ارشاد باری تعالیٰ پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:-

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o (الجمعة ٦٢ : آیت ۹) ''اے مؤمنو! جب تم کو جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلد پہنچو اور خرید و فروخت یعنی ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ دیا کرو کیونکہ اگر تمہیں اس بارہ میں یہ علم ہو جاتا کہ یہ بات تمہارے لئے کتنی اچھی ہے تو تم فوراً ایسا کرتے''۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-'' تمام دنوں میں سے بہترین دن وہ ہے کہ جس میں جمعہ کے دن کا سورج چڑھتا ہے۔اسی دن آدمؑ کو پیدا کیا گیا۔اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا اور اسی دن انہیں جنت میں لے جایا گیا''۔(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ)

حضرت اوسؓ بن اوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:-'' تمام دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے،اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے''۔(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریح ابواب الجمعہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-''اے مسلمانو ! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے۔اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو''۔(المعجم الصغیر اللطبرانی باب الحأ من اسمہ الحسن)

حضرت عامر بن لُدَین اَشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:-''جمعہ کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہے۔اس لئے صرف اس دن کو مخصوص کر کے روزہ نہ رکھا کرو سوائے اس کے کہ جمعہ کے ساتھ اس کا پہلا یا بعد کا دن ملا لو'' ۔(الترغیب والترھیب ماجأ فی لنھی عن تخصیص الجمعۃ بالصوم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا:-'' جمعہ کے وقت ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ جس مسلمان کو وہ وقت نصیب ہو اور وہ اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا وہ مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے''۔(مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-'' جمعہ کے بارہ میں ایک سورۃ الجمعہ قرآن کریم میں موجود ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مساجد میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہ گار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر نماز کی بھی نہیں''۔(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۳ء + فتاویٰ مسیح موعودؑ صفحہ ۱۱۹ + البدر ۱۴ر مارچ ۱۹۰۷ء)

نماز جمعہ بیمار، معذور، اپاہج، نابینا، مسافر یا عورت کے سوا ہر بالغ اور تندرست مسلمان پر واجب ہے۔ اگر یہ معذور لوگ اور عورتیں نماز جمعہ میں شامل نہ ہوسکیں تو وہ ظہر کی نماز پڑھ لیں۔ امام کے سِوا کم از کم دو آدمی ہوں تو جمعہ کی نماز ہوسکتی ہے۔ جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرنا بھی مسنون ہے۔ جمعہ کا وقت ظہر کی نماز والا وقت ہی ہے یعنی نماز جمعہ کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے۔ سایہ ڈھل جائے تو نماز ادا کریں۔ جمعہ کی نماز کی کوئی قضاءٔ نہیں لہذا اگر جمعہ وقت کے اندر نہ پڑھا جاسکے تو پھر نماز ظہر پڑھی جائے۔ جمعہ کی نماز کے لئے دو اذانیں ہوتی ہیں۔ پہلی اذان کے بعد مقتدی نہا دھو کر باوضو پاک وصاف لباس میں ملبوس گھر پر چار رکعت سنتیں پڑھ کر مساجد میں تشریف لاتے ہیں۔

نماز جمعہ کی دو اذانیں

جمعتہ المبارک کی پہلی اذان جمعہ کا خطبہ شروع ہونے سے تقریباً ایک یا آدھ گھنٹہ قبل دی جاتی ہے تا کہ تمام نمازی سہولت سے نہا دھو کر یا کم از کم وضوء کر کے ہی جمعتہ المبارک کی نماز میں شامل ہوسکیں اور دوسری اذان اس وقت دی جاتی ہے کہ جب امام الصلوٰۃ خطبہ جمعہ دینے کے لئے محراب یا ممبر کے سامنے آجاتا ہے۔

پہلی اذان

اَللّٰہُ اَکْبَر – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ – اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ – اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ – کہے)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ – کہے)

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ – کہے)

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ – کہے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

دعا بعد از اذان:-

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ دَعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ القَآئِمَةِ وَ اٰتِ مُحَمَّدَانِالْوَسِیْلَةَ وَا لْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ رَفِعْیَةَ وَ بْعَثْـهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِی وَعَدْتَّه، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ المِیْعَادَ – ’’ اے میرے اللہ! اے میرے رب ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد ﷺ کو اپنا قرب عطاً فرما (کہ جس کے بدلے ہمیں بھی تیرا قرب نصیب ہو) اور آپؐ کو بزرگی عطاً فرما (کہ جس کے بدلے ہمیں بھی نیکی کے راستہ پر چلنے کی توفیق نصیب ہو) اور آپؐ کے مقام کو اتنا بلند فرما کہ وہ مقام محمود تک پہنچ جائے کہ جس کا تُو نے آپؐ سے وعدہ فرمایا ہوُا ہے اور یقیناً تُو وعدہ خلاف نہیں ہے‘‘۔ تو ایسی دعا کرنے والا شخص قیامت کے دن میری سفارش کا مستحق ہوگا‘‘۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ جمعہ کی اذان سنتے ہی نمازی جمعہ کی چار سنتیں گھر پر پڑھ کر مسجد میں نماز جمعہ کی ادئیگی کے لئے آئیں اور دوسری اذان ہونے تک ذکر الٰہی میں مصروف رہیں لیکن اگر کسی نے کسی مصروفیت کی بنأ پر یہ سنتیں ادا نہ کی ہوں تو وہ مسجد میں بھی آ کر چار سنتیں پڑھ سکتا ہیں لیکن اگر خطبہ شروع ہو چکا ہو تو پھر صرف دو عدد سنتیں ادا کی جاتی ہیں اور بعد میں دو سنتیں گھر جا کر پڑھیں۔

مسجد میں داخلہ کی دعا:-

بِسْمِ اللہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذُنُوْبِی وَافْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

امام الصلوٰۃ کے منبر پر آجانے پر مؤذن دوسری اذان کہے

دوسری اذان

اَللہُ اَکْبَر – اَللہُ اَکْبَرُ – اَللہُ اَکْبَرُ – اَللہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ – اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ – اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – کہے)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – کہے)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – کہے)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

(یہ سننے والا ’’ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – کہے)

اَللہُ اَکْبَرُ – اَللہُ اَکْبَرُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

خطبہ اولیٰ

خطبہ اول اور خطبہ ثانیہ دونوں خطبات ہی نماز جمعہ کا لازمی جزو یعنی حصہ ہیں۔اس لئے اس دوران بھی نماز ہی کی طرح خاموشی اختیار کرنے کا حکم ہے بہر حال دوسری اذان کے بعد امام الصلوٰۃ کھڑا ہوکر خطبہ اول پڑھے:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَا شَرِيْکَ لَه' وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه' وَرَسُوْلُه' – ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں“۔

تعوذ

اَمَّا بَعْدُ فَاعَوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّ جِيْمِ

ترجمہ:-اور اے میرے اللہ! اب اس کلمہ کے بعد میں مردود شیطان سے تیری پناہ چاہتا ہوں

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

تشہد اور تعوذ کے بعد کسی بھی قرآنی سورۃ کی تلاوت کے بعد امام حسب موقع خطبہ جمعہ بیان کرتا ہے۔اس خطبہ کے دوران ہر قسم کے مذہبی،معاشرتی،سیاسی مسائل پر خطبہ دیا جاسکتا ہے۔

خطبہ ثانیہ

خطبہ جمعہ کے بعد امام الصلوٰۃ کچھ دیر کے لئے زمین پر اپنے دونوں پاؤں کے بَل اکڑوں بیٹھ جاتا ہے اور پھر دوبارہ

کھڑا ہوکر خطبہ ثانیہ پڑھتا ہے۔ خطبہ ثانیہ عربی میں ہوتا ہے لیکن اگر کسی کو خطبہ ثانیہ کے الفاظ نہ آتے ہوں تو وہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی کر سکتا ہے۔ خطبہ ثانیہ کی عربی عبارت پیش خدمت ہے:-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا – " ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسی لئے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے اپنی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں اور ہم اپنے نفس کے ہر شر سے بچنے اور اپنے اعمال کے بدنتائج سے اس کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا"۔

وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ – (الاعراف ۷ : آیت ۱۸۶) "اور جسے وہ گمراہ قرار دے تو اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا"۔

-**وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ**– " اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ– "اے اللہ کے بندو ! تم پر اللہ اپنا رحم کرے"۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ٥ (النحل ۱۶ : آیت ۹۰) "کیونکہ یقیناً اللہ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، بُری باتوں اور باغیانہ خیالات سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا تم نصیحت حاصل کرو"۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ – "اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد کرے گا۔ تم اسے بلاؤ وہ تمہیں جواب دے گا اور اسی لئے تو اللہ کا ذکر کرنا ہی سب سے بڑی نعمت ہے"۔

☆

نماز جمعہ

خطبہ ثانیہ کے بعد امام منبر سے اتر کر مصلے پر قیام کے لئے آ جاتا ہے اور کسی مقتدی کو اقامت کے لئے کہتا ہے اور اقامت کے بعد دو رکعت نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے۔

اقامت نماز جمعہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اقامت کے بعد امام الصلوٰۃ کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی نماز جمعہ شروع ہو جاتی ہے اور نماز جمعہ کی دونوں رکعات میں قرأت بالجہر ہو تی ہے اور مقتدی امام کی اتباع میں نماز جمعہ خاموشی سے ادا کرتے ہیں۔

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِهْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ لا غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o (فاتحہ ا : آیات ا – ٦) اٰمِیْن

جمعۃ المبارک کے دن سنت رسول ﷺ کے مطابق جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ یا سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ان میں سے کوئی ایک بھی سورۃ پڑھنے کے بعد انسان رکوع میں جاتا ہے۔سورۃ الجمعۃ:-

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ (1) هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ (2)
وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (3) ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِیْمِ (4) مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ
کَذَّبُوْا بِاٰیَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ (5) قُلْ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ (6) وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظَّالِمِیْنَ (7) قُلْ
اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِیْکُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (8)
یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ (9) فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ

تُفۡلِحُوۡنَ (10) وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَهۡوَا اۨنۡفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ (11) (سورۃ جمعه ۶۲ : آیات ۱–۱۱)

’’جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ، پاک ذات، غالب، حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، اور بے شک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ اور دوسروں کے لیے بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے، اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات اٹھوائی گئی پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا (اس) گدھے کی سی مثال ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے، ان لوگوں کی بہت بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ کہہ دو اے لوگو جو یہودی ہو اگر تم خیال کرتے ہو کہ تم ہی اللہ کے دوست ہو سوائے دوسرے لوگوں کے تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ اور وہ لوگ اس کی کبھی بھی تمنا نہ کریں گے بسبب ان (عملوں) کے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ کہہ دو بے شک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تو ضرور تمہیں ملنے والی ہے، پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف لپکو اور خرید وفروخت چھوڑ دو، تمہارے لیے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ اور جب وہ لوگ تجارت یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں، کہہ دو جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشا اور تجارت سے کہیں بہتر ہے، اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے‘‘۔

یہ سورت یا پھر قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد امام الصلوٰۃ کی تکبیر پر نمازی رکوع میں جاتے ہیں

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیح رکوع اول

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبارَکًا فِیْہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَر

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ – الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ – مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ – اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ – اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ – صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (الفاتحۃ ۱ : آیات ۱–۶) اٰمِیْن

جمعۃ المبارک کے دن سنت رسول ﷺ کے مطابق جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون یا سورۃ غاشیہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ان میں سے کوئی بھی سورۃ پڑھنے کے بعد انسان رکوع میں جاتا ہے۔سورۃ النافقون:-

اِذَا جَآئَکَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہ وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکَاذِبُوْنَ (1) اِتَّخَذُوْآ اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (2) ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ (3) وَاِذَا رَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُھُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِھِمْ کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ یَحْسَبُوْنَ کُلَّ صَیْحَۃٍ عَلَیْھِمْ ھُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْھُمْ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ (4) وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُئُوْسَھُمْ وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ (5) سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ (6) ھُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ (7) یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (8) یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ (9) وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنَاکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ

قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ (10) وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (11)

(سورة المنافقون ٦٣ : آيات ١-١١)

''یعنی جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ اس کے رسول ہیں، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر رکھا ہے پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، بے شک کیسا برا کام ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے پس وہ نہیں سمجھتے۔ اور جب آپ ان کو دیکھیں تو آپ کو ان کے ڈیل ڈول اچھے لگیں، اور اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات سن لیں، گویا کہ وہ دیوار سے لگی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر آواز کو اپنے ہی اوپر خیال کرتے ہیں، وہی دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہیے، اللہ انہیں غارت کرے، کہاں وہ بہکے جا رہے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ تمہارے لیے رسول اللہ مغفرت طلب کریں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ رکتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ تکبر کرنے والے ہیں۔ برابر ہے خواہ آپ ان کے لیے معافی مانگیں یا نہ مانگیں اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بے شک اللہ بدکار قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ تتر بتر ہو جائیں، اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے لیے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو اس میں سے عزت والا ذلیل کو ضرور نکال دے گا، اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہی کے لیے ہے لیکن منافق نہیں جانتے۔ اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس سے پہلے کہ کسی کو تم میں سے موت آجائے تو کہے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لیے ڈھیل کیوں نہ دی، کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں ہو جاتا۔ اور اللہ کسی نفس کو ہرگز مہلت نہیں دے گا جب اس کی اجل آجائے گی، اور اللہ اس سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو''۔

یا پھر قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورة یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد امام الصلوٰة کی تکبیر پر نمازی رکوع میں جاتے ہیں

تکبیر رکوع ثانیہ

اللّٰهُ اَكْبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ط

کلمہ شہادت

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ ۲:آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝ (ابراھیم ۱۴:آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۝ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھمَّ إنِّی ظَلَمۡتُ نَفۡسِی ظُلۡمًا کثِیرًا، وَلا یَغۡفِر الذُّنوبَ إلَّا أَنۡتَ، فَاغۡفِر لی مغۡفِرَةً مِن عِنۡدِکَ، وَارحَمۡنی، إنَّکَ أَنۡتَ الۡغفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ

اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ– اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لاحول

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

تسبیحات

سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ– لَہُ الۡمُلۡکُ وَالۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر ''

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِکَ

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعۡطَیۡتَ وَلَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا یَنۡفَعُ ذَاالۡجَدِّ مِنۡکَ الۡجَدُّ

سنت نماز بعد از نماز جمعہ

یہ دو سنتیں گھر میں جا کر پڑھنے کا حکم ہے لیکن اگر کسی نے جمعہ کے فوراً بعد گھر جانے کی بجائے کہیں اور یا اپنے کام پر جانا ہو تو اسے اجازت ہے کہ وہ وہ جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں ہی یہ سنتیں ادا کر لے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا:-

بِسۡمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی ذُنُوۡبِی وَافۡتَحۡ لِی اَبۡوَابَ فَضۡلِکَ

میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

'' نماز خدا کا حق ہے۔ اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع

کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزہ نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزہ دنیا کے ہر مزے پر غالب ہے۔۔۔ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے۔ اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے۔ ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو"۔ (ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ ۵۹۱-۵۹۲)

رمضان کا چاند دیکھنے پر دعا

ماہ شعبان کی انتیس یا تیس (۲۹ یا ۳۰) تاریخ کی شام کو مغرب کے وقت سورج کے غروب ہوتے ہی اور ماہ رمضان کا چاند نظر آتے ہی ماہ شعبان کا اختتام ہو جاتا ہے اور اس رات کے بعد اگلی آنے والی صبح ایک نئے مہینہ یعنی ماہ رمضان کا آغاز بن جاتی ہے۔ بچے بالے ڈھول اور تاشے بجا کر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب تو چاند کی دریافت کے بہت سے نئے نئے طریق نکل آئے ہیں لیکن پرانے زمانہ کے مسلمانوں کو بعض اوقات خراب موسم کی بدولت یعنی بادل یا دھند چھا جانے کے باعث بہت دقت کا سامنا رہا ہے لیکن ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک آسانی پیدا کر دی تھی کہ وہ چاند نظر نہ آنے کے باوجود بھی وقت پر ہی روزہ بھی رکھ سکتے تھے اور وقت پر ہی عید بھی منا لیا کرتے تھے کیونکہ ان کی راہنمائی کے لئے آنحضرت ﷺ کا یہ قول موجود ہے کہ:-" تم چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر دھند یا بادل کی وجہ سے (شعبان کی) ۲۹ تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو تو (ماہ) شعبان (کے تیس دن پورے کرو) اور اسی طرح (اگر ماہ شوال کا چاند نہ دیکھ سکو تو) رمضان کے ۳۰ دن پورے کرو"۔ (بخاری کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ اذا رئیتم الھلال فصوموا)

حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے:- **اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہ' عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ' وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ ' رَبِّی وَرَبُّکَ اللہُ ' ھِلَالُ رُشْدٍ وَ خَیْرٍ** –" اے اللہ! یہ چاند امن و امان اور صحت و سلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند! میرا رب اور تیرا رب، اللہ تعالیٰ ہے۔ تُو خیر و برکت اور رُشد و بھلائی کا چاند بن"۔

رمضان المبارک

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے انسان ازل سے لے کر اب تک عبادت کرتا چلا آیا ہے اور تا ابد بھی اپنے اپنے مذاہب کے سکھائے گئے طریق کے مطابق اس ریاضت میں مصروف رہے گا- یہ ایک عجیب بات ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب اپنے تمام اختلافات کے باوجود بھی مونہہ زبانی عبادت کے ساتھ ساتھ جسمانی طہارت کی بھی تعلیم دیتے ہیں اور پھر ہر مذہب میں روزہ یا برت رکھنے کا بھی رواج ہے- مثلاً ہندوؤں یا یہودیوں ہی کو لے لیں یا عیسائیوں کو کہ جنہیں ان کے مخصوص ایام میں چالیس روزے رکھنے پڑتے ہیں اسی طرح ہم مسلمانوں کو بھی ماہ رمضان میں کم و بیش تیس روزے رکھنے کا حکم ہے یعنی روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کی جاتی ہے اور پھر جہاں روزہ سے تزکیہ نفس و تجلی قلب ہوتی ہے وہیں روزہ جسمانی، اخلاقی اور معاشرتی فوائد کا موجب بھی بن جاتا ہے البتہ مسلمانوں کے سوا دوسرے مذاہب کے روزہ یا برت میں اتنی زیادہ سختی اختیار نہیں کی جاتی کہ دوران روزہ کچھ کھایا پیا نہیں جا سکتا بلکہ انہیں صرف بعض اشیاء کے کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے بہر حال یہ عبادت ایک رسم نہیں بلکہ عبادت الٰہی کا ایک مخصوص حصہ ہے- پس روزہ کیا ہے؟ ان کی تعداد کتنی ہے؟ اور کس شخص کو رکھنے کا حکم ہے ؟ نیز کیسے رکھا جائے یعنی اس کی شرائط کیا ہیں ؟ ان تمام امور کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرۃ ۲: آیت ۱۸۳) ” اے ایمان لانے والو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے کہ جس طرح تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو“۔

پھر فرمایا:-

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ ۲: آیت ۱۸۴) ”پس! تم گنتی کے معین روزے رکھو لیکن جو تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے ان ایام کے بعد روزوں کی تعداد پوری کرنا ہو گی اور وہ لوگ جو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ بطور فدیہ ایک مسکین کو حسب استطاعت ان ایام میں روزانہ کھانا کھلائیں اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی بھی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے ہی بہتر ہو گا اور اگر تم سمجھ سکتے ہو تو جان لو کہ روزے رکھنا تمہارے لئے ایک بہتر عمل ہے“۔

پھر مزید فرمایا:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ o (البقرہ ۲: آیت ۱۸۵) ’’رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے دوران قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ یہ وہ قرآن ہے جو کہ تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو نہایت ہی کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے صاف دلائل جو کہ ہر ایک کی ہدایت کا موجب بنتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں بعض الٰہی نشانات بھی موجود ہیں-اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو ایسی حالت میں دیکھے کہ نہ تو وہ مریض نہ ہی مسافر ہو تو اسے چاہئیے کہ وہ اس ماہ کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد کو پورا کرنا واجب ہوگا-اللہ تمہارے لئے بے حد آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے کسی قسم کی تنگی نہیں چاہتا لہذا اسی لئے تو اس نے یہ حکم دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور تم روزوں کی معین تعداد کو بعد میں پورا کرلو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے لہذا تم اس کے شکر گذار بنو‘‘۔

روزہ

ماہ رمضان کے آخر میں بہت سے روزہ دار اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کی خوشنودی کی طلب کی خاطر دنیا سے بے تعلق ہو کر مساجد میں اعتکاف بیٹھتے ہیں-معتکف کو بہت سی شرائط پر پورا اترنا پڑتا ہے-روزہ دار اور معتکف کو کیا جائز ہے اور کیا نہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا فِى الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ o (البقرہ ۲: آیت ۱۸۷) ’’تمہیں رمضان کے ایام کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے۔ وہ تمہارے لئے

ایک قسم کا لباس ہیں اور تم ان کے لئے ایک قسم کا لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اس کی خوشنودی کی خاطر اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے۔ اس لئے اُس نے تم پر اپنے فضل سے توجہ کی اور تمہاری اس حالت کی اصلاح کردی۔ سو اب تم بلا تامل اُن کے پاس جاؤ اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اس کی جستجو کرو اور کھاؤ اور پیئو۔ یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد صبح سے رات تک اپنے روزوں کی تکمیل کرو لیکن ان ایام میں کہ جب تم مساجد میں معتکف ہو تو تم اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ اس لئے تم بھول کر بھی ان حدود کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ پس! اللہ اسی طرح انسانوں کے لئے اپنے احکامات بیان کرتا ہے تا کہ وہ ہلاکت سے بچیں''۔

یعنی ماہ رمضان میں تمام روزہ دار افطاری کے بعد اپنی بیویوں کے پاس جاسکتے ہیں سوائے ان روزہ داروں کے کہ جو کسی مسجد میں یا کسی اور جگہ نو یا دس یوم کے لئے معتکف بیٹھیں۔ انہیں نو یا دس دن یہ روزہ بھی رکھنا ہوگا یعنی اعتکاف کے دوران معتکف صرف وصل خدا کی امید لگائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے روزہ دار، روزہ کی افطاری کے بعد جو چاہا کرتے پھریں۔ نہیں! ایسا نہیں ہے بلکہ اس دوران انسان کو تمام بدیوں سے قطع تعلق کر لینے کی مشق کروائی جاتی ہے اسی لئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-'' جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو پھر اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت؟''۔(بخاری کتاب الصوم جلد ۱ صفحہ ۲۵۵)

حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-''روزوں کی غرض کسی کو بھوکا یا پیاسا مارنا نہیں ہے۔ اگر بھوکا مرنے سے جنت مل سکتی تو میں سمجھتا ہوں کہ کافر سے کافر اور منافق سے منافق لوگ بھی اس کے لئے تیار ہو جاتے کیونکہ بھوکا پیاسا مر جانا کوئی مشکل بات نہیں۔ درحقیقت مشکل بات اخلاقی اور روحانی تبدیلی ہے۔ لوگ بھوکے تو معمولی معمولی باتوں پر رہنے لگ جاتے ہیں قید خانوں میں جاتے ہیں تو بھوک ہڑتال یا مرن برت شروع کر دیتے ہیں اور برہمنوں کا تو یہ مشہور حیلہ چلا آتا ہے کہ جب لوگ ان کی کوئی بات نہ مانیں تو کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ بس بھوکا رہنا تو کوئی بڑی بات نہیں اور نہ یہ رمضان کی غرض ہے۔

رمضان کی اصل غرض یہ ہے کہ اس ماہ میں انسان، خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس کا بھوکا رہنا علامت اور نشان ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ اپنے ہر حق کو خدا کے لئے چھوڑنے کے لئے تیار ہے--- کیونکہ رمضان یہی بتانے آیا تھا کہ خدا کی رضا کے لئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں''۔(الفضل ۳۰/مارچ ۱۹۲۶ء صفحہ ۵-۶)

ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار بعد میں روزے رکھ کر ان کی تعداد کو پورا کر لیں۔ اگر سفر ملازمت کے فرائض میں داخل ہے یا روزی کمانے کے لئے ہے تو ایسے مسافر کو روزہ رکھنا چاہیئے مثلاً ٹیکسی یا بس یا ٹرک یا ٹرین ڈرائیور اور ان کا عملہ۔ ہوائی یا بحری جہاز کا عملہ۔ دائم المرض اور از حد ضعیف پر روزہ فرض نہیں لیکن وہ ہر روز کسی مسکین کو کھانا کھلائیں۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی ماؤں کو روزہ معاف ہے لیکن وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ اگر زمیندار کو ڈر ہے کہ مشقت روزہ کے سبب فصل ضائع ہو جائے گی تو وہ مجبوری کے حکم میں ہے۔ بچوں کو روزہ نہیں رکھنے دینا چاہیئے تا کہ ان کے ذہنی و جسمانی ارتقاٗ پر برا اثر نہ پڑے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ۱۸ سال کی عمر سے روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔

نماز تراویح

روزہ کی ابتدا دراصل روزہ رکھنے کی نیت سے ہو جاتی ہے لیکن روزہ کا نام صرف بھوکے پیاسے رہنا نہیں بلکہ اس کے لئے بہت سی عبادات بھی فرض قرار دی گئی ہیں جن کی ابتدا ٗ نماز تراویح سے ہوتی ہے۔ اس نماز کی آٹھ رکعات ہیں۔ اس نماز کے با جماعت پڑھنے کا سلسلہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے زمانہ سے مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان آٹھ رکعات کی نماز میں تلاوت بالجہر ہوتی ہے۔ ان آٹھ رکعات کی ادائیگی کے معاً بعد ہی نماز وتر کی تین رکعات بھی با جماعت بالجہر ادا کی جاتی ہیں۔ تمام دوسری نمازوں کی طرح نماز تراویح میں مستورات بھی شریک ہو سکتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ:- ''عورتوں کو رات کے وقت مسجد جانے سے نہ روکو''۔ اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ کئی مسلمان عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی علیٰ الصبح فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں اور پھر نماز کی ادائیگی کے بعد اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جایا کرتی تھیں اور اندھیرے کے باعث کوئی ان عورتوں کو پہچان نہ پاتا تھا کہ یہ کون عورتیں ہیں۔

رمضان المبارک کی یہ نماز دراصل تہجد کی قائم مقام نماز ہے لہذا اس کا وقت نصف شب سے لے کر صبح پو پھٹنے تک ہے لیکن نمازی اپنی سہولت کے لئے اس کو ماہ رمضان المبارک میں اول شب ہی نماز عشاٗ کی سنتوں کی ادائیگی کے معاً بعد آٹھ رکعت کی صورت میں پڑھ لیتے ہیں۔ نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کا طریق صحابہؓ کے زمانہ سے ہے لیکن زیادہ رواج حضرت عمر فاروقؓ ابن خطاب کے عہد خلافت میں ہوا۔ نماز تراویح گھر میں پڑھنے کی سنت ہے لیکن جن احباب کو قرآن مجید نہ آتا ہو یا قرآن کریم کی اتنی سورتیں زبانی یاد نہ ہوں کہ وہ ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھ سکیں تو ایسے مسلمان احباب کے لئے یقیناً با جماعت نماز

تراویح ثواب کا باعث ہوگی کیونکہ اس طرح نہ صرف انہیں نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا بلکہ قرآن شریف کی تلاوت سننے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ اگر کسی جگہ حافظ قرآن موجود نہیں تو قرآن دیکھ کر بھی نماز پڑھائی جاسکتی ہے اور دوران نماز قرآن کریم کے ورق اُلٹانے کیلئے ہاتھ کو بھی سینہ سے ہٹانا جائز ہے۔ حضرت عائشہؓ کے غلام ذکوانؓ ،قرآن کریم سامنے رکھ کر نفل پڑھاتے اور حضرت عائشہؓ مقتدی ہوتیں۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۲۱۰)

نیت روزہ

روزہ رکھنے سے پہلے اس کی نیت اس عہد کے ساتھ بھی کرنا بے حد ضروری ہے کہ اے میرے اللہ! میں یہ روزہ صرف تیری رضا کے حصول کے لئے رکھ رہا ہوں تا کہ میں بدیوں سے محفوظ رہوں ورنہ روزہ رکھنے کا اور کیا مطلب ہے؟ کیونکہ جیسا کہ ابھی ہم اوپر پڑھ چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو یونہی کسی کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ان چیزوں سے بالکل بے نیاز ہے۔ نیت دراصل دل کے اس ارادہ کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔" مَنْ لَمْ يَجْمَعِ الصَّوْمَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ جو صبح ہونے سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اُس کا کوئی روزہ نہیں"۔ (ترمذی کتاب الصوم باب الاصیام لمن لم یعزم من اللیل جلد ۱ صفحہ ۹۱)

روزہ رکھنے کی دعا:۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ – "میں نے ماہ رمضان میں (آنے والے) کل کے روزہ کی نیت کی"۔

سحری

فرض روزہ کے لئے آدھی رات کو اُٹھ کر سحری کھالینا یا بغیر سحری کھائے روزہ رکھنا مسنون نہیں۔ اصل برکت اور اتباع سنت اس میں ہے کہ طلوع فجر سے کچھ عرصہ قبل پہلے انسان اپنی بھوک کے مطابق کچھ کھا پی لے اور اس کے بعد روزہ کی نیت کرے کیونکہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضوان علیہم کا یہی طریق تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔" سحری کھایا کرو کیونکہ سحری

کھانے میں ہی برکت ہے‘‘۔(بخاری کتاب برکۃ السحور جلد ۱ صفحہ ۲۵۷)

اگر کوئی شخص کسی مجبوری کے تحت روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو بھی اسے سحری ضرور کھانا چاہئے کیونکہ اس میں بھی بہت برکت ہے۔حدیث نبویؐ میں درج ہے کہ:-’’ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں‘‘۔(اوجزالمسالک شرح مؤطا امام مالک جلد ۳ صفحہ ۱۵)

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول چوک سے کھا پی لینا۔ بلا اختیار قے آنے ،حلق یا پیٹ میں دھواں ،گرد و غبار، مکھی، مچھر یا کلی کرتے وقت چند قطرے پانی چلا جائے۔اسی طرح کان میں پانی جانے یا دوا ڈالنے،بلغم نگلنے، آنکھ میں دوا ڈلوانے،نکسیر پھوٹنے، دانت سے خون جاری ہونے، چیچک کا ٹیکہ لگوانے،مسواک یا برش کرنے،خوشبو سونگھنے، ناک میں دوا چڑھانے، سر یا داڑھی پر تیل لگانے، بچے یا بیوی کا بوسہ لینے، دن کے وقت سوتے میں احتلام ہو جانے یا سحری کے وقت غسل جنابت نہ کر سکنے کے باعث روزہ نہیں ٹوٹتا۔عورت دن کے وقت سرمہ لگا سکتی ہے البتہ مرد کو منع ہے اور مرد رات کے وقت سرمہ لگا سکتا ہے۔گرمی کی وجہ سے تر کپڑا اوپر لینا اور تھوک نگلنا جائز ہے۔

نواقض روزہ

یعنی ایسے امور کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مثلاً عمداً کھانے پینے اور جماع کرنے یعنی میاں بیوی کے ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلق کو قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔انیما کرانے، ٹیکہ لگوانے اور جان بوجھ کر قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆

تسلسل روزہ

آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہؓ بن عمرو کو تمام رات عبادت میں بسر کرنے اور مسلسل روزانہ روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:-''اگر تُو ایسا کرے گا تو تیری جان کمزور ہو جائے گی۔ تجھے یہ علم ہونا چاہئے کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری اہلیہ کا بھی تجھ پر حق ہے۔تم بے شک روزے رکھو، افطار بھی کرو، عبادت بھی کرو اور رات کو اپنے جسمانی آرام کی خاطر سو جاؤ''۔

فدیہ یا کفارہ

رمضان کا روزہ عمداً توڑنے والے کے لئے اس روزہ کی قضاً کے علاوہ کفارہ (یعنی صرف بطور سزا) ۶۰/ساٹھ روزے متواتر رکھنا بھی واجب ہے-اگر کوئی بلا شرعی عذر روزہ توڑے تو اس کا کفارہ ایک غلام کو آزاد کرنا، ساٹھ دن کے متواتر روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔رمضان کے روزوں کا لازمی فدیہ صرف ایسے ذی استطاعت لوگوں کے لئے ہے کہ جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضاً کر سکیں گے مثلاً بوڑھے ضعیف یا کوئی دائم المرض یا حاملہ یا مرضعہ۔اس فدیہ کا اندازہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے نصف صاع یعنی پونے دو سیر گندم کے قریب کیا ہے جو ایک فوت شدہ روزہ کا فدیہ ہوگا اور جو دو وقت کے کھانے کے لئے کفایت کرے گا۔

بعض لوگ یونہی کسی نہ کسی بیماری کا بہانہ بنا کر یا کسی سخت کام کا ذکر کر کے یا کسی دوسری مجبوری کا اظہار کر کے روزہ نہیں رکھتے۔سوائے زمیندار کے روزہ کسی کو معاف نہیں۔ایسے تمام روزہ نہ رکھنے والے اشخاص کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- '' جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکے گا''۔(مسند دارمی باب من افطر یوماً من رمضان متعمداً صفحہ ۱۵۶)

حدیث نبویؐ میں تحریر ہے کہ ’’ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ:-

’’ یا حضرتؐ ! میں ہلاک ہو گیا۔آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ کس بات نے تجھے ہلاک کیا؟ تو اس نے عرض کی کہ حضور ﷺ ! میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے مباشرت کی۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تُو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ نہیں۔پھر حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم ۶۰ ؍روزے مسلسل رکھ سکتے ہو؟۔اُس نے عرض کیا کہ نہیں حضورؐ اگر ایسا ہو سکتا اور اپنا شہوانی جوش روک سکتا تو یہ غلطی کیوں سرزد ہوتی؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پھر ۶۰ ؍مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔اُس نے عرض کیا کہ غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا تو پھر یہاں بیٹھے رہو۔اتنے میں ایک شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا اور اسے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔آنحضرت ﷺ نے اس گناہ گار سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ کھجوریں مسکینوں کو کھلا دو۔وہ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا کہ مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہو گا؟ خدا کی قسم تمام مدینہ بھر میں میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔حضور ﷺ اس کی اس لجاجت پر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو‘‘۔

افطاری

بعض مخیّر اشخاص رمضان کے مبارک مہینہ کے دوران اپنے اپنے محلّہ کے نادار افراد کو روزے رکھواتے ہیں اور ان کے لئے سحری اور افطاری کا خاطر خواہ انتظام بھی کیا جاتا ہے۔یہ ایک بہت ہی قابل تعریف پیاری ادا ہے کہ جس کا روز قیامت انشاء اللہ بہترین اجر عطا کیا جائے گا۔ حضرت زیدؓ بن خالد نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-’’جو روزہ افطار کرائے اُسے روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی‘‘۔(ترمذی کتاب الصوم باب القول عندالافطار جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

لیکن افسوس! کہ ان میں سے بعض یہ مہینہ گزر جانے کے بعد انہی نادار افراد سے سلام تک کرنا گوارہ نہیں کرتے یا کبھی بھول کر بھی ان کا حال احوال نہیں پوچھتے۔ یہ حرکت ایسی ہے کہ ان کے تمام کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے۔پس! ثابت ہوا کہ جو صاحب استطاعت شخص ماہ رمضان کے دوران اپنے اردگرد یا اپنے محلّہ کے نادار افراد کو خوراک اور اجناس دے کر ان کی خاطر خواہ خدمت کرتا ہے اسے اس ماہ کے گزر جانے کے بعد بھی ان کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ اس کا ثواب مزید بڑھے۔

روزہ کھولنے کی دعا

روزہ کھجور، دودھ یا سادہ پانی سے کھولنا مسنون ہے۔حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے:-" اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اے میرے اللہ ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا ہے اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں"۔(ابو داؤد کتاب اصیام باب القول عند الافطار)

اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ذَھَبَ الظَّماءُ وَ ابْتَلَّتِ العُرُوْقُ وَ ثَبَتِ الْاَجْرُ اِنْ شَآ ءَ اللہُ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْیءٍ اَنْ تَغْفِرْلِی ذُنُوْبِی اے میرے اللہ ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا ہے اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں۔میری پیاس ختم ہوگئی اور گلے کی رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کا ثواب بھی مل گیا -----

احادیث نبویہؐ سے اکتسابات

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔

روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں کرے، نہ شور وشر کرے۔اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہؤا ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے مونہہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں، ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی"۔(بخاری کتاب الصوم باب ھل

یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔’’جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے‘‘۔(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل به)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔’’جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے‘‘۔(بخاری کتاب الصوم باب هل رمضان او شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔**عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَه' لَد' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ**۔’’جو شخص ایمان کی حالت میں اور صرف ثواب کمانے کی نیت سے رمضان المبارک میں (اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالانے کے لئے) کھڑا ہوجاتا ہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں‘‘۔(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔’’روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے‘‘۔(بخاری کتاب الصوم برکة السحور)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :۔’’جب رات آجائے اور دن چلا جائے یعنی سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہئیے‘‘۔(بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم)
حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔’’روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت، بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے‘‘۔(بخاری کتاب باب الصوم باب تَعجیل الافطار)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔’’جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے، وہ اپنا روزہ پورا کرے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے''۔(بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل اوشرب)

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کی آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-''جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔اس کے بعد شوال کے بھی ۶/ روزے رکھے۔اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسا کہ اس نے سال بھر کے پورے روزے رکھے ہوں''۔(مسلم کتاب اصیام باب استحباب صوم ستة ایام من شوال)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-''اگر ثواب کی خاطر ہر ماہ ۳/روزے رکھنا چاہو تو ہر مہینے کے ایام بیض یعنی چاند کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کو روزہ رکھو''۔(ترمذی کتاب الصوم باب صوم ثلٰثة من کل شھر)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب آنحضرت ﷺ نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی کہ جن کو میں اپنی زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا:-''میں ہر مہینہ ۳/روزے رکھوں۔چاشت کی نماز پڑھوں۔وتر پڑھے بغیر نہ سو جاؤں''۔(مسلم کتاب الصلوٰة باب استحباب صلوٰة الضحیٰ)

روزوں کی اقسام

روزوں کی کئی ایک اقسام ہیں مثلاً رمضان کے فرض روزے۔رمضان کے روزوں کی قضاً۔عمداً رمضان کا روزہ توڑ دینے کی سزا کے ۶۰/روزے۔کفارہ ظہار کے روزے۔کفارہ قتل کے روزے۔کفارہ قسم کے روزے۔نذر کے روزے۔حج تمتع یا حج قرآن کے روزے۔بحالت احرام شکار کرنے کا روزہ۔بحالت احرام سر منڈوانے کا روزہ۔اسی طرح انسان تزکیہ نفس کے لئے نفلی روزے بھی رکھتا ہے۔

☆

نفلی روزہ

نفلی روزے سال کے کسی بھی دن رکھے جاسکتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ روزے اسلامی مہینوں کے وسط میں رکھنا مسنون ہے۔نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے نفلی روزہ کی نیت کر سکتے ہیں بشرطیکہ نیت کرنے کے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔بالکل اسی طرح نفلی روزوں کی بھی کئی ایک اقسام ہیں مثلاً شوال کے ۶ ؍روزے۔عاشورہ کا روزہ۔صوم داؤدعلیہ السلام یعنی ایک دن روزہ اورایک دن افطار۔یوم عرفہ کا روزہ۔ہر اسلامی مہینہ کی وسطی تواریخ یعنی چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵تاریخ کا روزہ۔

اجتناب روزہ

بعض ایام میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور ان دنوں روزہ رکھنا مکروہ ہے مثلاً صرف ہفتہ یا جمعہ کے دن بالخصوص روزے رکھنا۔صوم دہر یعنی بلاناغہ مسلسل روزے رکھتے چلے جانا۔پارسیوں کی طرح نوروز یا مہرگان کے دن روزہ رکھنا۔عید کے دن نیز ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ کوروزہ رکھنا سخت منع ہے کیونکہ یہ قربانی کے ایام ہیں۔

اعتکاف

رمضان المبارک کا پاکیزہ مہینہ صرف عبادت الٰہی کے لئے مخصوص ہے لیکن خصوصاًاس ماہ کے آخری دس ایام میں رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے چند باہمت اشخاص دنیا کو تج کر اپنی اپنی مساجد میں قرب الٰہی کے حصول کے لئے تخلیہ میں وقت گزارتے ہیں۔رمضان کے مبارک ایام میں اس تخلیہ کواعتکاف کہتے ہیں اور خدا کی خاطر تخلیہ اختیار کرنے والا معتکف کہلاتا ہے۔اس پاکیزہ رسم کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:-

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (البقرة ۲ : آیت ۱۲۵) ” اوراس وقت کوبھی یاد کروکہ جب ہم

نے اس گھر یعنی خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن والا مقام بنایا تھا اور حکم دیا تھا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز پڑھنے والا مقام بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے اس گھر یعنی خانہ کعبہ کا طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور میری خاطر رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھو"۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-"جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دن اعتکاف بیٹھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین ایسی خندقیں بنا دے گا کہ جن کے درمیان مشرق ومغرب کے مابین واقع دوری سے بھی زیادہ فاصلہ ہو گا"۔(در منثور صفحہ ۲۰۲ جلد ۱ بحوالہ طبرانی اوسط)

رمضان کا آخری عشرہ یعنی بیس رمضان المبارک کی نماز فجر سے مساجد میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔معتکف کے لئے روزہ دار ہونا ایک لازمی شرط ہے۔حضرت عائشہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ:-"آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور آپؐ کا یہی معمول وفات تک رہا۔اس کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔" (بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشرہ الاواخر)

" اعتکاف صرف ایسی مسجد میں ہوسکتا ہے کہ جہاں نماز باجماعت کا انتظام ہو"۔(ابو داؤد المعتکف یعود المریض جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

معتکف اگر محلّہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے وہ جامع مسجد جاسکتا ہے۔معتکف ذکر الٰہی اور عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرے۔فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا درست نہیں اور نہ بالکل خاموش رہنا ہی درست ہے کیونکہ اسلام میں" چُپ" کا روزہ نہیں ہے لہذا ضروری امور پر تبادلہ خیالات ہوسکتا ہے، گھریلو امور پر مشورہ کیا جاسکتا ہے۔اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض یعنی ماہواری آجائے تو وہ اعتکاف ترک کردے کیونکہ اس حالت میں اُس کا مسجد میں رہنا درست نہیں ہو گا۔اعتکاف ایک دن سے لے کر دس دن تک بھی ہوسکتا ہے۔

اس سلسلہ میں خاکسار کے مربی ومحسن حضرت قمر الانبیاءؑ صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تحریر فرماتے ہیں:-" جن لوگوں کو توفیق ہو اور فرصت مل سکے اور حالات موافق ہوں ان کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا

موجب ثواب ہے۔ یہ ایک قسم کی وقتی اور محدود رہبانیت ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا سے کُلّی طور پر نہ کٹنے کے باوجود انقطاع الی اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ اعتکاف میں دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت اور ذکرِ الٰہی اور دعاؤں اور تلاوتِ قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں وقت گذارنا چاہئیے اور نیند کو کم سے کم حد میں محدود رکھنا چاہئیے۔ رفعِ حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے اور رستہ میں کسی مریض کی مختصر سی عیادت کرنے میں بھی حرج نہیں''۔(الفضل ۵رنومبر ۱۹۳۷ء)

لیلۃ القدر

حضرت قمرالانبیاءؓ صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تحریر فرماتے ہیں کہ:-''رمضان کے آخری عشرہ میں اور خصوصاً اس کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی آتی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص الخاص برکتوں سے معمور ہوتی ہے۔ اسے لیلۃ القدر یعنی بزرگی والی رات کہتے ہیں- اس میں دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور رحمت کے فرشتے مؤمنوں کے قریب تر ہوجاتے ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ آخری عشرہ کی راتوں میں زیادہ دعائیں کی جائیں اور نوافل پر زیادہ زور دیا جائے۔ لیلۃ القدر گویا خدا کی طرف سے مؤمنوں کے لئے اختتام رمضان کا ایک مبارک ہدیہ ہے''۔(الفضل ۵رنومبر ۱۹۳۷ء)

حضرت قمرالانبیاءؓ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ لیلۃ القدر کے بارہ میں مزید تحریر فرماتے ہیں:-''یہ سوال کہ لیلۃ القدر کی ظاہری علامت کیا ہے؟ ایک مشکل سوال ہے کیونکہ حق یہ ہے کہ لیلۃ القدر کی کوئی ایسی ظاہری علامت نہیں ہے جسے قطعی قرار دیا جاسکے۔ لیلۃ القدر کی اصل علامت قلب مؤمن کے روحانی احساس سے تعلق رکھتی ہے جسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ہم صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ جب لیلۃ القدر کا ظہور ہوتا ہے تو دعا کرنے والا مؤمن ایک طرف تو آسمان سے انتشار روحانیت کا خاص نزول محسوس کرتا ہے جو نہ صرف اس کے دل ودماغ کو منور کردیتا ہے بلکہ اس کا ماحول بھی آسمانی نور سے جگمگا اُٹھتا ہے اور دوسری طرف اس کی دعا اور مناجات میں ایک خاص رنگ کی کیفیت اور پاکیزگی اور بلندی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کی دعا کو غیر معمولی پَر لگ گئے ہیں۔جس کے نتیجہ میں وہ آسمان کی طرف اُڑ اُڑ کر پہنچ رہی ہے اور بعض اوقات کشفی نظارے بھی نظر آجاتے ہیں اور دل پکار اُٹھتا ہے کہ یہ ایک خاص گھڑی ہے یعنی بقول شخصے

؎ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا ایں جاست

''۔(روزنامہ الفضل ۹راپریل ۱۹۵۸ء)

یعنی لیلۃ القدر ایک ایسی عظیم الشان اور برکت والی رات کا نام ہے کہ جس کی ہر گھڑی ہی پاک اور مقدس ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ٥ یقیناً ہم نے اس رات کو ایک عظیم الشان مقدر والی رات بنا دیا ہے۔(القدر:۲)- **وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ** ٥ اور تجھے اس رات کی فضیلت کا کوئی علم نہیں۔(القدر:۳)- **لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۵ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ** ٥ یہ مقدر بھری رات تو ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔(القدر:۴)- **تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ** ٥ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور جبرائیلؑ ہر قسم کی بھلائی لے کر نازل ہوتے ہیں۔(القدر:۵)- **سَلٰمٌ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ** ٥ اور پھر سحر ہونے تک سلامتی ہی سلامتی نازل ہوتی رہتی ہے-(القدر:۶)(سورۃ القدر ۹۷:آیات ۲-۶)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-"میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں۔ اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے"۔(بخاری کتاب الصوم باب التمسوا الیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

حضرت عائشہ صدیقہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا:-"تم یوں دعا کرنا: **اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي** اے اللہ! تُو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے۔پس! مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے"۔(ترمذی کتاب الدعوات)

دعائے لیلۃ القدر:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي - "اے اللہ! تُو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے"۔(ترمذی کتاب الدعوات)

اس دعا کے بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحبؓ نے فرمایا:-" لیلۃ القدر کے تعلق میں آخری سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو لیلۃ القدر میسر آجائے تو وہ کیا دعا مانگے ؟ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تعلق میں ہماری جماعت کے بعض علماً

بھی غلطی خوردہ ہیں کیونکہ وہ ایک حدیث کا غلط مفہوم سمجھنے کی وجہ سے لیلۃ القدر کی دعاؤں کو ایک نہایت تنگ دائرہ کے اندر محدود کر دیتے ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُو" تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی** یعنی اے میرے خدا! تو بے حد معاف کرنے والا آقا ہے اور اپنے بندوں کو معاف کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ پس میرے گناہ بھی معاف فرما۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا رسول پاک ﷺ نے لیلۃ القدر کے لئے صرف اسی دعا پر حصر فرمایا ہے جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ حالانکہ گو یہ دعا بہت عمدہ دعا ہے اور عفو کا مقام عام مغفرت سے یقیناً زیادہ بلند ہے کیونکہ جہاں مغفرت کے معنی صرف بخشنے اور پردہ پوشی کرنے کے ہوتے ہیں وہاں عفو کے معنی گناہوں کو مٹا دینے اور انہیں کالعدم کر دینے اور دعا کرنے والے کو ان کے بد اثرات سے کلی طور پر محفوظ کر دینے کے ہیں اور یقیناً مؤخر الذکر مفہوم مقدم الذکر مفہوم سے زیادہ ارفع اور زیادہ اکمل ہے لیکن بہر حال یہ دعا ایک منفی قسم کی انفرادی دعا ہے اور آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ سمجھنا کہ آپؐ نے لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان گھڑی کے متعلق اس قسم کی محدود اور منفی اور انفرادی دعا پر حصر کیا ہوگا کسی طرح درست نہیں۔

دراصل آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا کہ بعض اوقات مخاطب کے وقتی حالات کے مطابق ایک وقتی ہدایت فرما دیتے تھے لیکن آپؐ کا منشاء ہرگز یہ نہیں ہوتا تھا کہ ہر شخص ہر حال میں صرف اسی ہدایت کا پابند رہے اور اس سے آگے قدم نہ اُٹھائے۔ خوب سوچو کہ دینے والی خدا جیسی دیالو ہستی جس کے انعام و اکرام اور فضل و رحمت اور جود و سخا کی کوئی حد نہیں اور گھڑی لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان جسے خدا نے تراسی سال (یعنی عام حالات میں لمبی سے لمبی انسانی عمر) سے بھی بہتر اور مجسم سلامتی قرار دیا ہے اور پھر دعا صرف یہ کہ میرے ذاتی گناہ معاف ہو جائیں اور بس!! یہ نظریہ نہ تو خدا کے شایان شان ہے اور نہ رسولؐ کے مقام تلقین و تعلیم سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی لیلۃ القدر جیسی مبارک گھڑی کے ساتھ اس کا کوئی خاص جوڑ ہے۔

پس! ہمارے جن خوش قسمت دوستوں کو لیلۃ القدر میسر آئے، انہیں چاہئیے کہ بے شک یہ دعا بھی مانگیں جس کا اوپر حدیث میں ذکر ہے کیونکہ یہ ہمارے آقاؐ کا مقدس کلام ہے اور برکتوں سے معمور لیکن اپنی دعاؤں کو اس دعا تک ہرگز محدود نہ رکھیں بلکہ ہر قسم کی جماعتی اور قومی اور خاندانی اور انفرادی اور پھر منفی اور مثبت دعاؤں سے اپنے دامن کو اتنا بھر لیں کہ بے شک ان کا دامن پھٹنے کے قریب پہنچ جائے مگر دعا کا دامن تنگ نہ ہونے پائے۔ جب خدائی رحمت کی کوئی حد بست نہیں تو ہم اپنے دامن کو کیوں تنگ کریں؟ مگر بہر حال اس الٰہی ارشاد کو بھی نہیں بھولنا چاہئیے جو دعا کی قبولیت کے لئے گویا ایک بنیادی پتھر ہے کہ:-

---**اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ** ۙ **فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ** ---(البقرة ۲: آیت ۱۸۷) "یعنی میں

دعا کرنے والے کی دعا کو ضرور سنتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ میرے بندے بھی میرے حکم مانیں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں‘‘---

خدا کرے کہ ہم اس معیار پر پورا اتریں اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں دعا کے وقت وہ کیفیت پیدا ہو جو خدا تعالیٰ کی رحمت کو کھینچا کرتی ہے اور رمضان کا اختتام ہمیں ایک بدلی ہوئی قوم پائے جو خدا کی سچی پرستار اور اس کے رسول کی سچی عاشق اور اس کے مسیح کی سچی خادم ہو- آمین- یَا اَرْحَمُ الرَّحِمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَلَمِیْنَ ‘‘۔(روزنامہ الفضل ۹/اپریل ۱۹۵۸ء)

معزز قارئین! افادہ عام کے لئے میں یہاں رمضان المبارک کے بارہ میں حضرت قمرالانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی چند مزید نصائح آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ حضرت قمرالانبیاء مرزا بشیر احمدؓ صاحب ؓ کا یہ معمول تھا کہ آپؓ ہر رمضان المبارک کے موقع پر کوئی نہ کوئی بیش قیمت مضمون افادہ ءعام کے لئے تحریر فرمایا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ آپؓ کو جزائے خیر سے نوازتا چلا جائے۔-آمین-ذیل میں وہ نہایت قیمتی اور علمی مضمون ہے جو آپؓ نے رمضان المبارک کے دس خاص مسائل کے متعلق اپریل ۱۹۵۷ء میں رقم فرمایا تھا۔

مسائل رمضان

یہاں میں رمضان المبارک کے چند مسائل پیش خدمت کرتا ہوں۔حضرت قمرالانبیاء مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ:-

(۱) رمضان المبارک وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خُدائے قدوس کی آخری شریعت کے نزول کا آغاز ہوُا اور کلام الٰہی اپنے کمال کو پہنچ گیا۔اس مہینہ کو روزہ کی خاص عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کے متعلق خُدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء ہوں۔ اس مہینہ میں ہر اس عاقل بالغ مرد وزن پر روزہ واجب ہے، جو بیماری کی حالت میں نہ ہو۔مگر ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر میں رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہئیے کیونکہ ان کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

(۲) بیمار یا مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی حالت گزرنے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھ کر اپنے روزوں کی گنتی

پوری کرے تا کہ اس کی عبادت کے ایام میں فرق نہ آئے اور ثواب میں کمی واقع نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حائضہ عورت بھی بیمار کے حکم میں ہے مگر بیماری اور سفر میں روزہ ملتوی کرنے کے باوجود رمضان کی دوسری برکات سے حتیٰ الوسع متمتع ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

(۳) جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اور بعد میں گنتی پوری کرنے کی امید بھی نہ رکھتا ہو (بہانہ کے طور پر نہیں بلکہ حقیقتاً) اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزہ کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہینہ بھر کے کھانے کے اندازے سے فدیہ ادا کرے۔ یہ فدیہ کسی مقامی غریب اور مسکین کو نقدی یا طعام ہر دو صورت میں ادا کیا جاسکتا ہے اور اس غرض کے ماتحت مرکز میں بھی بھجوایا جاسکتا ہے۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت بھی اسی حکم کے ماتحت آتی ہے۔ یعنی وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کرسکتی ہے۔

(۴) روزہ طلوعِ فجر یعنی پو پھوٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے اور اس میں کھانے پینے یا بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے پرہیز لازم ہے مگر بھول چوک کر کوئی چیز کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری میں جلدی کرنا سنت نبویؐ ہے تا خدا تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اپنی خواہش کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

(۵) روزہ رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ اپنا وقت خصوصیت سے نیکی اور تقویٰ طہارت اور صداقتِ قول اور صدقتِ عمل میں گزارے اور ہر قسم کی بدی اور بیہودگی سے کُلّی اجتناب کرے۔ مگر اس نیت سے نہیں کہ رمضان کی قید کے ایام کے بعد پھر سستی اور بدی کی مادر پدر آزادی کی طرف لوٹ جائے گا بلکہ اس نیت سے کہ وہ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ہمیشہ نیک اور متقی رہنے کو کوشش کرے گا اور خشیت اللہ کو اپنا شعار بنائے گا۔

(۶) روزوں کے ایام میں نمازوں کی پابندی اور تلاوتِ قرآن مجید اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی اور درود شریف میں شغف خاص طور پر ضروری ہے اور روزوں کی راتوں میں تہجد کی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے۔ تہجد کی نماز مؤمنوں کو ان کے مخصوص انفرادی مقامِ محمود تک پہنچانے اور نفس کی خواہشات کو کچلنے اور دعاؤں کی قبولیت کا رستہ کھولنے اور انسان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے میں بے حد مؤثر ہے (یہ سب قرآنی اشارات ہیں) دن کے اوقات میں ضحیٰ یعنی اشراق کی نماز بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ تہجد کا بہترین وقت نصف شب اور فجر کی نماز کے دوران کا وقت ہے۔

(۷) رمضان کے مہینہ میں صدقہ وخیرات اور غریبوں اور مساکین اور یتامیٰ اور بیوگان کی امداد حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ کرنی

چاہیئے۔حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ہمارے آقا رسولِ پاک ﷺ کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں ایسی تیز آندھی کی طرح چلتا تھا جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ رمضان کا یہ صدقہ وخیرات،فدیہ،رمضان اور صدقۃ الفطر کے علاوہ ہے۔

(۸) جن لوگوں کو توفیق ہو اور فرصت مل سکے اور حالات موافق ہوں ان کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا موجب ثواب ہے۔ یہ ایک قسم کی وقتی اور محدود رہبانیت ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا سے کُلّی طور پر نہ کٹنے کے باوجود انقطاع الی اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ اعتکاف میں دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت اور ذکرِ الٰہی اور دعاؤں اور تلاوتِ قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں وقت گذارنا چاہیئے اور نیند کو کم سے کم حد میں محدود رکھنا چاہیئے۔ رفعِ حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے اور رستہ میں کسی مریض کی مختصر سی عیادت کرنے میں بھی حرج نہیں۔

(۹) رمضان کے آخری عشرہ میں اور خصوصاً اس کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی آتی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص الخاص برکتوں سے معمور ہوتی ہے۔ اسے لیلۃ القدر یعنی بزرگی والی رات کہتے ہیں-اس میں دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور رحمت کے فرشتے مومنوں کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخری عشرہ کی راتوں میں زیادہ دعائیں کی جائیں اور نوافل پر زیادہ زور دیا جائے۔ لیلۃ القدر گویا خدا کی طرف سے مومنوں کے لئے اختتام رمضان کا ایک مبارک ہدیہ ہے۔

(۱۰) عیدالفطر سے قبل غرباء کی امداد کے لئے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی مقدار ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم کے حساب سے مقرر ہے۔جو گھر کے ہر مرد اور ہر لڑکے لڑکی بلکہ بے تنخواہ کام کرنے والے نوکروں کی طرف سے بھی ادا کرنی لازم ہے ۔یہ رقم گندم کی رائج الوقت قیمت کا اندازہ ہونے پر مقامی محصلوں کو ادا کرنی چاہیئے تا کہ مناسب انتظام کے ساتھ اچھے وقت پر غرباء میں تقسیم ہو سکے۔ **و تلک عشرة كاملة**

اسی طرح ۱۹۳۷ء کے ماہ رمضان کے آغاز پر آپؓ نے جماعت کے دوستوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اس بابرکت مہینہ میں کم از کم اپنی کسی ایک کمزوری کو دور کرنے کا عہد کریں اور پھر ان کی سہولت کے لئے اکسٹھ کمزوریوں کی ایک فہرست شائع فرمائی اور یہ مبارک تحریک فرمائی کہ ان میں سے جو جو کمزوریاں احباب میں پائی جاتی ہوں وہ ان میں سے کسی ایک کو چُن کر اپنے دل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ عہد باندھیں کہ وہ اس کے فضل اور توفیق کے ساتھ آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہیں گے۔(الفضل ۵ نومبر ۱۹۳۷ء)

شوال کا چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہ، عَلَیْنَا بِالْاَمَنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالِسَلَامِ رَبِّی وَرَبُّکَ اللہُ

ترجمہ:-اے اللہ! دکھا ہم کو چاند امن اور ایمان کے ساتھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ۔میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی تو ہے

تفسیر:-اے میرے اللہ! ہم کو اسلام اور ایمان پر قائم رکھتے ہوئے امن وسلامتی والا چاند دکھا کیونکہ اے چاند! میرا اور تمہارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہی تو ہے۔

عیدالفطر

ماہ رمضان کی انتیس یا تیس (۲۹ یا ۳۰) تاریخ کی شام کو سورج کے غروب ہوتے ہی اور ماہ شوال کا چاند نظر آتے ہی ماہ رمضان کا اختتام ہوجاتا ہے اور بچے بالے ڈھول اور تاشے بجا کر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ عید کے روز ہر چھوٹے بڑے امیر اور غریب کو کسی نہ کسی سے کوئی نہ کوئی تحفہ یا دعوت ملنے کی امید ہوتی ہے۔یوں تمام روزہ دار اور بقیہ تمام مسلمان بھی عیدالفطر کی تیاریوں میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

عیدالفطر صبح سورج نکلنے کے بعد تقریباً دس بجے کے اردگرد ادا کی جاتی ہے۔عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں دی جاتی۔عید کی نماز کسی کھلی جگہ ادا کی جاتی ہے لیکن اگر بارش کے سبب عید گاہ میں عید کی نماز نہ پڑھی جا سکے تو پھر مسجد میں یا دوسرے دن بھی یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔جب جمعہ اور عید جمع ہو جائیں تو اجازت ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ پڑھ لیں اور جو چاہیں نماز ظہر ادا کرلیں لیکن آنحضرت نے نماز جمعہ پڑھنے کو ہی پسند فرمایا ہے لہذا احباب کو اس سنت نبویہ ﷺ پر عمل کرنا چاہیئے۔عید کی نماز کے لئے عورتیں بچے جوان اور بوڑھے سب لوگ آئیں البتہ نفاس یا حائضہ عورتیں نماز میں شامل نہ ہوں اور الگ بیٹھ کر تکبیر وتحمید میں مشغول رہیں۔خطبہ ثانیہ کے بعد ہمارے ہاں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی جاتی ہے لیکن اگر کسی جگہ ایسا نہ بھی کیا جائے تو وہ بھی جائز ہے۔نماز عید کی نماز میں نہ اذان ہوتی ہے اور نہ اقامت۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-**شَھِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الصَّلَاۃَ یَوْمَ الْعِیْدِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃ بِغَیْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَۃٍ** – مسلم، الصحیح، کتاب صلاۃ العیدین، باب 2:

603،رقم: 885۔۔۔’’میں عید کے دن نماز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔پس آپ نے اذان اور تکبیر کے بغیر خطبہ سے قبل عید کی نماز پڑھی‘‘۔

نماز عید

رمضان کے روزے گزرنے پر یکم شوال کو عِیدُ الفِطرِ یعنی چھوٹی عید یا جسے میٹھی عید بھی کہا جاتا ہے۔عید کی نماز پڑھنے کا وقت سورج کے بلند ہو جانے پر شروع ہوتا ہے۔تمام دنیا جہاں جہاں ماہ شوال کا چاند نظر آ چکا ہوتا ہے وہاں وہاں پر عید الفطر منائی جاتی ہے۔اس لئے براعظم امریکہ اور جنوبی امریکہ میں بعض اوقات مکہ کہ نسبت ایک دن قبل عید الفطر منالی جاتی ہے اور پاکستان ہندوستان اور مشرق بعید میں مکہ مکرمہ کی نسبت ایک دن بعد میں عید الفطر منائی جاتی ہے لیکن کبھی کبھی یورپ افریقہ اور ایشیا میں بیک وقت بھی عید منائی جاسکتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ چاند کے بروقت دکھائی دینے پر منحصر ہے۔بہر حال عید کی نماز پڑھنے کا وقت سورج کے بلند ہو جانے پر شروع ہوتا ہے۔

عید گاہ کے راستے کی تسبیحات

عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں دی جاتی بلکہ اس کی ادائیگی کے لئے ایک مخصوص وقت مقرر کرلیا جاتا ہے۔عیدین کی نماز میں تمام مسلمان مرد،عورت، بچے اور بوڑھے شامل ہوتے ہیں۔ عید گاہ کو ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس گھر آنا مسنون ہے۔اسی طرح عید گاہ کو جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے راستہ میں یہ دعائیں یعنی عید کی تسبیحات پڑھتے رہنا بھی مسنون ہے:-

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ –اللہ سب سے بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ –اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ–اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں

وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ –خدا کی قسم! اللہ ہی سب سے بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکبَرُ – اللہ سب سے بڑا ہے
وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ – اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں

عیدگاہ میں داخلہ کی دعا:-

بِسۡمِ اللہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی ذُنُوۡبِی وَافۡتَحۡ لِی اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

" میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے – اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

عیدگاہ میں امام کے انتظار کے دوران بھی اِدھر اُدھر کی باتوں کی بجائے درج ذیل مسنون تسبیحات پڑھنا باعث ثواب ہے:-

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ – وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ

"اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور خدا کی قسم اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں"۔

عید کی نماز کا وقت سورج بلند ہونے پر شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے دو رکعت نماز عید پڑھی جاتی ہے۔ دونوں عیدوں کی نماز ایک جیسی ہوتی ہے یعنی نماز سے پہلے اذان نہیں ہوتی اور نماز کھڑے ہونے پر اقامت بھی نہیں ہوتی اور نماز عید خطبہ اول سے پہلے ادا کی جاتی ہے جبکہ خطبہ ثانیہ بعد میں پڑھا جاتا ہے۔ پہلی رکعت میں نیت باندھ کر دوسری نمازوں کی طرح پہلے ثنأ پڑھیں اور اس کے بعد ہاتھ کھول کر سات بار مزید تکبیرات سراً ایسے پڑھیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک لا لا کر پھر کھلے چھوڑتے ہوئے نیچے لٹکاتے چلے جائیں اور ساتویں تکبیر پر یعنی کل ملا کر آٹھویں تکبیر پر بازو اور ہاتھ کھلے چھوڑنے کی بجائے اپنے سینہ پر باندھ لیں۔

☆

نماز عید کی ادائیگی

نماز عید سے قبل اذان اور اقامت نہیں ہوتی

قیام

توجیہہ

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

عید کی نماز میں اقامت نہیں کہی جاتی بلکہ امام الصلوٰۃ صفیں درست کرنے کا ارشاد کرتا ہے۔ توجیہ کے بعد امام اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یعنی ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر تک پہنچ جائیں، ہتھیلیاں نیم قبلہ رخ، انگلیاں نہ بہت کشادہ اور نہ باہم ملی ہوئی ہوں اور تب بلند آواز سے

تکبیر تحریمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

کہے

پہلی رکعت کے قیام اول میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات مرتبہ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یعنی سات مرتبہ تکبیرات کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ان تکبیرات کے بعد اپنے ہاتھ نیچے لٹکا کر حالت قیام میں سیدھے کھڑے رہیں۔

مگر ساتویں تکبیر کے بعد یعنی کل ملا کر آٹھویں تکبیر پر بازو اور ہاتھ کھلے چھوڑنے کی بجائے اپنے سینہ پر باندھ لیں اور خاموشی سے امام الصلوٰۃ کی تلاوت سنیں۔

ثنأ

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o (الفاتحۃ : ۱–۷) آمِین اے خدا تُو ایسا ہی کر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن شریف کی کوئی بھی سورۃ پڑھی جاتی ہے لیکن آج عید کی مناسبت سے ہم سورت اعلیٰ پڑھیں گے

سورۃ اعلیٰ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی (1) الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی (2) وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی (3) وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی (4) فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحْوٰی (5) سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنسٰٓی (6) اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْجَھْرَ وَمَا یَخْفٰی (7) وَنُیَسِّرُکَ لِلْیُسْرٰی (8) فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی (9) سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی (10) وَیَتَجَنَّبُھَا الْاَشْقَی (11) الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی (12) ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی (13) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (14) وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (15) بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیَاۃَ الدُّنْیَا (16) وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (17) اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی (18) صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی (19) (اعلیٰ۸۷ : آیات ۱–۱۹)

اپنے رب کے نام کی تسبیح کیا کر جو سب سے اعلیٰ ہے۔وہ جس نے سب کو درست بنا کر پیدا کیا۔اور جس نے (ہر چیز کا) تخمینہ ٹھہرایا پھر راہ دکھائی۔اور وہ جس نے چارہ نکالا۔پھر اس کو خشک سیاہ چورا (کچرا) کر دیا۔ہم تم کو ایسے کو پڑھائیں گے پھر تم کبھی بھی نہ بھولو گے۔مگر جو اللہ چاہے، بے شک وہ ہر ظاہر اور چھپی بات کو جانتا ہے۔اور ہم تم کو آسان شریعت کے سمجھنے کی توفیق دیں گے۔پس تم نصیحت کرو کیونکہ نصیحت فائدہ مند چیز ہے۔پھر جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ جلدی سمجھ جائے گا۔اور وہ بڑا ہی بدنصیب (ہے جو) اس سے الگ رہے گا۔اسی لئے وہ سخت آگ میں داخل ہوگا۔اور پھر اس میں نہ تو مرے گا اور نہ ہی جیئے گا۔بے شک وہ کامیاب ہوا جو پاک ہوگیا۔اور اپنے رب کا نام یاد کرو پھر نماز پڑھو۔بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔بے شک یہی پہلے صحیفوں میں بھی تحریر ہے۔(یعنی) ابراھیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

یا قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد امام الصلوٰۃ رکوع میں جاتا ہے

رکوع

اَللّٰہُ اَکْبَر

حالت رکوع

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

سجدہ اول کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

جلسہ اول کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَارحَمنِی وَاھدِنِی وَعَافِنِی وَارفَعنِی وَاجبُرنِی وَارزُقنِی

سجدہ ثانیہ کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکبَرُ

سجدہ ثانیہ کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

قیام ثانیہ کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکبَر

دوسری رکعت میں قیام دوم کی تکبیر تحریمہ کے بعد پانچ مرتبہ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں

اَللّٰہُ اَکبَرُ – اَللّٰہُ اَکبَرُ – اَللّٰہُ اَکبَرُ – اَللّٰہُ اَکبَرُ – اَللّٰہُ اَکبَر

یعنی پانچ مرتبہ تکبیرات کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور

ان تکبیرات کے بعد اپنے ہاتھ نیچے لٹکا کر حالت قیام میں سیدھے کھڑے رہیں۔

مگر پانچویں تکبیر کے بعد یعنی کل ملا کر چھٹی تکبیر پر بازو اور ہاتھ کھلے چھوڑنے کی بجائے اپنے سینہ پر باندھ لیں اور خاموشی سے امام الصلوٰۃ کی تلاوت سنیں۔

ثناءً

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o (الفاتحۃ : ۱–۷) آمِیْن

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن شریف کی کوئی بھی سورۃ پڑھی جاتی ہے لیکن آج عید کی مناسبت سے ہم سورت غاشیہ پڑھیں گے

سورت غاشیہ

ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ (1) وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ (2) عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ (3) تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً (4) تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ (5) لَّیْسَ لَھُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ (6) لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ (7) وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ (8) لِّسَعْیِھَا رَاضِیَۃٌ (9) فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ (10) لَّا تَسْمَعُ فِیْھَا لَاغِیَۃً (11) فِیْھَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ (12) فِیْھَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ (13) وَاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ (14) وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ (15) وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ (16) اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (17) وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ (18) وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ (19) وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ

(20) فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ (21) لَّسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (22) اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ (23) فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ (24) اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ (25) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (26) (سورة الغاشيه ۸۸ : آيات ۱-۲۶)

کیا آپ کے پاس سب پر چھا جانے والی (قیامت) کا حال پہنچا۔ کئی چہروں پر اس دن ذلت برس رہی ہوگی۔ محنت کرنے والے تھکنے والے۔ دہکتی ہوئی آگ میں گریں گے۔ انہیں ابلتے ہوئے چشمے سے پلایا جائے گا۔ ان کے لیے کوئی کھانا سوائے کانٹے دار جھاڑی کے نہ ہوگا۔ جو نہ فربہ کرتی ہے اور نہ بھوک کو دور کرتی ہے۔ کئی منہ اس دن ہشاش بشاش ہوں گے۔ اپنی کوشش سے خوش ہوں گے۔ اونچے باغ میں ہوں گے۔ وہاں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ وہاں ایک چشمہ جاری ہوگا۔ وہاں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔ اور آبخورے سامنے چنے ہوئے۔ اور گاؤ تکیے قطار میں لگے ہوئے۔ اور مخملی فرش بچھے ہوئے۔ پھر کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے ہیں۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیے گئے ہیں۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کیے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔ پس آپ نصیحت کیجیے بے شک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔ مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا۔ سو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔ بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔

یہ یا کوئی اور سورت یا تین قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد امام الصلوٰۃ کے تکبیر کہنے پر نمازی رکوع میں جاتا ہے

رکوع ثانیہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

حالت رکوع میں تسبیحات

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ - سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ - سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

قومہ

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

تحمید

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

سجدہ سوم کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

سجدہ سوم کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبّیَ الاَعلٰی

جلسہ دوم کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

سجدہ چہارم کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبّیَ الاَعلٰی

قعدہ

قعدہ کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

قعدہ میں تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ

کلمہ شہادت

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥ (البقرہ ۲:آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجۡعَلۡنِيۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِيۡ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ٥ (ابراھیم ۱۴:آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغۡفِرۡلِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ٥ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰهمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كثِيرًا، وَلا يَغْفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَةً مِن عِنْدِكَ، وَارحَمْنی، إِنَّكَ أَنْتَ الْغفور الرَّحِيم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ .

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعاحقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 224،تذکرہ صفحہ 442)

سلام

انسان پہلے دائیں جانب مونہہ پھیرتے ہوئے کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ

اور پھر بائیں جانب مونہہ پھیرتے ہوئے کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ

عید کی تسبیحات

نماز عید کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید شروع ہونے سے قبل عید کی مخصوص تسبیحات تین بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ وہی تسبیحات ہیں کہ جو نمازی گھر سے روانگی کے بعد عیدگاہ تک تمام راستہ بھر پڑھتا چلا آیا ہے یعنی:-

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ– وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ– وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ– وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ

خطبہ عید

ان تسبیحات کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید دیا جاتا ہے اور امام منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ عید دیتا ہے۔ عید کے خطبہ ثانیہ کا وقت جمعہ کے خطبہ ثانیہ سے قدرے مختلف ہے یعنی اس خطبہ میں عید کی نماز اور تسبیحات کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید دیا جاتا ہے اور خطبہ عید کے اختتام پر مسنون خطبہ ثانیہ پڑھا جاتا ہے۔

خطبہ ثانیہ

خطبہ عید کے بعد خطبہ ثانیہ پڑھا جاتا ہے:-

اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا وَمَنۡ یَّهۡدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ – ” ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسی لئے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے اپنی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں اور ہم اپنے نفس کے ہر شر سے بچنے اور اپنے اعمال کے بدنتائج سے اس کی پناہ چاہتے ہیں- جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے

وہ گمراہ قرار دے دے ''۔

وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَه‘ – (الاعراف ۷ : آیت ۱۸۶) ''اور جسے وہ گمراہ قرار دے دے تو اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا''۔

-وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه‘ وَرَسُوْلُه‘ – '' اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ– ''اے اللہ کے بندو ! تم پر اللہ اپنا رحم کرے''۔

اِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَائِذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ہ (النحل ۱۶ : آیت ۹۰) '' اللہ تعالیٰ یقیناً عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے اور قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، بُری باتوں اور باغیانہ خیالات سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا تم نصیحت حاصل کرو''۔

اُذْکُرُاللّٰهَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ – '' اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد کرے گا۔ تم اسے بلاؤ وہ تمہیں جواب دے گا اور اسی لئے تو اللہ کا ذکر کرنا ہی سب سے بڑی نعمت ہے''۔

نماز عید کی باجماعت دعا

خطبہ ثانیہ کے بعد امام اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرواتا ہے۔ دعا کا طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد بیان کی جاتی ہے یعنی سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لا غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o (الفاتحة : ۱–۷) آمِيْن

اس کے بعد سراً قرآن مجید کی کوئی نہ کوئی سورت پڑھی جاتی ہے مثلاً۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (1) وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (2) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّه' كَانَ تَوَّابًا (3) (سورة النصر : آيات ۱–۳) جب اللہ کی مدد اور فتح آ چکی۔اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیا۔تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اس سے معافی مانگیئے، بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام پر سراً درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔
پھر ان کے ساتھ ہی محتاجوں، ناداروں، مفلوجوں، بیکسوں اور اسیران راہ مولیٰ کے لئے بھی دعا کی جاتی ہے۔

دعا کے اختتام پر امام الصلوٰۃ آمین بالجہر کہتا ہے اور تمام نمازی بھی اس کی اقتداء میں آمین کہتے ہوئے دعا کے لئے اپنے اُٹھائے ہوئے ہاتھ اپنے چہرے سے مس کرتے ہیں۔

کہ جس کے ساتھ ہی عید کی نماز کا اختتام ہو جاتا ہے۔اس کے بعد امام تمام مقتدیوں کو عید مبارک کہتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کرتا ہے اور نمازی بھی تمام نمازیوں سے عید مبارک کہتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہیں ۔

سب کو عید مبارک ہو

آمین ثم آمین

عیدگاہ یا مسجد سے باہر نکلنے کی دعا:–

بِسمِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغفِرلى ذُنُوبِى وَافتَح لِى اَبوَابَ فَضلِكَ

''میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

عیدگاہ سے باہر نکلنے کا سلام:-

السلام علیکم

اس کے بعد لوگ عیدگاہ سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔گھروں کو واپسی کے وقت بھی تمام راستے میں ایک ہی دعا بار بار دوہرائی جاتی ہے کہ جو عیدگاہ کو آتے ہوئے بھی پڑھی جاتی رہی ہے یعنی تسبیحات عید :-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ- وَاللّٰہُ اَکْبَرُ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ - وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

نمازعید بروز جمعہ

اگر عید کا دن حسن اتفاق سے جمعۃ المبارک کا دن بھی ہو تو بھی جمعۃ المبارک کی نماز ضرور پڑھنی چاہئے کیونکہ عیدین کی نمازیں نفلی نمازیں ہیں اور جمعہ کی نماز ایک فرض نماز ہے جس کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔سیدنا آنحضرت ﷺ کا طریق بھی یہی تھا۔

شوال کے چھ روزے

یعنی عید الفطر کے معاً بعد چھ روزے رکھنا۔'' رمضان اور عید الفطر کے بعد شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر سات تاریخ تک چھ نفلی روزے رکھنا مسنون ہے اور موجب ثواب۔جس طرح نماز کے بعد کی سنتیں ہوتی ہیں یہ گویا روزوں کے بعد کی سنتیں ہیں''۔(الفضل انٹرنیشنل لندن مؤرخہ ۹ فروری ۱۹۹۶ء)

شوال کے چھ روزوں کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:-''جس نے یہ چھ روزے رکھے تو اس نے گویا سارے سال کے

روزے رکھنے کا ثواب کمالیا کیونکہ شوال کے ہر ایک روزے کا ثواب ساٹھ روزوں کے برابر ہے''۔

ماہ حج کا چاند دیکھنے کی دعا

ماہ ذوالقعدہ کی انتیس یا تیس (۲۹ یا ۳۰) تاریخ کی شام کو سورج کے غروب ہوتے ہی اور ماہ حج کا چاند یعنی ہلال نظر آتے ہی ماہ ذوالقعدہ کا اختتام ہوجاتا ہے اور اگلے دن سے ماہ حج کا آغاز ہوجاتا ہے۔ اس چاند کو دیکھنے کے دسویں روز مکہ مکرمہ میں حج کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے جبکہ مکہ مکرمہ سے باہر تمام دنیا بھر میں عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے اور اللہ کی راہ میں قربانیاں دی جاتی ہیں۔

ماہ حج کے چاند یعنی ہلال کو دیکھنے کی دعا:-

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہ، عَلَیۡنَا بِالۡاَمۡنِ وَالۡاِیۡمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالِسلَامِ رَبِّی وَرَبُّکَ اللہُ

ترجمہ:-''اے اللہ! دکھا ہم کو چاند امن اور ایمان کے ساتھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ- میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی تو ہے یعنی اے میرے اللہ! ہم کو اسلام اور ایمان پر قائم رکھتے ہوئے امن و سلامتی والا چاند دکھا کیونکہ اے چاند! میرا اور تمہارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہی تو ہے'' ۔

عیدالاضحیٰ

عیدالاضحیٰ کا چاند دراصل حج کے مہینہ کا چاند ہے اور یہ دوسری عید ماہ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے اور اسے عِیۡدُ الۡاَضۡحِیَۃِ (عیدالاضحیٰ) جسے عرف عام میں بڑی عید یا قربانی والی عید یا عید قربان بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس عظیم الشان جسمانی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جو کہ آپ دونوں نے صدق دل سے بخوشی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ جسمانی قربانی اتنی زیادہ پسند آئی کہ اس دن سے خدا کی راہ میں انسانی جان کو قربان کرنے کی ممانعت کردی گئی اور ان کی جگہ جانوروں کو قربان کردینے کا حکم نازل ہوا۔

اس قربانی کے لئے اُونٹ، گائے، بکری، بھیڑ، دنبہ میں سے کوئی سا بھی جانور ذبح کیا جاسکتا ہے۔ اُونٹ اور گائے سات آدمیوں کی

طرف سے اور بھیڑ یا بکری ایک آدمی کی طرف سے یا اپنے کنبہ کی جانب سے بھی ذبح کی جاسکتی ہیں۔اُونٹ کی عمر تین سال،گائے کی عمر دو سال اور بھیڑ یا بکری یا دنبہ وغیرہ کی عمر کم از کم ایک سال ہونی چاہیئے۔قربانی کا جانور بیمار، کمزور اور عیب دار نہیں ہونا چاہیئے یعنی لنگڑا، کان کٹا، ٹوٹے ہوئے سینگ والا اور ایک آنکھ یا دونوں آنکھوں سے معذور کانا جانور بھی جائز نہیں۔قربانی کا وقت ۱۰رذی الحجہ کو عید کی نماز کے معاً بعد سے لے کر قبل از غروب آفتاب کا ہے اور اگلے دو دن تک مزید قربانیاں دینے کا حکم ہے۔قربانی کا گوشت صدقہ نہیں لہذا انسان خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے دوستوں کو بھی کھلا سکتا ہے نیز غریبوں کو بھی اس میں سے کھلانا چاہیئے یعنی بہتر یہ ہے کہ اس قربانی کے تمام گوشت کو ملا کر اس کے تین حصے کر دے۔ ایک حصہ خود رکھ لے، ایک حصہ رشتہ داروں کو دے دے اور ایک حصہ غرباً میں تقسیم کر دے۔قربانی کی کھالوں کی قیمت وصول کر کے غرباً میں تقسیم کی جائے۔

نماز عید

ماہ حج کی دس تاریخ کو جب مکہ مکرمہ میں حج اکبر کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے تو بقیہ تمام دنیا جہاں جہاں ماہ حج کا چاند نظر آچکا ہوتا ہے وہاں وہاں پر بڑی عید یا بکرا عید یعنی عید الاضحیٰ منائی جاتی ہے۔اس لئے براعظم امریکہ اور جنوبی امریکہ میں بعض اوقات مکہ کہ نسبت ایک دن قبل عید الاضحیٰ منالی جاتی ہے اور پاکستان ہندوستان اور مشرق بعید میں بعض اوقات مکہ مکرمہ کی نسبت ایک دن بعد میں عید الاضحیٰ منائی جاتی ہے لیکن کبھی کبھی یورپ افریقہ اور ایشیا میں بیک وقت بھی عید منائی جاسکتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ چاند کے بروقت دکھائی دینے پر منحصر ہے۔

بہر حال عید کی نماز پڑھنے کا وقت سورج کے بلند ہو جانے پر شروع ہوتا ہے اور عید الفطر کی نسبت عید الاضحیٰ خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کرنے کی وجہ سے کچھ جلدی پڑھی جاتی ہے۔جس شخص نے قربانی دینی ہو وہ قربانی کے پیش کرنے تک روزہ سے رہتا ہے اور قربانی دینے کے بعد اپنا روزہ کھول لیتا ہے۔قربانیاں عید الاضحیٰ کے دو دن بعد تک بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔اسی طرح عید کی تسبیحات بھی عید کے تیسرے دن کی نماز عصر تک پڑھنا مسنون ہے۔

عیدگاہ کے راستے کی تسبیحات:-

عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں دی جاتی۔عیدین کی نماز میں تمام مسلمان مرد، عورت، بچے اور بوڑھے شامل ہوتے

ہیں۔عید گاہ کو ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس گھر آنا مسنون ہے۔اسی طرح عید گاہ کو جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے راستہ میں یہ دعائیں پڑھتے رہنا اور اسی طرح عید الاضحیٰ کے تیسرے دن عصر تک ان ادعیات کا پڑھنا بھی مسنون ہے:-اَللّٰہُ اَکْبَرُ- اَللّٰہُ اَکْبَرُ - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ- وَاللّٰہُ اَکْبَرُ- اَللّٰہُ اَکْبَرُ- وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عید گاہ میں داخلہ کی دعا:-

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذُنُوْبِی وَافْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

” میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے۔اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔

عید گاہ میں امام کے انتظار کے دوران بھی اِدھر اُدھر کی باتوں کی بجائے درج ذیل مسنون تسبیحات پڑھنا باعث ثواب ہے:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ- اَللّٰہُ اَکْبَرُ- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ- وَاللّٰہُ اَکْبَرُ- اَللّٰہُ اَکْبَرُ- وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

”اللہ سب سے بڑا ہے۔اللہ سب سے بڑا ہے۔اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔اور خدا کی قسم اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔اللہ سب سے بڑا ہے۔اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں“

نماز عید کی ادائیگی

نماز عید سے قبل اذان اور اقامت نہیں ہوتی

عید کی نماز کا وقت سورج بلند ہونے پر شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے دو رکعت نماز عید پڑھی جاتی ہے۔دونوں عیدوں کی نماز ایک جیسی ہوتی ہے یعنی نماز سے پہلے اذان نہیں ہوتی اور نماز کھڑے ہونے پر اقامت بھی نہیں ہوتی۔پہلی رکعت میں نیت باندھ کر دوسری نمازوں کی طرح پہلے ثنا پڑھیں اور اس کے بعد ہاتھ کھول کر سات بار تکبیر کہیں یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک لا کر پھر کھلے چھوڑتے ہوئے نیچے لٹکا لئے جائیں۔

قیام اول

توجیہہ

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام ٦ : آیت ۷۹)

توجیہ کے بعد امام اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یعنی ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر تک پہنچ جائیں، ہتھیلیاں نیم قبلہ رخ، انگلیاں نہ بہت کشادہ اور نہ باہم ملی ہوئی ہوں اور تب بلند آواز سے

تکبیر تحریمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

کہے

پہلی رکعت کے قیام اول میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات مرتبہ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یعنی سات مرتبہ تکبیرات کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ان تکبیرات کے بعد اپنے ہاتھ نیچے لٹکا کر حالت قیام میں سیدھے کھڑے رہیں۔

مگر آٹھویں تکبیر کے بعد حالت قیام میں انسان اپنے ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ کر خدا کے حضور سیدھا کھڑا رہتا ہے اور خاموشی سے امام الصلوٰۃ کی تلاوت سنتا ہے۔

ثنا

سُبُحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o (الفاتحۃ : ۱–۷) آمِیْن

اس کے بعد قرآن مجید میں سے کوئی نہ کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے

سورۃ اعلیٰ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی (1) اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰیْ (2) وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی (3) وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی (4)
فَجَعَلَہ، غُثَآءً اَحْوٰی (5) سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنسٰی (6) اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ اِنَّہ، یَعْلَمُ الْجَھْرَ وَمَا یَخْفٰی (7) وَنُیَسِّرُکَ
لِلْیُسْرٰی (8) فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی (9) سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی (10) وَیَتَجَنَّبُھَا الْاَشْقَی (11) اَلَّذِیْ یَصْلَی
النَّارَ الْکُبْرٰی (12) ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی (13) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (14) وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (15) بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَیَاۃَ الدُّنْیَا (16) وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (17) اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی (18) صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ
وَمُوْسٰی (19) (اعلیٰ۸۷ : آیات ۱–۱۹)

یہ یا کوئی اور سورت یا تین قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد امام الصلوٰۃ کے تکبیر کہنے پر نمازی رکوع میں جاتے ہیں

رکوع

اَللّٰہُ اَکْبَر

حالت رکوع

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

سجدہ اول کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

جلسہ اول کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

سجدہ ثانیہ کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

سجدہ ثانیہ کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

قیام ثانیہ کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَر

دوسری رکعت کے قیام اول میں تکبیر تحریمہ کے بعد پانچ مرتبہ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یعنی پانچ مرتبہ تکبیرات کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ان تکبیرات کے بعد اپنے ہاتھ نیچے لٹکا کر حالت قیام میں سیدھے کھڑے رہیں۔

مگر چھٹی تکبیر کے بعد حالت قیام میں انسان اپنے ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ کر خدا کے حضور سیدھا کھڑا رہتا ہے اور خاموشی سے امام الصلوٰۃ کی تلاوت سنتا ہے۔

ثنأ

سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتبَارَکَ اسمُکَ وَتعَالیٰ جَدُّکَ وَلآ اِلٰہَ غَیرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o (الفاتحة : ۱ –۷) آمِیْن

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن شریف کی کوئی بھی سورۃ پڑھی جاتی ہے لیکن آج عید کی مناسبت سے ہم سورت غاشیہ پڑھیں گے

سورت غاشیہ

هَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ (1) وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ (2) عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (3) تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةً (4) تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ (5) لَّیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ (6) لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ (7) وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (8) لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ (9) فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ (10) لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً (11) فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ (12) فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ (13) وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ (14) وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ (15) وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ (16) اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ (17) وَاِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ (18) وَاِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ (19) وَاِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ (20) فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ (21) لَّسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ (22) اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ (23) فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ (24) اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ (25) ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ (26) (سورۃ الغاشیه : آیات ۱ –۲۶)

یہ یا کوئی اور سورت یا تین قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد

امام الصلوٰۃ کے تکبیر کہنے پر نمازی رکوع میں جاتے ہیں

رکوع ثانیہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

حالت رکوع میں تسبیحات

سُبْحَانَ رَبِّیَ العَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ العَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ العَظِیْمِ

قومہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

سجدہ سوم کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

سجدہ سوم کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

جلسہ دوم کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

سجدہ چہارم کی تسبیحات

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ

قعدہ کی تکبیر

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

قعدہ میں تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ

کلمہ شہادت

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرہ ۲: آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ○ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ○ (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمۡتُ نَفۡسِی ظُلۡمًا کثِیرًا، وَلا یَغۡفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنۡتَ، فَاغۡفِر لی مغۡفِرَۃً مِن عِنۡدِکَ، وَارحَمۡنی، إِنَّکَ أَنۡتَ الۡغفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ صلے اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

سلام

انسان پہلے دائیں جانب مونہہ پھیرتے ہوئے کہے

اَلسَلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللهِ

اور پھر بائیں جانب مونہہ پھیرتے ہوئے کہے

اَلسَلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللهِ

عید کی تسبیحات

نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید شروع ہونے سے قبل عید کی مخصوص تسبیحات تین بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ وہی تسبیحات ہیں کہ جو نمازی گھر سے روانگی کے بعد عید گاہ تک تمام راستہ بھر پڑھتا چلا آیا ہے یعنی تسبیحات عید:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ– وَاللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکبَرُ – وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ– وَاللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکبَرُ – وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکْبَرُ – لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ– وَاللّٰہُ اَکْبَرُ – اَللّٰہُ اَکبَرُ – وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

خطبہ عید

ان تسبیحات کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید دیا جاتا ہے اور امام منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے۔ عید کے خطبہ ثانیہ کا وقت جمعہ کے خطبہ ثانیہ سے قدرے مختلف ہے یعنی اس خطبہ میں عید کی نماز اور تسبیحات کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید دیا جاتا ہے اور خطبہ عید کے اختتام پر مسنون خطبہ ثانیہ پڑھا جاتا ہے۔

☆

خطبہ ثانیہ

عید کے خطبہ کے بعد مسنون خطبہ ثانیہ پڑھا جاتا ہے:-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُه، وَنَسْتَعِيْنُه، وَنَسْتَغْفِرُه، وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَمَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ- "ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اسی لئے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے اپنی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں اور ہم اپنے نفس کے ہر شر سے بچنے اور اپنے اعمال کے بدنتائج سے اس کی پناہ چاہتے ہیں- جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ قرار دے دے "۔

فَلَا هَادِیَ لَه، -(الاعراف ۷:آیت ۱۸۷) " اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا"۔

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه، وَرَسُوْلُه، - " اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ - "اے اللہ کے بندو ! تم پر اللہ اپنا رحم کرے"۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ يَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (النحل ۱۶ : آیت ۹۱) "اللہ تعالیٰ یقیناً عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی ، بُری باتوں اور باغیانہ خیالات سے روکتا ہے۔وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا تم نصیحت حاصل کرو"۔

اُذْكُرُاللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ - " اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد کرے گا۔تم اسے بلاؤ وہ تمہیں جواب دے گا اور اسی لئے تو اللہ کا ذکر کرنا ہی سب سے بڑی نعمت ہے"۔

عید کی باجماعت دعا

خطبہ ثانیہ کے بعد امام اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرواتا ہے۔ دعا کا طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد بیان کی جاتی ہے یعنی سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ (الفاتحة : ۱–۷) آمِيْن

اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی نہ کوئی سورت یا کم از کم تین آیات پڑھی جاتی ہیں مثلاً۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (1) وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (2) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (3) (سورة النصر : آیات ۱–۳) جب اللہ کی مدد اور فتح آچکی۔ اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیا۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اس سے معافی مانگیئے، بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔
پھر ان کے ساتھ ہی محتاجوں، ناداروں، مظلوموں، بیکسوں اور اسیران راہ مولیٰ کے لئے بھی دعا کی جاتی ہے۔

دعا کے اختتام پر امام الصلوٰۃ آمین بالجہر کہتا ہے اور تمام نمازی بھی اس کی اقتداء میں آمین کہتے ہوئے دعا کے لئے اپنے اُٹھائے ہوئے ہاتھ اپنے چہرے سے مس کرتے ہیں۔

کہ جس کے ساتھ ہی عید کی نماز کا اختتام ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد امام تمام مقتدیوں کو عید مبارک کہتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کرتا ہے اور نمازی بھی تمام نمازیوں سے عید مبارک کہتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کر کے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔

سب کو عید مبارک ہو

آمین ثم آمین

عیدگاہ سے باہر نکلنے کی دعا:-

بِسمِ اللہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِی اَبوَابَ فَضلِکَ

''میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

عیدگاہ سے باہر نکلنے کا سلام:-

السلام علیکم

اس کے بعد لوگ عیدگاہ سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ گھروں کو واپسی کے وقت بھی تمام راستے میں ایک ہی دعا بار بار پڑھی جاتی ہے یعنی تسبیحات عید :-

اَللہُ اَکبَرُ – اَللہُ اَکبَرُ – لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ– وَاللہُ اَکبَرُ – اَللہُ اَکبَرُ – وَلِلّٰہِ الحَمدُ

نماز عید بروز جمعہ

اگر عید کا دن حسن اتفاق سے جمعتہ المبارک کا دن بھی ہو تو بھی جمعتہ المبارک کی نماز ضرور پڑھنی چاہیئے کیونکہ عیدین کی نمازیں نفلی نمازیں ہیں اور جمعہ کی نماز ایک فرض نماز ہے جس کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ سیدنا آنحضرت ﷺ کا طریق بھی یہی تھا۔

☆

قربانی

جومسلمان بھی عیدالاضحیٰ کے دن یا عیدالاضحیٰ کے بعد دو دن تک قربانی دینے کا ارادہ کرے تو وہ ایک رات پہلے نماز وتر اور نماز تہجد کا اہتمام کرے اور قربانی دینے والے دن خواہ وہ عید کا دن ہی کیوں نہ ہو فجر سے لے کر قربانی دینے تک روزہ رکھے اور نماز عید کے بعد اگر نمازی کا ارادہ اسی دن قربانی دینے کا ہے تو مذبح خانہ جا کر قربانی دے ورنہ اگلے دو دن تک عید کی قربانی دے سکتا ہے ۔قربانی کے گوشت میں سے ایک حصہ اپنے گھر میں کھانے پکانے کے لئے لے آئے اور اگر اپنے ہی گھر پر قربانی کرنی ہے تو تمام گوشت کو آپس میں ملا کر ایک حصہ اپنے محلّہ کے غرباءیتیم بے سہارا افراد میں تقسیم کر دے اور ایک حصہ اپنے رشتہ دار عزیز دوستوں کو بھجوا دے اور بقیہ ایک حصہ اپنے کھانے پکانے کے لئے استعمال کرے ۔قربانی کے سلسلہ میں فرمایا:-

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلٰى مَارَزَقَهُمْ مِّنْ ۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ---(الحج ۲۲ :آیت ۳۴)

''اور ہم نے ہر ایک قوم کے لئے قربانی کا ایک طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے اُن کو بخشے ہیں ---''

قربانی صرف حلال جانوروں کی ہی دی جاسکتی ہے۔اس کے بارہ میں فرمایا:-

---وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاِنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُم فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ - (الحج ۲۲ : آیت ۳۰)''--- اور اے مؤمنو! تمہارے لئے سب چوپائے حلال کئے گئے ہیں سوائے اُن چوپایوں کے کہ جن کی حُرمت قرآن میں بیان ہو چکی ہے۔پس! جھوٹ بولنے سے بچو''۔

قربانی کی ابتدأ

حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے شہر اُرؔ یا کدیمؔ کے ایک گھرانے میں پیدا ہوئے۔اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے ہونا بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:-

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ٥ (الصفٰت ۳۷ :آیت ۸۴) '' اور ابراہیم بھی نوح ہی کی قوم میں سے تھا''۔

اسی ضمن میں فقہ احمدیہ میں درج ہے کہ:-

''مرور زمانہ کی بدولت خدائے واحد کی عبادت بجالانے کی بجائے آپؑ کے خاندان کے لوگوں کی گذر اوقات بُت سازی۔ بُت فروشی اور بُت چڑھاووں پر تھی۔ حضرت ابراہیم کے والد آپؑ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے لہذا آپؑ کی پرورش اپنے چچا کے یہاں ہوئی کہ جنہوں نے اپنے بیٹوں کے ساتھ آپؑ کو بھی اپنے بُت فروشی کے کام پر لگا لیا۔ حقیقت سے نا آشنا چچا کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس جسم وجان کو اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کے لئے چُن چُکا ہو اُس کے دل میں بتوں کے لئے کیا جگہ ہو سکتی ہے؟

لہذا پہلے ہی دن ایک مالدار عمر رسیدہ گاہک دوکان پر ایک بُت خریدنے کے لئے آیا۔ بُت فروش چچا کے بیٹے خوش ہوئے کہ آج اچھی قیمت پر سودا ہوگا۔ اس بوڑھے امیر گاہک نے بھی ایک اچھا سا بُت چُنا اور اور اس کی قیمت ادا کرنے ہی لگا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (جو کہ ابھی بچہ ہی تھے) کی توجہ اس گاہک کی طرف ہوئی اور آپؑ نے اس گاہک سے سوال کیا کہ بڑے میاں! تم قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہو لہذا تم اس بُت کو لے کر کیا کرو گے؟ اس گاہک نے جواب دیا کہ میں اسے گھر لے جاؤں گا اور ایک صاف ستھری اور مطہر جگہ پر رکھ کر اس کی عبادت کروں گا۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ کی معصوم سعید روح اپنے جذبات کو نہ روک سکی اور آپؑ نے بوڑھے میاں سے پوچھا کہ بڑے میاں آپ کی عمر کیا ہوگی؟ اس نے اپنی عمر بتائی تو حضرت ابراہیمؑ نے ہنس کر فرمایا کہ آپ کو اتنی بڑی عمر کے ہو کر بھی اس بُت کے سامنے کہ جسے میرے چچا نے ابھی چند دن پہلے ہی بنایا ہے سجدہ کرتے ہوئے شرم نہ آئے گی؟ نہ معلوم اس بوڑھے کے دل پر توحید کی کوئی چنگاری گری کہ نہیں لیکن اُسے اُس وقت وہ بُت خریدنا مشکل ہو گیا اور وہ بُت خریدے بغیر واپس چلا گیا۔ ایک اچھے گاہک کو اس طرح ہاتھ سے جاتے ہوئے دیکھ کر آپؑ کے چچا زاد بھائی سخت ناراض ہوئے اور اپنے والد کو بھی اطلاع دی کہ جنہوں نے اس سعید بچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خوب خبر لی۔

یہ پہلی تکلیف تھی جو کہ اس پاکباز ہستی نے توحید کی خاطر اٹھائی مگر باوجود کم سنی اور چھوٹی عمر ہونے کے یہ سزا، جوش توحید کو سرد کرنے کی بجائے اسے اور بھی زیادہ بھڑکانے کا موجب ہوئی۔ اس سزا نے فکر کا دروازہ کھولا اور اس فکر نے عرفان کی کھڑکیاں کھول دیں۔ یہاں تک کہ بچپن کی طبعی سعادت، جوانی کا پختہ عقیدہ بن گئی اور بالآخر اللہ تعالیٰ کا نور الہام بن کر اس نوجوان کے دل اور دماغ اور جسم نیز روح کو منور کر گیا۔ بہر حال جیسا کہ جلد اول میں بیان ہو چکا ہے کہ آپ کی مخالفت اس قدر بڑھی کہ آپؑ کی قوم نے آگ بگولا ہو کر آپؑ کو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا کہ جو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ٹھنڈی آگ بن گئی۔

اس کے بعد توحید حق سے لوگوں کی بے اعتنائی اور اپنے شہر کے حالات سے دل برداشتہ ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ

اول حضرت سارہ علیہ السلام کے ساتھ عراق سے ہجرت فرمائی۔ پھرتے پھراتے آپؑ مصر بھی تشریف لے گئے جہاں کے بادشاہ نے آپؑ کے معجزات کو دیکھ کر صرف آپؑ کی دعاؤں کے حصول کے لئے اپنے شاہی خاندان کی ایک لڑکی حضرت ہاجرہ علیہ السلام آپؑ کی خدمت میں بطور باندی پیش کی۔ اس کے بعد آپؑ فلسطین تشریف لے گئے۔ اس دوران جب شادی کے کافی عرصہ بعد تک بھی آپؑ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تو آپؑ کی زوجہ اول حضرت سارہ علیہ السلام نے آپؑ کو مشورہ دیا کہ شاید میرے بڑھاپے کی بنأ پر ہمیں کوئی اولاد نہ مل سکے لہذا آپؑ اپنی اس نیک خصلت شاہزادی سے شادی کر لیں تاکہ شاید اسی طرح ہمارے کوئی اولاد ہو جائے۔ اس بات کو قبول کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ علیہ السلام کو اپنے نکاح میں لے لیا اور خدا تعالیٰ نے الہاماً آپؑ کو اولاد کی خوشخبری سنائی۔ آپؑ نے اپنے اس سب سے بڑے بیٹے کا نام اسماعیلؑ رکھا یعنی خدا نے ہماری دعا سُن لی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے نعمتوں کی فراوانی اور آسمانی برکتوں کے ظہور کا وعدہ فرمایا تھا لہذا اس بیٹے کی پیدائش پر خدا تعالیٰ نے آپؑ کا نام ابرام سے بدل کر ابراہم کر دیا۔ عبرانی کے لفظ ابراہم کا عربی تلفظ ابراہیم ہے۔ حضرت سارہ علیہ السلام نے جس خوشی سے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت ہاجرہ علیہ السلام کو بیوی بنانے کا مشورہ دیا تھا وہ قابل تعریف ہے لیکن اب حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش پر بجائے خوش ہونے کے وہ کچھ دلگیر سی رہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ علیہ السلام کو تو اولاد سے نوازہ لیکن مجھ پر اپنا فضل نازل نہیں فرمایا اور انہوں نے حضرت ہاجرہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیلؑ کو تکالیف دینی شروع کر دیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے دل پر یہ صورت حال ناگوار گذری لیکن اپنی زوجہ اول کی سالہا سال خدمت اور اخلاص کی بنأ پر خاموش رہتے لیکن حضرت ابراہیمؑ کو کیا معلوم تھا کہ یہ سب کچھ تو صرف حضرت ہاجرہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیلؑ کی ہجرت کو یقینی بنانے کے سلسلہ کی چند کڑیاں تھیں۔ چنانچہ الٰہی اشارہ اور پیش آمدہ حالات کے پیش نظر حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیلؑ کو وادیٔ بکہ میں چھوڑ آئے کہ جہاں پر آب زم زم دریافت ہونے کی وجہ بکہ کا شہر بھی جلد ہی آباد ہو گیا کہ جسے آج ہم مکہ مکرمہ کے نام سے جانتے ہیں

انہی ایام میں جب حضرت اسماعیلؑ جوان ہو گئے اور اپنے والد کے ہم قدم دوڑ دوڑ کر چلنے لگے تو حضرت ابراہیمؑ نے ایک خواب میں حضرت اسماعیلؑ کو قربان کرتے ہوئے دیکھا۔ اُس زمانہ میں انسانوں کی جانی قربانی کا رواج عام تھا لہذا آپؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو اسی رواج کے مطابق قربان کر دینے کا فیصلہ کر کے اپنے بیٹے سے بھی پوچھا کہ بتا تیری رضا کیا ہے؟ حضرت اسماعیلؑ گ نے گو ابھی عنفوان شباب میں قدم ہی رکھا تھا لیکن حضرت ابراہیمؑ کی پاکیزہ صحبت میں رہتے ہوئے دین و دنیا سے خوب آشنا تھے اور جانتے تھے کہ خدا کے حکم کو ٹالنا نہیں چاہیئے لہذا آپؑ نے فرمایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو ویسے ہی مجھے خدا کے نام پر قربان کر دیا جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے کے اکلوتے سہارے یعنی اپنے جگر گوشہ کو حکم خداوندی اور رضائے الٰہی کی خاطر قربان کردینے کے لئے تیار ہوتے ہوئے حضرت اسماعیلؑ کو مونہہ کے بل زمین پر لٹا دیا اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر جب اپنے بیٹے کو راہ خدا میں ذبح کرنے لگے تو خدا تعالیٰ نے الہاماً آپؑ کو رک جانے کا حکم صادر فرمایا اور اس عظیم الشان قربانی کی مقبولیت کی خوشخبری دی نیز یہ خوشخبری بھی سنائی کہ انسانی قربانی کے اس انداز کو ہمیشہ کے لئے منسوخ کیا جاتا ہے اور انسانوں کی بجائے جانوروں کی قربانی دینے کا حکم صادر فرمایا کہ آئندہ یہ قربانی اس رنگ میں قبول ہوگی کہ خدا کی رضا اور اس کے دین کی خاطر جان و مال، عزت اور وقت کی قربانی دی جائے تاہم اس اقرار کے ظاہری نشان کے لئے بطور یادگار ہر سال ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو عمدہ اور قیمتی جانور کی قربانی دی جائے''۔(فقہ احمدیہ)

پس! اس طرح انسانی جانوں کی قربانی کی بجائے حیوانی جانوروں کو قربان کرنے کی ابتدا ٔ ہوئی۔ اسی قربانی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اپنی مختلف آیات میں فرماتا ہے کہ:-

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ (الحج: ۳۴) '' اور ہم نے ہر قوم کے لئے قربانی دینے کا ایک طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ ان چارپایوں پر جو اللہ نے ان کو دئے ہیں اللہ کا نام لیں۔ پس! یاد رکھو کہ تمارا خدا ایک واحد خدا ہے لہٰذا تم اس کی فرمانبرداری کرو کیونکہ جو خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی اختیار کرنے والے ہیں وہ ہی خوشخبریاں وصول کرنے والے بھی ہیں''۔

پھر فرمایا:-

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۗ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (الحج ۲۲ : آیت ۳۶) ''اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو تمہارے لئے شعائر اللہ بنا دیا ہے کہ جن میں تمہارے لئے بہت بھلائی ہے۔ پس انہیں صفوں میں کھڑا کر کے ان پر خدا کا نام لو اور جب ان کے پہلوز مین پر لگ جائیں تو ان کے گوشت میں سے خود بھی کھاؤ اور ان غرباً کو بھی کھلاؤ جو کہ اپنی غربت پر قانع ہیں اور ان کو بھی کھلاؤ جو کہ اپنی غربت کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اس طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے فائدہ کے لئے بنایا ہے تا کہ تم شکر گزار بنو''۔

پھر مزید فرمایا کہ ہاں:-

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآئُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ط کَـذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمۡ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمۡ ط وَ بَشِّرِالۡمُحۡسِنِیۡنَ o (الحج ۲۲ :آیت ۳۷) ’’تم اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ ان قربانیوں کا گوشت اورخون ہر گز اللہ تک نہیں پہنچتا لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔ اور تُو اسلام کے تمام احکامات پر مکمل عمل کرنے والوں کو یہ بشارت دے کہ دیکھو! درحقیقت اس طرح سے بھی اللہ نے ان قربانیوں کے گوشت کوتمہاری ہی خدمت میں لگا دیا ہے تا کہ تم اللہ کی طرف سے ہدایت پا کراس کی تعریف اور بڑائی بیان کرو‘‘۔

حضرت مخنفؓ بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ میدان عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔آنحضور ﷺ نے فرمایا:-’’ ہر صاحب استطاعت گھر پر ہر سال قربانی دینا فرض ہے‘‘-(ابو داؤد کتاب الضحایا)

حج یا عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر خدا کے حضور قربانی پیش کرنے والوں کے بارہ میں حضرت اُم سلمہ علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-’’جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ ذوالحج کا چاند نکلنے سے لے کر قربانی کا جانور ذبح کرنے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ہی ناخن‘‘۔(مسلم کتاب الاضاحی باب نھی من دخل علیہ عشرذی الحجۃ)

طریق قربانی

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے طریق قربانی کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ :-
’’ جب تم جانور کو ذبح کرنے لگو تو چُھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو۔ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا کرو اور جب ذبح کرو تو خوب اچھی طرح ذبح کیا کرو‘‘۔(سنن ابن ماجہ ابواب الذبائح باب اذاذبحتم فاحسنو االذبح)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ عیدالاضحی کی نماز پڑھی۔اس کے بعد آنحضور ﷺ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ مینڈھے کو ذبح کرتے وقت آپؐ نے فرمایا:- بِسۡمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّی وَعَنۡ مَنۡ لَمۡ یُضَحِّ مِنۡ اُمَّتِی اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے۔اے میرے اللہ! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے ہے جو کہ قربانی نہیں کر سکتے۔اسے قبول فرما‘‘۔(ترمذی کتاب الاضحیٰ)

اسی سلسلہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-" جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ہے مگر یہ تاکید ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور پھر ایک جانور ذبح ہو رہا ہو تو دوسرا جانور دیکھ نہ رہا ہو۔ ہمارے ہاں تو قصاب۔ بکروں کو لٹا دیتے ہیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان کی آنکھوں کے سامنے دوسرے بکرے ذبح کئے جارہے ہوتے ہیں اور ہر ایک بکرے کو یقیناً اس کی تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کُند چُھری سے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چُھری تیز کرنے سے مراد ظلم نہیں بلکہ رحمت مراد ہے۔ جتنی جلدی تیز چُھری شہ رگ کو کاٹ دیتی ہے اتنی جلد کُند چُھری نہیں کاٹ سکتی۔ کُند چُھری کو بکرے کی گردن پر رگڑتے جاؤ تو نہیں کاٹتی۔ ہم نے شکار کرتے وقت دیکھا ہے کہ اگر کُند چاقو ہو تو وہ شکار کے بعد فاختہ کی گردن کو بھی ٹھیک نہیں کاٹ سکتا۔ تو جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بہت تیز چُھری ہونی چاہئے اور اس کے نتیجہ میں جانوروں کو پتہ بھی نہیں لگتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جانور کو مارنے سے پہلے اگر STUN کر دیا جائے تو اس کو تکلیف نہیں ہوگی۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ جانور کو STUN کرنے کے نتیجہ میں اس کو ہوش کے ساتھ چیخیں مارنے کی توفیق نہیں ملتی لیکن ذہن تکلیف کو محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ کئی بیمار ہیں جن کو بیہوشی کے دوران تکلیف ہو رہی ہوتی ہے مگر وہ کچھ بتا نہیں سکتے۔ جب افاقہ ہو اور بتانے کے قابل ہوں تو بتاتے ہیں کہ کیا کیا تکلیف ہوئی تھی تو STUN جانور جو ہے اس کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے لیکن جس جانور کو تیز چُھری سے ذبح کیا جائے اس کے خون کا رشتہ دماغ سے کٹتے ہی فوراً دماغ سوچنا بند کر دیتا ہے۔ بظاہر دیکھنے میں یہ ایک جارحانہ فعل ہے لیکن دراصل یہ رحمت کی ایک کارروائی ہے۔ (خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ ۔ارشاد فرمودہ مؤرخہ ۶/ اپریل ۲۰۰۱ء)

قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جاتے ہیں کہ جن میں سے ایک حصہ غرباً میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ایک حصہ عزیز و اقارب اور یار دوستوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ایک حصہ خود اپنے گھر میں بھی کھانا پکانے کے لئے رکھ لیا جاتا ہے۔

ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کی دعا

ماہ ذوالقعدہ کی انتیس یا تیس (۲۹ یا ۳۰) تاریخ کی شام کو سورج کے غروب ہوتے ہی اور ماہ حج کا چاند یعنی ہلال نظر آتے ہی ماہ ذوالقعدہ کا اختتام ہو جاتا ہے اور اگلے دن سے ماہ حج کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس چاند کو دیکھنے کے دسویں روز مکہ مکرمہ میں حج کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے جبکہ مکہ مکرمہ سے باہر تمام دنیا بھر میں عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے اور اللہ کی راہ میں قربانیاں دی جاتی ہیں۔

ماہ حج کے چاند یعنی ہلال کو دیکھنے کی دعا:-

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالِسلَامِ رَبِّی وَرَبُّکَ اللہُ

ترجمہ:-''اے اللہ! دکھا ہم کو چاند امن اور ایمان کے ساتھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ- میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی تو ہے یعنی اے میرے اللہ! ہم کو اسلام اور ایمان پر قائم رکھتے ہوئے امن و سلامتی والا چاند دکھا کیونکہ اے چاند! میرا اور تمہارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہی تو ہے'' ۔

حج

ماہ ذوالحجہ کا چاند نظر آ جانے کے بعد ساتویں ذوالحجہ سے حج کی مسنون رسومات شروع ہو جاتی ہیں دسویں ذوالحجہ کے روز مکہ مکرمہ میں حج اکبر کی رسم ادا کی جاتی ہے اور میقات سے باہر بقیہ تمام دنیا بھر میں عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دی جاتی ہیں۔حج کیا ہے ؟ اور کیوں کیا جاتا ہے ؟ اور کہاں کیا جاتا ہے ؟ ان تمام امور کے بارہ میں میں کچھ عرض کروں گا لیکن سب سے پہلے آپ اس آیہت کریمہ پرغور فرمائیں کہ ارشاد باری تعالیٰ کیا ہے۔فرمایا:-

لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ فَلَایُنَازِعُنَّکَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ ط اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ o (الحج ۲۲ : آیت ۶۷) ''ہم نے ہر قوم کے لئے عبادت کے لئے ایک مرکز بنا دیا ہے کہ جہاں وہ لوگ عقیدت بھرے جذبات کے ساتھ اپنے اللہ کو یاد کرنے کیلئے جمع ہوتے ہیں اس لئے کسی کو بھی اس معاملہ میں جھگڑنا نہیں چاہیئے جبکہ تو بالکل درست راہ پر گامزن ہے''۔

یعنی روز ازل سے ہی ہر قسم کی عبادت صرف معبود حقیقی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہی کی جاتی ہے اب خواہ وہ جاپانی یا چینی حضرت کنفیوشس علیہ السلام کے نام لیوا ہوں یا حضرت کرشن علیہ السلام کو ماننے والے ہندو ہوں یا حضرت گوتم بدھ علیہ السلام کو ماننے والے بدھ مت کے پیروکار یا حضرت زرتشت علیہ السلام کو ماننے والے پارسی یا حضرت نوح کو ماننے والے صابی الغرض ان سب نے اپنی اپنی عبادتگاہیں بنا لی ہیں اب کوئی انہیں پگوڈا تو کوئی انہیں معبد یا کوئی انہیں مندر کہتا ہے ۔ مذہب ابراہیمی اور اسلام

کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک مرکز بنانے کا حکم دیا لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عرب کے ایک ویرانہ میں اس کی بنیاد رکھی اور سب سے پہلے وہاں اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہ السلام اور اپنے سب سے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لا بسایا حالانکہ اس وقت وہاں نہ پانی تھا اور نہ کسی انسان کا گذر۔ پھر الٰہی نشان دہی پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے کسی نامعلوم زمانہ سے مٹے ہوئے ایک مکان بیت العتیق کی بنیادوں کے آثار کو تلاش کر کے اس پر خالصتاً عبادت الٰہی کے لئے ایک نیا مکان خانہ کعبہ تعمیر کیا۔ اس پرانے زمانہ کے مکان کو کس نے تعمیر کیا اور اس میں عبادت کرنے والوں پر کیا گزری نیز کن تغیرات کے تحت یہ معبد ویران ہو گیا ؟ خدا ہی ان باتوں کو بہتر جانتا ہے لیکن ہمیں اتنا ضرور علم ہے کہ یہی وہ مقام ہے کہ جسے عالم الغیب اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کے لئے اِس دُنیا میں اپنا سب سے پہلا گھر قرار دیتا ہے۔ فرمایا:-

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (ال عمران ۳ : آیت ۹۶) ’’ یقیناً اس دنیا میں سب سے پہلا گھر جو انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے وہ بکہ (مکہ) ہے اور وہ گھر تمام جہانوں کے لئے برکت والا مقام اور موجب ہدایت ہے‘‘۔

لیکن پھر نہ جانے کیا ہوا کہ یہ گھر اجڑ گیا اور اس کے قریب بسنے والے یہاں سے اجڑ کر مرورِ زمانہ کے تحت کہیں اور جا بسے یا تباہ و برباد ہو گئے بہر حال اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مختلف اقوام کے لئے مختلف انبیأ کرام علیہم السلام اس دنیا میں مبعوث فرمائے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادات کو بجا لانے کے لئے مختلف معبد تعمیر کروائے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے مخصوص تمام معبدوں, مندروں اور گرجا گھروں نیز مساجد کی عزت و تکریم و تعظیم کو ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

ذٰلِکَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ --- (الحج ۲۲ : آیت ۳۰) ’’بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں یعنی شعائر اللہ (معبد, مندر، پگوڈا، گرجا، کلیسیا، گردوارہ، مساجد) کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اُس کے لئے اچھا ہوتا ہے‘‘---

تاہم اللہ تعالیٰ کو مکہ کی یہ جگہ اتنی پیاری اور عزیز تھی کہ اُس نے ایک مرتبہ پھر اِسے آباد کر کے تمام دُنیا کی ہدایت کے لئے ایک مرکز بنا دینے کا ارادہ فرمایا پھر اسی سلسلہ میں اِس بیت المعمور کی دوبارہ تعمیر کے دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی اس کے ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم و دائم رہنے کے لئے نہایت ہی عاجزی اور انکساری سے خدا تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں مانگیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کو اپنی ذات بابرکات کے دنیا میں موجود ہونے کے سلسلہ میں ایک شہادت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ○ (الطور ۵۲ :آیت ۴) " اورہم خانہ کعبہ کوبھی اپنے لئے شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو کہ ہمیشہ ہمیش آباد رہے گا"۔

لہذا یہ خانہ خدا یعنی بیت اللہ حضرت ابراہیم کے زمانہ سے لے کر آج ہزاروں سال گزرنے کے بعد بھی شاد وآباد ہے اور اس کے نام لیواؤں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہی ہوتا چلا جارہا ہے۔اپنے اسی گھر یعنی خانہ کعبہ کی عظمت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا:-

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ط ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم" ○ (المائدة ۵ : آیت۹۷) " اللہ نے مسجد حرام خانہ کعبہ اور حرمت والے مہینے اور قربانی کو نیز جن جانوروں کے گلے میں بطور نشان قربانی کا پٹہ ڈال دیا گیا ہو۔ان سب کو روحانی ترقی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ اس لئے کیا تا کہ تم لوگ جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے اللہ ان سب کو جانتا ہے"۔

اسی لئے تو قربانی کے جانوروں کی حرمت کے بارہ میں احکامات نازل ہوئے۔فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا م وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (المائدة ۵: آیت ۲) "اے ایماندارو! اللہ کے مقرر کردہ نشانوں یعنی شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینہ کی اور نہ حرم کی جانب لے جائی جانے والی قربانی کی اور نہ ہی ایسی قربانیوں کی کہ جن کے گلے میں حرم کے ذبیحہ کے نشان کے طور پر ہار یا پٹے پہنا دئے گئے ہوں اور نہ ہی بیت الحرام کی طرف جانے والے حجاج کی جو اپنے رب کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں سرگرداں ہیں لیکن جب تم حج کے بعد احرام کھول دو تو تب بے شک شکار کرو اور پھر جب تم اس قوم پر قابو پا لو کہ جس نے تمہیں حج کرنے سے روکا تھا تو اس قوم کی دشمنی تمہیں کسی قسم کی زیادتی پر آمادہ نہ کردے اور تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی باہم مدد کرو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کا ساتھ نہ دو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ اللہ کی سزا یقیناً سب سزاؤں سے زیادہ سخت ہوتی ہے"۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ

وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ لا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المائدة ۵ : آیت ۳) " تم پر مُردار، خُون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور کہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پڑھا گیا ہو اور گلا گھُٹنے سے مرا ہوُا یا کسی کُند آلہ کی چوٹ سے مرا ہوُا اور بلندی سے گر کر مرا ہوُا اور سینگ لگنے سے مرا ہوُا اور جسے کسی درندہ نے کھالیا ہو اور وہ جانور بھی کہ جس کو کسی بُت کے تھان پر ذبح کیا گیا ہو حرام کیا گیا ہے ماسوائے اس کے کہ جسے تم نے ذبح کرلیا ہو اور تیروں کے ذریعہ سے حصہ معلوم کرنا بھی نافرمانی کے کاموں میں شمار ہے۔ جو لوگ کافر ہیں وہ آج تمہارے دین کو نقصان پہنچانے سے نا اُمید ہو گئے ہیں اس لئے تم ان کی بجائے مجھ سے ڈرو کیونکہ آج اس آیت کے ذریعہ میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پُورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے لیکن پھر بھی جو شخص کسی قسم کا کوئی گناہ کرنے والا نہ ہو اور اگر وہ فاقہ کی بھوک سے مجبور ہو کر ان متذکرہ حرام اشیأ میں سے کچھ کھالے تو یاد رکھو کہ اللہ مجبوری و بیکسی کے وقت کی غلطیوں کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے"۔

پس! خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کی نیت سے مکہ مکرمہ پہنچ کر الٰہی ہدایات اور شرائط کے مطابق بیت اللہ کا دیدار کرتے ہوئے مخصوص عبادات بجالانا حج کہلاتا ہے۔ حج ماہ ذوالحج کی دس تاریخ کو مکہ مکرمہ کے شہر میں خانہ کعبہ کے اندر یعنی مسجد الحرام میں ادا کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

--- وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (اٰل عمران ۳: آیت ۹۷) ---" اور اللہ نے ان لوگوں پر جو کہ اس گھر کا طواف کرنے کی طاقت رکھتے ہیں یہ فرض کر دیا ہے کہ وہ فریضہ حج بجالائیں اور اس حکم کے باوجود بھی جو حج کرنے سے انکار کر دے تو وہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں کی عبادات سے بے پرواہ ہے"۔

پس! حج والے دن مکہ مکرمہ میں مقیم حاجیوں کے سوا بقیہ تمام دنیا میں عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جانوروں کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ فریضہ حج عمر میں ایک مرتبہ ہر اُس شخص پر فرض ہے جو تندرست ہو۔ عاقل اور بالغ ہو۔ اُس کو سواری میسر ہو۔ اتنا مالدار ہو کہ حج سے واپسی تک اپنے بال بچوں کے لئے ضروریات زندگی کا بندوبست کر جائے اور ان اخراجات کے علاوہ، وہ حاجی اپنے سفر کے اخراجات بھی برداشت کر سکتا ہو لہٰذا اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

---وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى --- (البقرة ۲ : آیت۱۹۷) ---'' اورسفر کے مصارف کے لئے زادِراہ ساتھ لو لیکن یادرکھو کہ بہتر زادراہ تمہارا تقویٰ ہی تو ہے''---

پھر حاجی کے راستہ میں خانہ کعبہ تک امن ہو۔حاجی اپنے تمام دوستوں اور رشتہ داروں سے ہنسی خوشی رخصت ہو۔اگر کوئی انسان کسی مجبوری کی بنأ پر حج خود نہ کرسکتا ہو تو دوسرا شخص اُس کی طرف سے حج البدل کرسکتا ہے۔وفات یافتہ یا معذور کی صرف سے بھی حج کروایا جاسکتا ہے اور اس میں ایسی کوئی شرط نہیں کہ کسی دوسرے کی طرف سے حج صرف وہی کرسکتا ہے کہ جس نے اپنا حج پہلے کرلیا ہو۔حج صرف مقررہ ایام میں ہی ہوسکتا ہے اور ان مقررہ ایام کے علاوہ خانہ کعبہ کا طواف کرنا عمرہ ادا کرنا کہلاتا ہے اور عمرہ سال کے دوران کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔فرمایا:-

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ o (الحج ۲۲ :آیت ۲۷) '' اور تمام لوگوں میں اعلان کردو کہ وہ ہر سال حج ادا کرنے کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں، پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی کہ جو لمبے سفر کی وجہ سے دُبلی ہوگئی ہو اور یہ سواریاں دور دور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی''۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَارَزَقَهُمْ مِّنْم بَهِيْمَةَ الْاَنْعَامِ ج فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ o (الحج ۲۲ :آیت ۲۸) ''تاکہ تمام حاجی اس روحانی منافع کو دیکھیں جو کہ ہم نے ان کے لئے تیار کیا ہوٗا ہے اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کو اس کی ان نعمتوں کی وجہ سے یاد کریں جو ہم نے ان کو دی ہیں۔پس! چاہئیے کہ وہ حلال جانوروں کی مختلف اقسام میں سے ان کا گوشت کھائیں اور ناداری کی تکلیف میں مبتلاً فقیر افراد کو بھی کھلائیں''۔

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُم وَلْيُوفُوا نُذُورَهُم وَلْيَطَّوَّفُوا بِالبَيتِ العَتِيقِ o (الحج ۲۲: آیت ۲۹) '' پھر تمام حاجی اپنی جسمانی اور روحانی میل کو دور کریں اور اپنی منت مانی ہوئی نذریں اور اپنی مانگی ہوئی مرادیں پوری کریں اور بیت العتیق یعنی دنیا میں میرے سب سے پرانے گھر خانہ کعبہ کا طواف کریں''۔

پھر فرمایا:-

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ o (البقرة ۲ : آیت ۱۲۵) '' اور تم اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم

نے اس گھر یعنی خانہ کعبہ کولوگوں کے بار بار جمع ہونے کی جگہ اورامن کا مقام بنایا تھااورحکم دیا تھا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو بھی یہ تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اوراعتکاف بیٹھنے والوں اوررکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک اورصاف رکھو‘‘۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّہٗٓ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ o (البقرۃ ۲ :آیت ۱۲۶) ’’اوراس وقت کوبھی یاد کرو جب ابراہیم نے یہ دعا مانگی تھی کہ اے میرے رب! اس جگہ کو ایک پُرامن شہر بنادے اوراس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پراور آنے والے قیامت کے دن پرایمان لائیں انہیں ہرقسم کے پھل عطاً فرما۔اس پر اللہ نے فرمایا اور جو شخص یہاں رہتے ہوئے بھی کفر کرے گا تو میں اسے بھی اس گھر کی قربت کی برکت کی بدولت کچھ مدت تک فائدہ پہنچاؤں گا اوراس کے بعد اسے مجبور کرکے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا اوراس کا یہ انجام اس کے لئے بہت ہی بُرا ہوگا‘‘۔

وَاِذْیَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o (البقرۃ ۲ : آیت ۱۲۷) ’’ اوراس وقت کوبھی یاد کرو جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اوراس کے ساتھ اسماعیل بھی اسی کام میں مصروف تھا اور وہ دونوں اس کی تعمیر کے دوران یہ دعا بھی مانگ رہے تھے کہ اے ہمارے رب! ہماری اس خدمت کو قبول فرما اور تو ہی ہے جو اپنی رحمت کی بدولت ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو سننے والا ہے اوران دعاؤں کے الفاظ میں پنہاں حقیقت کو جاننے والا ہے‘‘۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ص اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o (البقرۃ ۲ : آیت۱۲۸) ’’ اے ہمارے رب! اور ہم یہ التجا بھی کرتے ہیں کہ تُو ہم دونوں باپ بیٹے کو اپنا فرمانبردار بندہ بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں ہمارے مناسب حال عبادت کرنے کے طریق بتا اور ہماری طرف اپنے فضل کے ساتھ توجہ فرما کیونکہ تُو ہی یقیناً سب سے زیادہ توبہ قبول فرمانے والا اوراپنے بندوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے‘‘۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ o (البقرہ ۲: آیت ۱۲۹) ’’ اوراے ہمارے رب! ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تُو انہی میں سے ایک ایسا رسول معبوث

فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں تیری کتاب میں سے حکمت کی باتیں سکھائے اور اس طرح انہیں بدیوں سے پاک کر دے۔ یقیناً تو ہی ہر چیز پر غالب اور بہت ہی حکمت والا خدا ہے‘‘۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرۃ ۲ :آیت ۱۵۸) ’’صفا اور مروہ یقیناً شعائر اللہ میں سے ہیں۔ پس! جو شخص اس گھر (کعبہ) کا حج یا عُمرہ کرے تو اُسے ان دونوں کا طواف کرتے وقت ان کے درمیان تیز چلنے پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص بھی اپنی خوشی سے کوئی نیک کام کرے تو وہ سمجھ لے کہ اللہ ہر نیک کام کرنے والوں کا قدردان ہے اور ان کی نیکیوں کی قدر و منزلت کا خوب علم رکھنے والا ہے‘‘۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (البقرۃ ۲ : آیت ۱۹۶) ’’اور حج اور عمرہ کو خالصتاً اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے پورا کرو پھر اگر تم کسی سبب سے حج اور عمرہ سے روک دئے جاؤ تو تمہیں جو قربانی جہاں کہیں بھی میسر آ جائے اسے خدا کی راہ میں ذبح کر و اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے اپنے سر نہ مونڈھو اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اسے سر درد کی بیماری کی وجہ سے تکلیف پہنچ رہی ہو تو وہ سر منڈھوا دے اس پر اس وجہ سے روزوں یا صدقہ یا قربانی کی قسم سے کچھ فدیہ واجب ہوگا۔ پھر جب تم امن میں آ جاؤ تو اس وقت جو شخص عمرہ کا فائدہ ایسے حج کے ساتھ ملا کر اٹھائے تو اس وقت جو قربانی بھی آسانی سے مل سکے وہ قربان کر دے اور جو کسی قربانی کی بھی توفیق نہ پائے اس پر تین دن کے روزے تو حج کے ایام میں ہی واجب ہوں گے اور اے مسلمانو! سات روزے جب تم اپنے گھروں کو واپس لوٹ آؤ ۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے کہ جس کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو۔ پس! تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سمجھ لو کہ ان احکامات کی پابندی کرنے والے کے لئے اللہ کی سزا یقیناً سخت ہوتی ہے‘‘۔

یعنی ان میں سے تین حج کے دنوں میں یعنی سات، آٹھ اور نو ذوالحجہ کو اور سات روزے واپس گھر آ کر پورے کرے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُر'' مَّعْلُوْمٰت'' ج فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ لا وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ز وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ o (البقرة ۲ : آیت ۱۹۷)'' حج کے مہینے سب کے جانے پہچانے مہینے ہیں۔پس جو شخص ان میں حج کا ارادہ پختہ کر لےتو اسے یہ بات یاد رہے کہ حج کے ایام میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ ہی کوئی نافرمانی اور نہ ہی کسی قسم کا جھگڑا کرنا جائز ہوگا اور نیکی کا جو بھی کام تم کرو گے اللہ ضرور اس کی قدرومنزلت کو پہچان لے گا اور معقول زادراہ اپنے ساتھ لو اور یاد رکھو کہ بہتر زادراہ تمہارا تقویٰ ہی ہے اور اے عقل مندو ! میرا تقویٰ اختیار کرو''۔

لَيْسَ عَلَيْكُم جُنَاح'' اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ط فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ج وَاِنْ كُنتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ o (البقرة۲ :آیت ۱۹۸)'' تمہارے لئے یہ کوئی گناہ کی بات نہیں کہ حج کے ایام میں تم اپنے رب کے کسی فضل کی جستجو کرلو۔پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعرالحرام کے پاس اس طرح اللہ کا ذکر کرو کہ جس طرح سے اس نے تمہیں ہدایت دی ہے کیونکہ اس سے پہلے تم یقیناً گمراہوں میں سے تھے''۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْر'' رَّحِيْم'' o (البقرة ۲ :آیت ۱۹۹)'' پھر جب تم وہاں (عرفات) سے واپس لوٹو کہ جہاں سے لوگ واپس لوٹ جاتے ہیں تو اللہ سے بخشش طلب کرو کیونکہ یقیناً اللہ ہی تمہیں بخشنے والا اور تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے''۔

مناسک حج

یہاں میں سب سے پہلے اوقات حج کے بارہ میں کچھ عرض کروں گا ۔ارشاد خداوندی کے مطابق حج کی ادائیگی کے لئے چند خاص مہینے مقرر ہیں۔حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یعنی تین مستقل مہینے ہیں۔ان کو اشعرالحج اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں حج کی تیاری، اخلاق کی درستگی اور ضروریات حج مثلاً احرام وغیرہ کی تیاری یعنی عملی ارکان کا آغاز ہوتا ہے کیونکہ پرانے زمانہ میں آج کی طرح سفر نہیں ہوتا تھا کہ ادھر ہوائی جہاز میں بیٹھے اور ادھر چند گھنٹے کے بعد جدہ میں جا اترے بلکہ اس زمانہ میں لوگوں کو گھوڑوں، خچروں، گدھوں یا اونٹوں وغیرہ پر اور عموماً پیدل ہی سفر کرنا پڑتا تھا اس لئے مکہ مکرمہ تک آنے جانے میں نہ صرف بہت

دقت اٹھانی پڑتی تھی بلکہ کئی کئی ماہ کا سفر بھی کرنا پڑتا تھا۔اس لئے خصوصاً یہ تین مہینے اوقات حج قرار دئے گئے ہیں۔

حج صرف حج کے مخصوص ایام میں ہی ہوسکتا ہے اوراس کے لئے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کرنا بھی لازمی ہے سوائے اس کے کہ کوئی دوسرا شخص کسی کی جگہ حج کے مناسک ادا کرے۔اس طرح مخصوص اعمال اور عبادات بجالانے کا آغاز ہر سال مؤرخہ ۸/ذی الحج سے شروع ہوجاتا ہے۔ لہذا یہاں مقامات مقدسہ اورطریق حج کے بارہ میں نہایت ہی مختصر طور پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

دعائیں

اس مقدس و بابرکت سفر میں سہولت پہنچانے کی غرض سے بہت سے پاکستانی اور ہندوستانی ادارے زائرین کے لئے پاکٹ سائز کی دعاؤں کی کتابیں مفت تقسیم کرتے ہیں جن میں وہ تمام دعائیں درج ہوتی ہیں جو کہ مختلف مقامات مقدسہ پر پڑھی جاتی ہیں۔اکثر لوگ طواف کے وقت ایسی کتابیں اپنے سامنے کھول کر چلتے پھرتے پڑھتے جاتے ہیں لیکن ان پڑھ لوگوں کی سہولت کے لئے حرم شریف میں ایسے معلم بھی دستیاب ہو جاتے ہیں جو کہ کچھ فیس لے کر یہ خدمت ادا کرتے رہتے ہیں۔اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر سٹینڈز پر قرآن شریف بھی مفت پڑھنے کے لئے دستیاب ہوجاتے ہیں۔

ارکانِ حج

مناسک حج ۹/ ذوالحجہ کو مقام میقات میں احرام باندھنے سے لے کر ۱۳/ ذوالحجہ تک ادا کرنے ہوتے ہیں لہذا حج کے تین بنیادی رکن ہیں:-

☆۱:-حرام= یعنی نیت باندھنا۔

☆۲:-وقوف عرفہ=یعنی نو ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔نو ذوالحجہ کو اگر کوئی شخص عرفات کے میدان میں خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی نہ پہنچ سکے تو اُس کا حج نہیں ہوگا۔اُسے پھر اگلے سال یا جب بھی اُسے توفیق ملے نئے احرام کے ساتھ دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

☆۳:-طواف زیارت یا طواف افاضہ=یعنی وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد دس ذوالحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں آخر ماہ

ذوالحجہ تک ادا کیا جاسکتا ہے۔

مواقیت

مواقیت، میقات کی جمع ہے۔میقات سے مراد وہ مقام ہے کہ جہاں سے یا اُس کے قرب وجوار اور محاذ میں اکناف عالم اور دور دراز کے علاقوں سے حج کی نیت سے مکہ آنے والے حاجی احرام باندھتے ہیں اور ان مقامات سے آگے احرام باندھے بغیر حج کے لئے جانا ممنوع ہے۔ یہ مواقیت چھ ہیں کہ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذوالحلیفہ

اگر کوئی مدینہ منورہ سے حج یا عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ جا رہا ہو تو وہ مدینہ منورہ سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر مکہ کی جانب واقع ایک گاؤں ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچ کر رک جاتا ہے۔ یہاں اہل مدینہ یا مدینہ کی مغربی اطراف سے حج کے ارادہ سے آنے والے ٹھہر کر احرام باندھ لیتے ہیں اور احرام کے دو نوافل پڑھ کر مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو جاتے ہیں۔حج کی غرض سے مکہ جانے والوں کے لئے احرام باندھے بغیر اس مقام سے آگے جانا منع ہے۔

جحفہ

مکہ سے شمال مغرب کی جانب تقریباً ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر جحفہ کے مقام پر مصر، شام اور مغربی ممالک کے علاوہ شمالی افریقہ سے آنے والے حاجی بھی یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

ذات العرق

مکہ مکرمہ سے شمال مشرق کی جانب قریباً تیس میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی گاؤں ہے جو کہ عراق اور خشکی کے راستہ مشرقی ممالک کی جانب سے آنے والوں کا مقام میقات ہے اور ان ممالک کے حاجی وہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

قرانِ منازل

مکہ سے جنوب مشرق کی جانب اندازاً چالیس میل دور ایک پہاڑ ہے۔نجد کی طرف سے آنے والے حاجی یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

یَلَملَم

مکہ سے جنوب کی طرف اندازاً تیس میل کے فاصلہ پر سمندر کے اندر اٹھی ہوئی ایک پہاڑی کا نام ہے۔یمن کی جانب سے آنے والوں کے لئے یہ میقات ہے اور پاکستان، ہندوستان نیز جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک سے بذریعہ بحری جہاز آنے والوں کے لئے بھی یہی مقام میقات ہے اور حاجی یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

تنعِیم

جولوگ ان مقامات کے اندر یعنی خاص شہر مکہ کے قریب یا اہالیان مکہ جو کہ شہر مکہ کے اندر رہائش پذیر ہیں وہ اپنے اپنے گھروں سے یعنی جائے رہائش سے ہی احرام باندھ کر چلیں۔ان کا کسی میقات کے قریب جا کر احرام باندھنا ضروری نہیں۔البتہ اگر اہالیان مکہ حج کی بجائے عمرہ کرنے کا ارادہ کریں تو انہیں احرام باندھنے کے لئے اہالیان مکہ کے لئے مقرر مقام میقات تنعیم تک جانا ہوگا۔یہ مقام مکہ کے شمال کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے اور اہالیان مکہ وہاں سے اپنا احرام باندھیں گے تا کہ عمرہ کرنے کے لئے بھی ایک گونہ سفر کی شرط پوری ہو جائے۔حدیث شریف میں درج ہے کہ ’’حج اور عمرہ کی عبادت کا ایک حصہ،اللہ تعالیٰ کی خاطر مسافرت اختیار کرنا اور اپنے شہر سے نکلنا بھی ہے‘‘۔(ترمذی کتاب الحج باب العمرۃ من التنعیم جلد ۱ صفحہ ۱۱۲)

☆

احرام باندھنے کا طریق

احرام باندھنے سے قبل جسم کی ظاہری صفائی کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے ناخن تراشیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں، مونچھیں اور داڑھی درست کریں اس کے بعد جسم کو اچھی طرح مَل کر نہائیں۔خوشبو لگائیں پھر مرد سلا ہوا کپڑا اتار کر بغیر سلی ہوئی ایک چادر کا تہہ بند ناف کے اوپر سے باندھیں اور ایک چادر کندھوں سے اوڑھ لیں، سر ننگا رکھیں اور دونوں بازو ڈھانپ لیں۔خواتین اپنے کپڑوں میں ہی احرام کی نیت کریں۔

احرام سے مراد ایک خاص طریق سے حج یا عمرہ کی نیت کر کے ایک مخصوص لباس اوڑھنا ہے۔احرام باندھنے کا حکم مقام میقات سے ہے۔مختلف علاقوں کے لئے مختلف میقات ہیں۔جب مرد اپنی مقررہ میقات پر پہنچے تو وضو کرے یا نہائے دھوئے ،خوشبو لگائے ،دو عدصاف بے سلی چادریں بطور احرام اوڑھے۔حاجی ایک چادر کو بصورت تہبند اپنے نچلے دھڑ اور ٹانگوں پر باندھے۔تہبند کو ازار بھی کہتے ہیں۔اگر کسی کو تہبند باندھنا نہ آتا ہو تو وہ اس کو ایک پیٹی یا رسی یا نالہ کے ساتھ بھی اپنے جسم پر باندھ سکتا ہے اور دوسری چادر کو بصورت چادر اپنے اوپر والے دھڑ پر اوڑھے یا اس طرح لپیٹے کہ حاجی کا بائیاں کندھا ڈھکا رہے لیکن دائیاں بازو اور دائیاں کندھا کھلا رہے اور سر کو بھی ننگا رکھے۔عورت اُسی لباس میں جو اُس نے پہن رکھا ہے حج کر سکتی ہے البتہ عام حالات میں احرام باندھنے کے بعد اپنا مونہہ ننگا رکھے اور مونہہ پر نقاب نہ ڈالے سوائے اِس کے کہ کسی نامحرم کا آمنا سامنا ہو اور اُسے پردہ کرنا ضروری ہو جائے۔احرام باندھتے ہوئے ایک مخصوص دعا کی جاتی ہے۔

احرام باندھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ– اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَسْئَلُکَ الْعَفْوَ بِرَحْمَتِکَ اَجِرْفِی مِنَ النَّارِ

’’اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں۔اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا چاہتا ہوں اور جنت مانگتا ہوں اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں۔اپنی رحمت کے سبب مجھے آگ سے بچالے‘‘۔

احرام باندھنے کے بعد مرد ہو یا عورت نیت احرام کے دو رکعت نفل پڑھے۔ سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ان نوافل کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے۔

نیت احرام کی دو رکعات نماز

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ (الانعام ٦ : آیت ٧٩)

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (فاتحہ ١ : آیات ١–٦) اٰمِيْن

قُلۡ یَآ اَیُّھَا الۡکَافِرُوۡنَ (1) لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ (2) وَلَآ اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ (3) وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ (4) وَلَآ
اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ (5) لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ (6) (سورة کافرون : آیات ۱ –۶)

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیح رکوع اول

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبُحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکبَر

ثناء

سُبُحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَتعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیُرُک

تعوذ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیُمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیُم

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ – الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم – مٰلِکِ یوۡمِ الدِّیۡنِ – اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ – اِھۡدِنَا الصِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ – صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡن (الفاتحة ١ : آیات ٢–٧) اٰمِیۡن

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (1) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (2) لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ (3) وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (4) (سورة اخلاص : آیات ١ – ٤)

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہٗ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِ لٰہَ اِ لَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰ خِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲:آیت ۲۰۱)

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴ :آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ o (ابراھیم ۱۴ : آیت ۴۱)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)

اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کثِیرًا، وَلا یَغْفِر الذُّنوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَۃً مِن عِندِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ صلے اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی

خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُاللّٰہ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ– اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لاحول

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

تسبیحات

سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ - لَهُ الْمُلْكُ وَالْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر ''

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّى عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ان نوافل کی ادائیگی کے بعد حج یا عمرہ کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے۔ تلبیہ احرام کا ایک ضروری حصہ ہے کیونکہ اگر مندرجہ ذیل الفاظ حج کے ارادہ کے ساتھ نہ کہے جائیں تو احرام مکمل نہ ہوگا گویا حج کے شروع کرنے کے لئے تلبیہ کی بالکل وہی حیثیت ہے جو نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے کی ہے لہذا تلبیہ پیش خدمت ہے:-

تلبیہ

۸/ذوالحج سے لے کر ۱۰/ذوالحج کی صبح یعنی رمی جمرات تک تمام دعاؤں کے ساتھ ساتھ بار بار یہ تلبیہ پڑھتے رہیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ - لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ - اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

''میں حاضر ہوں اے میرے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ - تمام حمد و ثنا کا تو ہی مالک ہے۔ تمام دنیا تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں''۔

محرم

تلبیہ پڑھنے کے بعد انسان محرم ہو جاتا ہے یعنی حج کے مناسک اور احکام بجالانے کے قابل ہو جاتا ہے۔محرم انسان کو بہت سی ایسی باتوں سے بچنا پڑتا ہے جو عام حالات میں اُس کے لئے جائز ہیں مثلاً خشکی کا شکار کرنا یا کسی سے کروانا،خوشبو یا تیل لگانا، کنگھی کرنا، بال کٹوانا، ناخن کاٹنا،مرد کے لئے قمیض یا سِلا ہوُا کپڑا پہننا، سر اور چہرہ ڈھانکنا،ٹوپی پہننا یا پگڑی باندھنا، موزے(جرابیں) یا پورے بوٹ استعمال کرنا، بیوی سے مباشرت کرنا یا اُس کے مقدمات کا ارتکاب کرنا جیسے بوسہ لینا وغیرہ۔غرض ایسے تمام امور سے اجتناب لازمی ہے جو کہ انسان کی عام زندگی کا لازمی جزو اور آرام وآسائش کا باعث ہوں۔احرام کی حالت میں فسق وفور،لڑائی جھگڑا اور جنگ وجدال بہت مذموم حرکات ہیں۔عام حالات میں بھی ایک مسلمان سے ایسے افعال شنیعہ کی اُمید نہیں کی جاسکتی چہ جائیکہ خُدا کے سب سے زیادہ بابرکت گھر کی زیارت کی نیت سے جانے والا اس قسم کی حرکات کا مرتکب ہو۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

یٰٓاَیُّھَا الَّـذِیْـنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِّنَ الَّیْدِ تَنَالُہٗٓ اَیْدِیْکُمْ وَ رِمَاحُکُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ ج فَمَنِ اعْتَـدٰی بَـعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (الـمائدۃ ۵ :آیت ۹۴) ’’اے ایماندارو ! یقیناً اللہ تمہیں کسی ایسے شکار کے ذریعہ سے آزمائے گا کہ جسے تم باآسانی اپنے ہاتھوں سے پکڑ لو یا اپنے نیزوں سے مار لو۔ایسا امتحان صرف ان لوگوں کو ظاہر کرنے کے لئے لیا جائے گا جو کہ تنہائی میں بھی خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں لیکن جو لوگ ان احکامات کی نافرمانی کریں گے ان کے لئے ایک دردناک عذاب مقرر ہے‘‘۔

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط وَمَـنْ قَتَلَہٗ مِنْکُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِـہٖ ذَوَاعَدْلٍ مِّنْکُمْ ھَدْیًا م بٰلِـغَ الْـکَـعْبَۃِ اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِہٖ ط عَـفَا اللّٰہُ عَمَّا سَلَفَ ط وَمَـنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ ط وَاللّٰہُ عَـزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ۝ (الـمائدۃ ۵ : آیت ۹۵) ’’اے ایماندارو! تم احرام کی حالت میں شکار کو نہ مارا کرو اور تم میں سے جو شخص اس شکار کو جان بوجھ کر مارے گا تو جو چوپایہ اُس نے قتل کیا ہے اُسی قسم کا جانور اُسے بدلہ میں دینا ہوگا۔جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل انسان کریں گے اور جسے قربان کرنے کے لئے کعبہ تک پہنچانا ضروری ہوگا اور اگر وہ شکاری اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے کفارہ ادا کرنا ہوگا یعنی چند مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھنا تاکہ وہ مجرم اپنے کام کے بدانجام کو بھگتے۔ہاں جو پہلے گذر چکا ہے وہ اللہ نے معاف کر دیا ہے اور جو شخص اس حکم

کے باوجود پھر بھی کوئی ایسا جرم کرے گا تو اللہ اسے اُس کے جرم کی سزا قرار واقعی دے گا اور اللہ سب پر غالب ہے اور بُرے کام کی سزا دینے والا ہے''۔

دور دراز کے ممالک کے بہت سے حاجی بذریعہ بحری جہاز مکہ میں آتے ہیں اور بحری جہازوں میں بعض اوقات راشن کم پڑ جاتا ہے اور وہ زمینی سفر کرنے والوں کی طرح کسی قریبی شہر سے اپنی ضروریات کے لئے فوراً اناج وغیرہ نہیں خرید سکتے لہذا اللہ تعالیٰ نے بحری سفر طے کر کے آنے والے حاجیوں پر شفقت کی نظر فرماتے ہوئے ان حاجیوں کو بحری شکار کرنے اور وہ شکار خود کھانے اور اپنے ساتھ عام مسافروں کو کھلانے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (المائدة ۵: آیت ۹۶) ''بحری سفر طے کرتے ہوئے راستہ میں بحری شکار کرنا اور شکار کا خود کھانا اور دوسرے مسافروں کو کھلانا تمہارے اور دوسرے مسافروں کے فائدہ کے لئے جائز کیا گیا ہے لیکن خشکی کا شکار تم پر اس وقت تک کے لئے حرام کر دیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو لہذا تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کہ جس کے حضور تمہیں اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا''۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ احرام باندھنے کے بعد بکثرت تلبیہ کہا جائے۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے اور نیچے اُترتے ہوئے بالالتزام تلبیہ کہے، تکبیر، ذکر الٰہی، استغفار اور درود شریف پر زور دے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے اور کعبۃ اللہ نظر آئے تو تلبیہ اور تکبیر کہتے ہوئے نہایت درد اور توجہ کے ساتھ اپنے نیک مقاصد کے لئے دعا مانگے کیونکہ قبولیت دعا کا یہ خاص وقت ہے۔

حَرَم

مکہ اور اس کے اِرد گرد کا علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ حدود حرم کے اندر شکار کھیلنا، کسی جنگلی جانور کو پریشان کرنا، خودرَو ہری گھاس یا خودرَو درخت کو کاٹنا منع ہے البتہ کسی موذی جانور مثلاً کسی خونخوار درندہ، سانپ، بچھو، کنکھجورہ (ہزار پایہ) یا فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کوے، چیل، چوہے اور باؤلے (پاگل) کتے کو مار سکتے ہیں۔اذخر نامی گھاس اور خود کاشتہ فصل کاٹ سکتے ہیں۔

حرم کی حدود مختلف اطراف سے مختلف ہیں۔ایک طرف مکہ سے قریباً تین میل، دوسرے طرف سے سات میل اور تیسری طرف جدہ کی جانب سے نو میل حرم کی حدیں ہیں جہاں کہ سڑک کی دونوں جانب ستون لگے ہوئے ہیں جو کہ اس چیز کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس مقام سے حرم کی حد شروع ہو رہی ہے۔اس حد فاصل کو عبور کرتے وقت درج ذیل دعا پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے:-

اللّٰھُمَّ ان ھٰذا حرمک و حرم رسولک فحرّم لحمی و دمی و عظمی و بشری علٰی النّار اللّٰھُمَّ اٰمنّی من عذابک یوم تبعث عبادک اے میرے اللہ! یہ تیرا اور تیرے رسولؐ کا حرم ہے۔پس! اس کی برکت سے تُو میرے تمام جسم، میرے خون، میری ہڈیوں اور میرے چہرے کو آگ سے محفوظ رکھ۔اے میرے اللہ! مجھے روز قیامت کے دن اپنے ہر عذاب سے بچا۔آمین

بیت اللہ

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کشفی طور پر دو پہاڑیوں صفا اور مروہ کے درمیان وادیٔ غیر ذی زرع میں بیت اللہ دکھایا گیا تھا چنانچہ آپؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے ایک بابرکت سرخ ٹیلہ پر بیت اللہ کی تعمیر کی جس کے چاروں طرف کی زمین نشیب میں تھی۔اس طرح خانہ خدا کو سیلاب کی دسترس سے محفوظ بنایا گیا لیکن وادیٔ ابراہیم میں بار بار سیلاب آنے کی بدولت خانہ کعبہ کے اردگرد مسلسل مٹی اور پتھر جمع ہوتے رہے کہ جس کی وجہ سے بالآخر اردگرد کی زمین اونچی ہوتی چلی گئی اور حرم مقدس نیچے ہوتا چلا گیا۔مرور زمانہ سے بھی خانہ کعبہ کو نقصان پہنچتا رہا تاہم نہایت عقیدت سے اور باقاعدگی کے ساتھ حرم شریف کی مرمت کی جاتی رہی اور بارش یا سیلاب سے زیادہ نقصان پہنچ جانے کی صورت میں وقتاً فوقتاً اس کی دوبارہ تعمیر بھی کی جاتی رہی۔

ابتداً میں خانہ کعبہ پر کوئی غلاف نہ ہوتا تھا لیکن بعد میں یمن کے ایک بادشاہ تبع اسدؔ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ وہ کعبہ کو غلاف چڑھا رہا ہے چنانچہ اس نے کعبہ پر غلاف چڑھوا دیا کہ جس کے بعد سے یہ رسم جاری ہے۔بیت اللہ کے چاروں کونے چار ارکان کہلاتے ہیں اور ہر ایک الگ نام سے مؤسوم ہے۔شمال مشرقی کونہ الرکن العراقی، شمالی کونہ الرکن الشامی یا غربی، جنوبی الرکن الیمانی اور مشرقی کونہ حجر اسود کے نام سے مؤسوم ہے یعنی الرکن الاسود۔ دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور دراوزے کے درمیان ہے اَلمُلتَزم ''چمٹ جانے والا'' حصہ کہلاتا ہے کیونکہ طواف کرنے والے دعا کرتے وقت اس دیوار سے چمٹ جاتے ہیں۔خانہ کعبہ کے

شمال مشرقی دیوار میں زمین سے تقریباً چھ فٹ اوپر دروازہ کو باب کعبہ کہا جاتا ہے۔خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونہ کے قریب فرش سے تقریباً پانچ فٹ اوپر ایک سیاہ رنگ کا پتھر نصب ہے جسے حجر اسود کہا جاتا ہے۔خانہ کعبہ کا طواف اسی پتھر کو چومنے سے شروع کیا جاتا ہے اور خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے جاتے ہیں اور ہر چکر میں حجر اسود کو چوما جاتا ہے۔یہ چکر دائیں سے بائیں جانب ANTI CLOCKWISE یعنی وقت بتانے والی گھڑی کے وقت سے الٹی جانب لگائے جاتے ہیں۔

سیدنا آنحضرت ﷺ کی جوانی کے دور میں یعنی آنحضور ﷺ کے دعویٰ نبوت سے کچھ عرصہ قبل کعبہ کی دیواریں مرور زمانہ۔بارش اور سیلاب کے باعث بوسیدہ ہوگئی تھیں چنانچہ قریش نے اس کی تعمیر نو کا فیصلہ کیا اور اس کی تعمیر کے لئے پتھروں کی تراش خراش شروع کردی کہ انہی دنوں لوہے، سنگ مرمر اور عمارتی لکڑی سے لدا ہوا ایک رومی بحری جہاز سمندری طوفان کے باعث حجاز کی ایک بندرگاہ شعیبیہ کے قریب تباہ ہوگیا۔قریش مکہ کو اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے ایک رئیس ولید بن مغیرہ کو یہ عمارتی لکڑی خرید لانے کے لئے بھیجا۔یہ لکڑی خانہ کعبہ کی چھت کے لئے کافی ثابت نہ ہونے کے باعث خانہ کعبہ کی شمالی جانب مجبوراً کچھ جگہ چھوڑنی پڑی۔بغیر چھت کے اسی حصہ کو جو خانہ کعبہ کا حصہ بھی ہے حطیم یا حجر بھی کہتے ہیں۔اس تعمیر کے دوران کچھ ضروری ترمیم بھی کی گئی جس کی بدولت خانہ کعبہ کی مستطیل عمارت، حصہ حطیم کی وجہ سے مربع شکل میں بنادی گئی۔اس کی دیواروں کو بلند کر کے اس پر چھت ڈال دی گئی۔کعبہ کے دروازہ کو اونچا کر دیا گیا کہ جس کی وجہ سے کعبہ کی بلندی تیرہ فٹ سے بڑھ کر سینتیس فٹ ہوگئی نیز اس کے اندر چھ ستون بنائے گئے اور چھت میں ایک روشن دان بھی بنایا گیا۔چھت پر جانے کے لئے لکڑی کا ایک زینہ اور چھت سے برساتی پانی کے نکاس کے لئے ایک پرنالہ بھی بنایا گیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے حطیم کو خانہ کعبہ میں شامل کر کے اس کی پھر دوبارہ تعمیر کروائی اور کعبہ کے اندر چھ کی بجائے صرف تین ستون بنوائے۔عبدالمالک بن مروان نے باگ سلطنت سنبھالتے ہی اپنے گورنر حجاج بن یوسف کو حکم دیا کہ اس نئی عمارت کو گرا کر سابقہ رنگ میں دوبارہ عمارت بنوادی جائے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا لیکن تین ستونوں والی تبدیلی کو بحال رکھا۔یہ عمارت تقریبا ۹۹۶ سال تک استعمال ہوتی رہی یہاں تک کہ شدید بارش اور سیلاب آنے سے کعبہ منہدم ہوگیا چنانچہ ۱۰۴۰ھ میں سلطان مراد خان عثمانی نے اس کو نئے سرے سے تعمیر کروایا۔اس وقت سے لے کر آج تک خانہ کعبہ کی تعمیر و توسیع کا کام جاری ہے۔

☆

مسجد الحرام

خانہ کعبہ کے اِرد گرد مستطیل اور کسی حد تک گول کھلے صحن والی ایک وسیع و عریض مسجد ہے۔ اس مسجد میں کم و بیش چھ لاکھ سے زائد نمازی بیک وقت دائرہ کے رنگ میں صفیں بنا کر اور بیت اللہ کی جانب مونہہ کر کے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس دو منزلہ عمارت کے سامنے دو منزلہ برآمدے بھی متصل ہیں نیز قدیم تعمیر اور صحن حرم اس کے علاوہ ہے۔ اس مسجد کا موجودہ رقبہ تین لاکھ مربع میٹر سے بھی زیادہ ہے۔ اِرد گرد پتھر کے ستونوں پر گنبد نما چھتوں والے برآمدے بنے ہوئے ہیں اور ان برآمدوں میں بھی نمازی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس مسجد میں چار سو بتیس ستون ہیں۔ اس وقت اس کے پانچ صدر دروازے نیز چونسٹھ ثانوی دروازے اور نو عدد مینار ہیں اور ہر مینار ۸۹ میٹر بلند ہے۔ اس مسجد کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسجد الحرام کے نام سے یاد کیا ہے۔ اسی مقدس مسجد کے بارہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:-

لَتَدخُلُنَّ المَسجِدَالحَرَامَ اِن شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِینَ (الفتح ۴۸ :آیت ۲۷) اللہ نے اپنے رسول کی اُس خواب کو سچا کر دکھایا کہ جس میں خانہ کعبہ کے طواف کا نظارہ دکھایا گیا تھا۔ اگر اللہ نے چاہا تو تم ایک دن امن کے ساتھ مسجد حرام میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔ اپنے سر پوری طرح منڈوائے ہوئے یا چھوٹے بال کروائے ہوئے ہو گے اور تم کسی سے بھی نہ ڈرتے ہو گے۔ پس! اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کہ تم اس وقت نہیں جانتے اور اس نے اس کے بعد ایک اور فتح رکھ دی ہے۔

دس ہجری میں فتح مکہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔ **سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیمِ**

حطِیم

خانہ کعبہ کی شمالی دیوار کے ساتھ کچھ جگہ بشکل کمان خالی ہے۔ اس جگہ کے اِرد گرد چھوٹی چھوٹی دیوار ہے لیکن اس کے اوپر چھت نہیں۔ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے کچھ عرصہ پہلے جب قریش مکہ نے خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی تو چھت کے لئے وافر مقدار میں لکڑی نہ مل سکنے کے باعث یہ حصہ بغیر چھت بنائے چھوڑ دیا گیا۔ طواف میں اس حصہ کو بھی شامل کیا جاتا ہے

لیکن مسجد حرام میں نماز پڑھتے ہوئے اگر صرف اس حصہ کی طرف مونہہ کیا جائے تو نماز درست نہ ہوگی۔خانہ کعبہ کا طلائی پرنالہ شمال مغربی دیوار کے بالائی کنارے سے نیچے لٹکا ہوا ہے جو میزاب الرحمۃ ''میزاب رحمت'' کہلاتا ہے اور حطیم میں ہی گرتا ہے۔

حجرِ اسود

خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونہ کے پاس ایک سیاہ رنگ کا پتھر نصب ہے کہ جسے'' حجرِ اسودؔ'' کہتے ہیں۔اس پتھر کو بہت متبرک سمجھا جاتا ہے۔یہ پتھر غالباً کسی شہاب ثاقب کا ایک بہت بڑا ٹکڑا ہے جو مکہ کے قریب ابوقبیس نامی ایک پہاڑ پر گرا تھا۔تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اس نمایاں پتھر کو وہاں سے اٹھالائے اور اسے''کونے کے پتھر'' کی تمثیل اور ایک عظیم یادگار کے طور پر نصب فرمادیا۔

اب جو بھی حاجی خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اُسے حکم ہے کہ سب سے پہلے وہ اس یادگار پتھر'' حجر اسودؔ'' کو بوسہ دے۔یہ پتھر شعائر اللہ میں سے ہے اور خدا کے قادر مطلق ہونے اور صادق الوعد ہونے کا ایک خاص امتیازی نشان ہے اور جس سے انسان کو پیار ہو اُس سے متعلق خاص اشیأ بھی انسان کو پیاری لگتی ہیں۔پس یہی فلسفہ حجر اسود کو چومنے کا ہے ورنہ یہ پتھر اپنی ذات میں نہ کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی نقصان اور نہ مسلمان اسے کسی بھی رنگ میں نافع یا ضار سمجھتے ہیں۔حضرت عابسؓ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو چوم رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ کہتے جاتے ہیں کہ:-'' مَیں جانتا ہوں کہ تُو ایک پتھر ہے۔نہ تو فائدہ دے سکتا ہے، نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو مَیں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا''۔(بخاری کتاب الحج باب ماذکر فی الحجر الاسود)

مطاف

خانہ کعبہ کے اِرد گرد سنگِ مَرمَر کا بنا ہوا ایک دائرہ ہے۔اس جگہ بیت اللہ کے اِرد گرد طواف کرتے ہیں۔طواف ایک عبادت ہے جو بیت اللہ کے اِرد گرد سات چکر لگا کر ادا کی جاتی ہے۔عورتوں کو علیحدہ طواف کروایا جاتا ہے جس کے لئے

مستورات عورتوں کے زمرہ میں پہلے سے ہی چلی جاتی ہیں۔ لاغر افراد اور معذوروں کے لئے قیمتاً چند ایسی کرسیوں کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے کہ جس پر ایسے مستحق افراد بیٹھ جاتے ہیں اور پھر مزدور انہیں اٹھا کر طواف کروا دیتے ہیں۔

رُکنِ یمانی

خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونہ چونکہ ملک یمن کی سمت ہے لہذا اسے ''رُکنِ یمانی'' کہتے ہیں اور طواف کے وقت اس کونہ کے کنارے کو ہاتھ سے چھونا اور اسے بوسہ دینا مستحب ہے۔

مقامِ ابراہیم

بیت اللہ کے دروازہ اور مُلتزَم کے سامنے ایک قبہ (گنبد نما چھوٹی سی عمارت) ہے جس میں وہ پتھر رکھا ہوا ہے کہ جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیواریں چنی تھیں۔ اس جگہ کو جہاں یہ پتھر رکھا ہوا ہے ''مقام ابراہیم'' کہتے ہیں۔ طواف کے سات چکر لگانے کے بعد یہاں دو رکعات نماز ادا کرنا واجب اور زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

--- **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى** --- (البقرۃ ۲ :آیت ۱۲۵) --- ابراہیم کے نماز کے لئے کھڑے ہونے والے مقام کو تم اپنی نماز پڑھنے کی جگہ (مصلّٰی) بنالو---

کوہ صفا اور کوہ مروہ

مکہ میں مسجد حرام کے قریب جنوب کی جانب دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں جو کہ اب کچھ ہموار ہو کر دالان اور چبوترے کی شکل میں ہیں لیکن حکومت نے اب بھی ان دونوں پہاڑیوں کا کچھ نشان جوں کا توں برقرار رکھا ہے۔ یہ جگہ حرم شریف سے

متصل ہے۔اس طرف کو باہر نکلنے کے لئے دس دروازے ہیں۔مسجد حرام سے نکلیں تو پہلے صفا پہاڑی آتی ہے اوراس کے بعد مشرق کی جانب ہٹتے ہوئے مروہ کی پہاڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم پر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہ السلام اور اپنے کم عمر معصوم بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ کی بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد پانی اور دیگر سامان خوارک ختم ہوگیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شدت پیاس سے اپنی ایڑھیاں رگڑنے لگے۔اپنے معصوم بچے کواس حالت میں دیکھ کر حضرت ہاجرہ علیہ السلام پانی کی تلاش میں گھبراہٹ اور بے بسی کے عالم میں سات بار کبھی صفا پر چڑھتیں اور پھر وہاں سے اتر کر مروہ پر بھاگ کر تشریف لے جاتیں کہ شاید کہیں دُور کسی جگہ پانی نظر آجائے۔اس طرح آپؑ نے سات بار کوہ صفا اور کوہ مروہ کے چکر لگائے اوراس کے بعد جب آپؑ واپس آئیں تو دیکھا کہ بچہ جہاں ایڑھیاں رگڑ رہا تھا وہاں ایڑھیاں رگڑنے سے جو چھوٹا سا گڑھا پڑ گیا تھا اس میں سے پانی رسنے لگا۔حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے جلدی سے وہاں ایک گڑھا کھود کر پانی نکالا اور اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز بیٹے کو پینے کے لئے دیا اور خود بھی سیراب ہوکر پیا۔اسی دوران پانی کی تلاش میں وہاں ایک قافلہ آنکلا کہ جس کے لوگوں نے بھی حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی اجازت سے وہ بابرکت پانی پیا اور پھر آپؑ کی اجازت سے وہیں آباد ہونے کا فیصلہ کرلیا اور یوں اس غیر آباد اور سنسان جگہ پر مکہ کی بستی آباد ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتے کرتے ایک عالمی شہرت یافتہ شہر بن گئی جو کہ آج بھی آباد ہے اور تاقیامت اس کے آباد رہنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہوا ہے۔

چاہ زمزم

آب زم زم کے چشمہ کا نام چاہ زمزم ہے اوراس کے بابرکت پانی کو آب زمزم کہتے ہیں۔اپنے بیٹے کو پیاس سے نڈھال دیکھ کر ایک مضطرب والدہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی اس اضطراری کیفیت اوراس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے چشمہ یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کی اس عظیم الشان بارش کی یاد میں حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کو حکم ہے کہ وہ بھی صفا اور مروہ کے سات چکر لگائیں۔اس عبادت کو ''**سعی بین الصَّفا و المروہ**'' کہا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ---(البقرة ۲ : آیــت ۱۵۸) ''صفاؔ اور مروہؔ یقیناً اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔سو جو شخص اس معزز گھر کعبہ کا حج یا عُمرہ کرے تو اُسے

ان دونوں پہاڑیوں صفا اور مروہ کے درمیان تیز چلنے پر کوئی گناہ نہیں''---

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ مقام ابراہیم سے بائیں طرف اور کعبہ سے بجانب مشرق تقریباً ساٹھ فٹ کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے کہ جسے چاہ زمزم کہا جاتا ہے۔زمزم کا پانی چشمہ کی صورت میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہؓ کے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے بطور نشان نمودار ہوا تھا۔یہ بابرکت کنواں اُسی واقعہ کی یادگار ہے اور اس کے بابرکت پانی کو آبِ زمزم کہتے ہیں۔زمزم کا پانی قبلہ رخ ہو کر نہایت ادب سے صرف حصول برکت کی غرض سے جی بھر کر پیا جاتا ہے۔حاجیوں، عمرہ ادا کرنے والوں کی سہولت کے پیشِ نظر اب اس کنویں پر نل اور ٹوٹیاں لگا دی گئی ہیں تا کہ یہ بابرکت پانی پینے میں آسانی رہے۔

حرم مکہ میں داخلہ کی دعا

حجاج جب مکہ کی پُرانی آبادی میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجعل لی بِھَا قرارًا و ارزُقنِی بِھَا حلالًا " اے میرے اللہ! مجھے اس بستی میں اچھا ٹھکانہ اور رزق حلال عطا فرما''۔

پھر انسان جب شہر مکہ میں داخل ہو جائے تو اس کے بعد اپنی جائے رہائش پر سامان وغیرہ رکھ کر اور وضوٗ یا غسل کر کے سیدھا مسجد حرام میں جائے اور خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی یہ بولے۔

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ – لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ – اَللّٰہُ اَکۡبَرُ –

بیت اللہ میں داخلہ کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی ذُنُوۡبِی وَافۡتَحۡ لِی اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ "

میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے۔اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اِستِلام

استلام یعنی حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اشارے سے چومنا

خانہ کعبہ میں تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو جائے اور جس طرح سجدہ میں ہاتھ رکھتے ہیں اُسی طرح کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے حجر اسود کو چُومے اور اگر چُوم نہ سکے تو اپنے ہاتھ سے اُسے چُھوئے اور اگر چھو بھی نہ سکے تو چھڑی یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اُسے چُوم لے۔ دھینگا مشتی کر کے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ حجر اسود کو اس طرح بوسہ دینے کو ’’اِستِلام‘‘ کہتے ہیں۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ دعا پڑھے:-

بِسۡمِ اللّٰهِ – اَللّٰهُ اَکۡبَرُ – وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدِ

’’ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے اور تمام پاکیزہ تعریفوں کے قابل ہے‘‘۔

حضرت مؤلانا حکیم نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے حج کے واقعات سناتے ہوئے فرمایا کہ ’’میں نے کسی سے روایت کے ذریعے سنا تھا کہ جب بیت اللہ نظر آئے تو اس وقت کوئی ایک دعا مانگ لو تو وہ ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے۔ میں علوم کا تو اس وقت ماہر نہ تھا جو ضعیف وقویٰ روایتوں میں امتیاز کرتا۔ میں نے یہ دعا مانگی: الٰہی ! میں تو ہر وقت محتاج ہوں۔ اب میں کون کون سی دعا مانگوں؟ پس میں یہی دعا مانگتا ہوں کہ جب ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں تو اس کو قبول کر لیا کر۔ روایات کا حال تو محدثین نے کچھ ایسا ویسا ہی لکھا ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ میری تو یہ دعا قبول ہو گئی‘‘۔ (**مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۱۱**)

اسی طرح حضرت مصلح موعود صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ حدیث نبویؐ کے مطابق کہ خانہ کعبہ کو پہلی مرتبہ دیکھتے ہی جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ آپؓ نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ ’’ یا اللہ! اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقع ملے گا؟ پس! میری تو یہی دعا ہے کہ ’’ تیرا اپنے رسولؐ سے وعدہ ہے کہ اِس (خانہ کعبہ-ناقل) کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا وہ قبول ہو گی‘‘۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں‘‘۔ (تفسیر کبیر جلد۲ صفحہ ۴۵۰)

طواف المقدوم

اِستِلام کے بعد طواف شروع کرے یعنی حجرِ اسود کی دائیں جانب جدھر دروازہ ہے اُس کی طرف چلتے ہوئے بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔ ان سات بار کے طوائف میں یہ ادعیات پڑھی جاتی ہیں:-

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ – وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَ وَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ – " پاک ہے اللہ تعالیٰ اور تمام پاکیزہ تعریفوں کا بھی صرف وہی حقدار ہے کہ جس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور سب طاقتوں اور قوتوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے سوا کسی کو کوئی طاقت حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ پر اس کی تمام برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں۔ میں تجھ پر اور تیری کتاب پر یقین کامل رکھتے ہوئے یہ طواف کرتا ہوں۔ میں تیرے احکامات پر چلتا ہوں اور تیرے رسول اور محبوب محمد ﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری طرف آتا ہوں لہٰذا تُو مجھے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور مجھے اس دنیا میں اور اگلی دنیا میں بھی سلامتی اور بخشش اور قوتِ ایمان عطا فرما اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرما کر دوزخ کی آگ سے بچالے"۔ آمین

حاجی ہر طواف کے ہر چکر کے خاتمہ پر حجرِ اسود کے قریب سے گزرتے ہوئے یہ مروج دعا پڑھے:-

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥ (البقرہ ۲: آیت ۲۰۱) "اے ہمارے رب! ہم کو اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہر قسم کی بھلائی دے کر ہمیں اپنی آگ کے عذاب سے بچالینا"۔

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ " اور اے میرے پیارے اور تمام جہانوں کے بخشنے والے رب! ہمیں نیکوں کے ساتھ اپنی جنت میں داخل فرما"۔ آمین

☆

رَمَل

حطیم بھی کعبہ کا حصہ ہے۔اس لئے چکر لگاتے ہوئے اس کے باہر سے گزرے۔پہلے تین چکروں میں رَمَل یعنی کسی قدر فخر یہ انداز میں کندھے مٹکاتے ہوئے تیز تیز قدم چلنا مسنون ہے۔ہر چکر میں جب بھی حجر اسود کے سامنے پہنچے تو اِستِلَام کرے۔رکن یمانی کا اِستِلَام بھی مستحسن ہے۔ساتواں چکر حجر اسود کے سامنے آ کر ختم کرے۔

طواف کعبہ کی دو رکعات نماز

خانہ کعبہ کے سات چکر لگانے کے بعد انسان مقام ابراہیم کے پاس آ کر طواف کے دو رکعت نماز پڑھے۔مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد بیت اللہ کا یہ پہلا طواف ہے جسے طواف القدوم کہتے ہیں۔ طواف المقدوم کے بعد دو رکعت نماز میں حدیث نبویؐ کے مطابق قرآن مجید کی دو مخصوص سورتیں پڑھی جاتی ہیں یعنی پہلی رکعت میں سورۃ المنافقون پڑھے اور دوسری میں سورۃ الاخلاص۔

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام ۶ : آیت ۷۹)

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o (فاتحہ ۱ : آیات ۱–۶) – اٰمِیْن

اس کے بعد سورت منافقون پڑھنا مسنون ہے۔

اِذَا جَآئَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُه‘ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ (1) اِتَّخَذُوْآ اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (2) ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ (3) وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (4) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ (5) سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ (6) هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ (7) يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (8) يٰٓ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ (9) وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ (10) وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (11) (سورۃ منافقون ۶۳ : آیات ۱–۱۱)

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع اول

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام ثانیہ

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَر

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ

تعوذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ – الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ – مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ – اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ – اِھۡدِنَا الصِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ – صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡن

(الفاتحة ۱ : آیات ۲–۷) اٰمِیۡن

سورت اخلاص

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (2) لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ (3) وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (4) (سورة اخلاص ۱۱۲ : آیات ۱–۴)

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکْبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲: آیت ۲۰۱)
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۰)
رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ o (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱)
رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)
اَللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کثِیرًا، وَلا یَغْفِر الذُّنوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَۃً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ صلے اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)
رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللہِ – اَسْتَغْفِرُ اللہِ – اَسْتَغْفِرُ اللہِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ– اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لاحول

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ –

تسبیحات

سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَللہُ اَکْبَرُ

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ – لَہُ الْمُلْکُ وَالْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ’’

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

مقام ملتزم

اس نماز کی ادائیگی کے بعد اگر جگہ مل جائے تو آپ مقام ملتزم یعنی حجر اسود سے باب کعبہ تک کی 8 فٹ رتین میٹر لمبی دیوار پر جا کر دعا کریں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر بڑی عاجزی سے دیوار سے لپٹ کر دعا مانگتے تھے۔

آب زم زم پینے کی دعا

مقام ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد چاہ زم زم کے پاس آئیں اور کعبہ شریف کی طرف مونہہ کر کے کھڑے کھڑے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں جتنا بھی یہ متبرک پانی پی سکتے ہوں پئیں پھر الحمد اللہ کہیں اور یہ دعا مانگیں:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ عِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَآءَ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

’’اے اللہ میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور ہر ایک بیماری سے شفا کا طلب گار ہوں۔‘‘

بیت اللہ سے نکلنے کی دعا:-

بِسمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِی اَبوَابَ فَضلِکَ

''میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے ''۔

سعی بین الصفا والمروہ

صفاومروہ کے درمیان سعی کے لئے پہلے حجر اسود پر آئیں اور حسبِ سابق استلام کے بعد باب صفا کی جانب روانہ ہوں، دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے سعی کی نیت کی یہ دعا کریں:-

اَللّٰهُمّ اِنِّیٓ اُرِیْدُ السّعْیَ بَیْنَ الصّفَا وَالْمَرْوَة سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسّرْهُ لِیْ وَتَقَبّلْهُ مِنّیْ۔ ''اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان محض تیری خوشنودی کے لئے سات چکروں سے سعی کرتا ہوں پس اِسے میرے لئے آسان کردے اور مجھ سے وہ قبول فرما''۔

کوہ صفا پر جانے کی تسبیح

اس کے بعد صفا پر آئے اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کر کے اور ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگے

بِسْمِ اللهِ - اَللهُ اَکْبَرُ - وَلِلهِ الْحَمْدُ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور خدا کی قسم تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں''۔

اور پھر بالترتیب درود شریف پڑھیں، تکبیر اور تلبیہ کہیں:-

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد'' مَّجِیْد'' ط

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد'' مَّجِیْد''

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَر

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ – لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ – اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

'' مَیں حاضر ہوں اے میرے اللہ تیرے حضور مَیں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ مَیں حاضر ہوں۔ تمام حمد وثناء کا تُو ہی مالک ہے۔ تمام دنیا تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں''۔

صفا پر چڑھنے کی دعا

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ O (البقرة ۲ : آیت ۱۵۸) '' بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے۔''

اس کے بعد سعی شروع کرنے سے قبل یہ کہے:-

'' أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ''۔ میں اس (کوہ صفا) سے (سعی) شروع کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) پہلے ذکر کیا ہے۔

☆ پھر صفا پہاڑی پر تھوڑا سا چڑھ کر کسی ایسی جگہ پر کھڑا ہونا بہتر ہے کہ جہاں سے بیت اللہ نظر آئے، وہاں تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں:-

'' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر ''۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور خدا کی قسم! اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

☆ پھر یہ کہے:-

” لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَه “۔ (صحيح مسلم، بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث: 2950)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے ہر تعریف ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اسی نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے (کافروں کے) گروہوں کو شکست دی۔

صفا پر پڑھنے کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ” اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو سب پر غالب اور سب سے زیادہ عزت والا ہے“۔

صفا سے اترنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِىْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صلى الله عليه وآله وسلم وَتَوَفَّنِىْ عَلٰى مِلَّتِهِ وَاَعِذْنِىْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ ”اے اللہ مجھے اپنے نبی کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے آپ کے دین پر موت عطا کر اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔“

مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں

صفا کی سیڑھیوں سے اترتے ہی آپ کے سفر کا آغاز مروہ کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ کوہ مروہ کی جانب چلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ”اللہ پاک ہے سب

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے، جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔"

اگر یہ مذکورہ دعا آپ کو زبانی یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ للہِ، اَللہ اَکْبَرُ، اِسْتِغْفَار (اَسْتَغْفِرُ اللہ) یا درود شریف کا وِرد جاری رکھیں۔

مروہ پر چڑھنے کی دعا

اِنّ الصّفَا وَالْمَرْوَۃ مِنْ شَعَآئِرِ اللہِ فَمَنْ حَجّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یّطّوّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطوّعَ خَیْرًا فَاِنّ اللہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ O (البقرۃ ۲ : آیت ۱۵۸) "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے۔"

مروہ پر پڑھنے کی دعا

رَبّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ " اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو سب پر غالب اور سب سے زیادہ عزت والا ہے"۔

مروہ سے اترنے کی دعا

اَللہُ اَکبَر – لَا اِلٰہَ اِلّا اللہُ وَحدَہ' لَا شَرِیکَ لَہ' – لَہ' المُلکُ وَلَہ' الحَمدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیر" –اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُول اللہِ وَ عَلٰی اَھلِہٖ وَعَلٰی اَصحَابِہٖ

صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر اور مروہ سے صفا تک واپس آنے کو دوسرا چکر کہتے ہیں۔ ہر پھیرے میں جب صفا یا مروہ پہنچیں تو

ہاتھ اُٹھا کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کریں۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ان سات چکروں کو ''سَعی'' کہتے ہیں یعنی سعی بین الصفا والمروہ۔

بیت اللہ سے باہر نکلنے کی دعا:-

بِسمِ اللہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِی اَبوَابَ فَضلِکَ

'' میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

بیت اللہ سے باہر نکلنے کا سلام:-

السلام علیکم

منیٰ میں پہلی آمد

اس کے بعد آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ میں جائے۔ یہ مقام مکہ مکرمہ سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ منیٰ وہ مقام ہے جہاں شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ وہیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاً کی نمازیں پڑھے۔ یہاں جس مقام پر آنحضرت ﷺ کا خیمہ نصب تھا اور آنحضو ﷺ نے نماز پڑھی تھی اس مقام پر اب ایک مسجد بنادی گئی ہے جسے مسجد خَیف کہا جاتا ہے۔

مقام عرفات

نویں ذوالحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہو۔ میدان عرفات، منیٰ سے تقریباً سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ مکہ سے شمال مشرق کی جانب قریباً ۹ میل کے فاصلہ پر وہ عظیم الشان میدان ہے کہ جہاں ۹/ ذوالحجہ کو تمام حاجی جمع ہوتے ہیں۔ اس مقام کو میدان عرفہ یا عرفات بھی کہتے ہیں۔ ظہر کے وقت سے لے کر غروب آفتاب تک یہاں قیام کیا جاتا ہے جسے وقوف عرفہ کہتے ہیں۔

☆

عرفات میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلَنَا فِى الْآخِرَةِ وَالْاُوْلٰى - اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُبَارَكًا - اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَيْنَا وَيَسِّرْلَنَا وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا- " اے میرے اللہ! ہمیں ہدایت سے بھرپور راہ دکھا اور ہمیں تقویٰ سے مزین فرما اور ہمارے ہونے ان ہونے گناہوں کی پردہ پوشی فرما۔اے میرے اللہ ! میں تجھ سے صرف برکت والا اور پاکیزہ رزق حلال مانگتا ہوں۔اے میرے اللہ! جو چیز تجھے بہت پسند ہے اس کی محبت اور اس کا کچھ حصہ ہمیں بھی باآسانی عطأ فرما اور جو چیز تجھے ناپسند ہو تو اس چیز کی برائی ہمارے لئے بھی ناپسند فرما اور ہم کو اس بری چیز سے بچالے اور ہمیں ہدایت یافتہ کرنے کے بعد اسلام کو ہم سے دور نہ کر"۔

وقوف

ظہر اور عصر کی نمازیں یہیں قصر یعنی جمع کر کے پڑھے۔یہ حکم سب حجاج کے لئے یکساں ہے خواہ ان کا تعلق قریبی شہر مکہ سے ہی کیوں نہ ہو۔ظہر اور مغرب کے درمیان میدان عرفات میں وقوف کرے۔نویں ذوالحج کو میدان عرفات میں وقوف۔ حج کا اہم ترین حصہ ہے۔ یاد رہے کہ اگر کسی وجہ سے یہ وقوف رہ جائے تو اس سال حج نہیں ہوگا۔ وادئ عُرَنَہ جو عرفات کے پہلو میں ہے اُسے چھوڑ کر عرفہ کا سارا میدان مؤقف ہے یعنی جہاں چاہے وقفہ کے لئے ٹھہر جائے۔ ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہو کر حج کرنے والا تلبیہ وتکبیر، ذکر الٰہی، استغفار اور دعا میں مشغول رہے۔مقام عرفات پر غروب آفتاب تک رہنا لازمی ہے۔

جبل رحمت

مقام عرفات میں ہی جبل الرحمت کا پہاڑ ہے کہ جس کی چوٹی پر ایک سادہ سا اونچا سفید مینار ہے۔اس پہاڑی کو کوہ عرفہ یا جبل عرفہ بھی کہا جاتا ہے۔عرفہ عربی میں اونچی اور نمایاں جگہ کو کہتے ہیں اس لیے اس پہاڑی کا نام یہی پڑ گیا۔جبل رحمت پر سفید لوح عین اس جگہ ایستادہ کی گئی ہے جہاں سیدنا حضرت محمد احمد ﷺ کی اونٹنی قصواء حجۃ الوداع کے روز کھڑی تھی۔جبل رحمت کے چاروں جانب میدان عرفات ہے۔ سیدنا آنحضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ نے اپنی اونٹنی "قصویٰ" پر رونق افروز ہوتے

ہوئے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنا آخری تاریخی خطبہ حج ارشاد فرمایا۔اس مقام کی پہچان کے لئے وہاں پر ایک سفید سادہ لوح نصب کی گئی ہے۔اس پہاڑ کی جانب رُخ کر کے یہ دعا کی جاتی ہے:-

''اے میرے اللہ! تُو نے مجھے مقام عرفات میں قیام کی توفیق بخشی اور تُو ہی مجھے اپنے فضل اور رحمت کے سایہ میں اپنے اس پاکیزہ گھر کی طرف لے آیا ہے لہذا میں اس مبارک مقام پر تیرے محبوب اور دونوں جہانوں کے سردار اور ہمارے مقتدیٰ آنحضرت ﷺ کی سُنت حسنہ پر عمل کرتے ہوئے حاضر ہوں۔ اے میرے اللہ! یقیناً تیرے ہاں ہر مہمان کی مہمان نوازی ہوتی ہے اور ہر قربانی کے لئے ایک انعام مقرر ہے اور ہر زائر کے لئے تیری رحمت اور ہر دعا گو کے لئے ایک اجر مقرر ہے''۔ (پس! مجھ پر بھی اپنا فضل فرما)۔آمین

خطبہ حجۃ الوداع

یہاں میں تحدیث نعمت کے طور پر آنحضرت ﷺ کا حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمودہ خطبہ تحریر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:-

---اے لوگو ! یہ کون سا دن ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا : یہ کون سا شہر ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا شہر ہے۔پھر آپؐ نے پوچھا : یہ کون سا مہینہ ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے ۔اس سوال و جواب کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سنو ! خدا نے تمہارا خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام کر دی ہے کہ جس طرح اس نے اس مہینہ میں اس شہر میں اس دن کی حُرمت کو قائم کیا ہے۔ میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنی شروع کر دو---

لوگو! اچھی طرح سُن لو! کیونکہ شاید میں اس سال کے بعد اس جگہ۔اس مہینہ میں ۔اس شہر میں تم سے نہ مل سکوں---

لہذا اچھی طرح سُن لو اور یہ یاد رکھو! کہ زمانہ جاہلیت کی تمام رسومات اور روایات کو میں نے اپنے پاؤں تلے روند ڈالا ہے۔اسی طرح زمانہ جاہلیت میں تم لوگوں سے جو قتل ہوئے ہیں ان کی دیت اور قصاص بھی ساقط کئے جاتے ہیں اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں (اپنے خاندان میں سے) عامر بن ربیعہ بن الحارث کا خون معاف کرتا ہوں---

سُود قطعی طور پر حرام کیا جاتا ہے۔ہاں! راس المال تمہارا ہے۔ وہ تم لے سکتے ہے اوراس کے ساتھ میں ہر وہ قرضہ معاف کرتا ہوں جو میرے خاندان کا کسی نے دینا ہے اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا قرض معاف کرتا ہوں---

اللہ کے حقوق یاد رکھو۔عورتوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔-تم نے انہیں اللہ کے نام پر حاصل کیا ہے اور اسی کے نام سے وہ تم پر حلال کی گئی ہیں اس لئے ان کے حقوق یاد رکھو اور تمہارا بھی ان پر حق ہے۔اگر وہ غلطی کریں تو تمہارا فرض ہے کہ پیار سے انہیں سمجھاؤ۔ معروف کے مطابق انہیں کھانا۔کپڑا مہیا کرنا تمہارا فرض ہے---

لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا جدامجد بھی ایک ہے۔تم آپس میں بھائی بھائی ہو اور برابر۔اس لئے ایک دوسرے پر فضیلت مت جتاؤ۔عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔سفید کو سُرخ وسیاہ پر یا سُرخ وسیاہ کو سفید پر کوئی فضیلت نہیں۔بجز تقویٰ کے---

میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو تم کبھی بھی سیدھے راستے سے نہیں بھٹکو گے-وہ ہے کتاب اللہ---

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔پس! اپنے رب کی عبادت کرو۔اپنی پانچ نمازوں کو سنوار کر ادا کرو۔رمضان کے روزے رکھو اور خوشی خوشی اپنے اموال میں سے زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے اُولی الامر کی اطاعت کرو۔ تم اپنے رب کی جنت میں داخل کئے جاؤ گے۔تم سے قیامت کے دن میرے بارہ میں پوچھا جائے گا۔تم کیا جواب دو گے؟ اس پر تمام لوگوں نے بلند آواز سے کہا ''ہم گواہی دیں گے کہ آپؐ نے اللہ کی شریعت ہم تک پہنچا دی ہے''۔

اس پر آنحضرت ﷺ نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی۔ آنحضور ﷺ نے **هَل بَلَّغتُ** کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے ---

اور پھر ہجوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:-اے اللہ! تُو گواہ رہ۔لوگوں نے پھر بلند آواز سے کہا '' آپؐ نے نبی اور رسول کی حیثیت سے اپنا فرض پُورے طور پر ادا کر دیا ہے۔آنحضور ﷺ نے **هَل بَلَّغتُ** کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے۔اے اللہ! تُو گواہ رہ۔ہجوم کی جانب سے پھر آواز آئی '' آپؐ نے ہمیں اچھی طرح بتا دیا ہے کہ خیر اور شر کیا ہے۔اس پر آپؐ نے پھر مقرر فرمایا:-اے اللہ! تُو گواہ رہ۔

اس کے بعد آپؐ نے مزید فرمایا کہ '' دیکھو! جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقعہ پر موجود نہیں کیونکہ

عین ممکن ہے کہ جو یہاں موجود نہیں وہ میرے ان کلمات کو بہتر طور پر یاد رکھے اور سمجھے''۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

اس الوداعی خطبہ کے بعد آنحضرت ﷺ پر خدا تعالیٰ کی یہ وحی نازل ہوئی:-

--- اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا --- (المائدة ۵: آیت ۳) ''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کرتے ہوئے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے''---

اس حج اکبر یعنی حجۃ الوداع سے واپس آنے کے تقریباً تین یا چار ماہ کے بعد سیدنا آنحضرت ﷺ سخت بخار سے بیمار پڑ گئے اور اسی بخار میں دس تا بارہ یوم تک مبتلا رہنے کے بعد بالآخر مؤرخہ ۱۲/ ربیع الاول ۱۰ ہجری کو یعنی ۶ جون ۶۳۲ء عیسوی بروز منگل اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ بوقت وفات آنحضور ﷺ کے ہونٹوں پر اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی '' اے میرے اللہ! تو ہی سب سے پیارا، اعلیٰ وارفع دوست ہے'' کے الفاظ جاری تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ (البقرة ۲: آیت ۱۵۶) ہم تو اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

مسجد نمرہ

میدان عرفات میں ایک مسجد مع مینار و منبر موجود ہے جسے مسجد نمرہ کہا جاتا ہے۔ سنت نبویؐ کے مطابق شیخ الاسلام یہاں خطبہ ارشاد فرمائے لہٰذا اس مقام پر احباب کی سہولت کے لئے اور صرف برکت کی خاطر یہ عاجز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک دعائیہ مکتوب یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خط اپنے ایک عزیز معتقد دوست حضرت صوفی احمدؐ جان صاحبؓ کو ۱۸۸۵ء میں حج پر جاتے ہوئے دیا تھا اور تاکیداً یہ ہدایت فرمائی تھی کہ:-'' آپ پر فرض ہے کہ انہی الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں''

چنانچہ حضرت صوفی احمدؐ جان صاحبؓ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں ۹؍ذی الحج ۱۳۰۲ھ بمطابق ۱۹؍ستمبر ۱۸۸۵ء کو میدان عرفات میں یہ دعا پڑھی۔ اس وقت حضرت صوفی احمدؐ جان صاحبؓ کے پیچھے آپؓ کے ۲۲ خدام اور عقیدتمند تھے جن میں حضرت صاحبزادہ عبدالمجید صاحبؓ مبلغ ایران، حضرت محمدؐ امیر خان صاحبؓ، حضرت قاضی زین العابدین صاحبؓ سرہندی اور حضرت صوفی احمدؐ جان صاحبؓ کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمدؐ صاحبؓ بھی شامل تھے۔ حضرت صوفی احمدؐ جان صاحبؓ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعائیہ مکتوب مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں اور تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے:-

’’ اے ارحم الراحمین! ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پُرخطا اور نالائق غلام احمدؐ جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین! تُو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تُو راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی محبت میں زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔

اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تُو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام۔ مخالفین پر اور ان سب پر جو، اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پُوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور نبی کریم ﷺ اور اسؐ کی آل اور اصحابؓ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام اور برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین‘‘۔ (الحکم ۶-۱۳؍اگست ۱۸۹۸ء)

مزدلفہ

عرفات سے منیٰ کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک میدان ہے جسے مزدلفہ کہتے ہیں۔ مزدلفہ مقام عرفات اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔ مشعر الحرام نامی پہاڑی بھی اسی میدان کے دامن میں واقع ہے اور جبل الرحمت نامی پہاڑی بھی یہیں واقع ہے۔ وادی مُحسِّر کو چھوڑ کر مزدلفہ کا باقی سارا میدان مؤقف ہے۔ یہاں بھی ایک خوبصورت وسیع مسجد موجود ہے۔ عرفات سے واپسی پر حج کرنے والے حاجی اسی میدان میں رات بسر کرتے ہیں اور یہیں مغرب اور عشاءٔ کی نمازیں جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ ارشاد

باری تعالیٰ ہے:-

ثُمَّ اَفِیۡضُوۡا مِنۡ حَیۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ --- اور جہاں سے لوگ (واپس) لوٹتے رہے ہیں وہیں سے تم بھی واپس لوٹو---(**البقرۃ ۲: آیت ۱۹۹**)

یہاں خیمہ لگانے کی اجازت نہیں لہذا میدان مزدلفہ میں ہی تمام رات قیام کرنا ہوتا ہے لہذا لوگ زمین پر ہی اپنا بوریا بستر ڈال کر فراش ہوجاتے ہیں۔ مؤرخہ دس ذوالحجہ کو صبح کی نماز یعنی نماز فجر بہت سویرے پڑھی جاتی ہے۔

مشعرالحرام

نماز فجر کے بعد مشعرالحرام کے پاس جاکر بکثرت ذکرالٰہی کرنے کا حکم ہے۔اس ذکرالٰہی میں تکبیر اور تلبیہ پر زور دے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفَاتٍ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ عِنۡدَالۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ ---" پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعرالحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو"---(**البقرۃ ۲ :آیت ۱۹۸**)

منیٰ میں دوسری آمد

دس ذوالج کو جب کچھ روشنی ہو جائے تو مزدلفہ سے چل کر منیٰ میں آجائے (منیٰ میں دوبارہ آمد)۔مزدلفہ سے واپسی پر رمی کرنے کے لئے راستہ سے ۶۳ کنکریاں اُٹھالے۔

رمی جمرات یا جمار

جب منیٰ پہنچے تو سب سے پہلے **جَمۡرَۃُ الۡعَقۡبَہ** کو رمی کرے یعنی عقبہ نامی ٹیلے کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں

مارے۔اس مناسک کا آغاز دوعدد توپ کی سلامی کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی بار بار تلبیہ کہنے کا وجوب ختم ہوجائے گا۔ ہر کنکری مارنے کے ساتھ یہ جملہ بلند ہوتا ہے:-

بِسْـمِ اللهِ – اَللّٰہُ اَکْبَـرُ – رَمِیْتُ الشَّیْـطٰـانُ ” میں اللہ کے نام کے ساتھ کنکر مارنا شروع کرتا ہوں۔اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔اس کنکر سے میں نے شیطان کو مار بھگایا“۔

رمی کی اختتامیہ دعا

بِسْـمِ الـلٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا –

”یعنی اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے۔شیطان ذلیل ہو۔رحمٰن راضی ہوجا۔اے اللہ میرے حِج مبرور کو قبول فرما اور قبول کی گئی کوشش بنا اور میرے گناہ معاف کر“۔آمین

اللہ کی راہ میں قربانی

اس کے بعد اگر اُس کا ارادہ قربانی دینے کا ہے تو منیٰ کے مذبح خانہ جا کر قربانی دے ورنہ اپنے بال کٹوا کر بنوا کر ،ترشوا کر یا منڈوا کر احرام کھول دے اور عام لباس پہن لے۔قربانی کے گوشت میں سے ایک حصہ اپنے کھانے پکانے کے لئے لے آئے۔قربانی کے سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلٰى مَارَزَقَهُمْ مِّنْ م بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ---(الحج ۲۲ : آیت ۳۴)

”اور ہم نے ہر ایک قوم کے لئے قربانی کا ایک طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے اُن کو بخشے ہیں“

قربانی صرف حلال جانوروں کی ہی دی جاسکتی ہے۔اس کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَاُحِلَّـتْ لَـكُمُ الْاِنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُم فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج ۲۲ : آیت ۳۰) ”اور اے مؤمنو! تمہارے لئے سب چوپائے حلال کئے گئے ہیں سوائے اُن چوپایوں کے کہ جن کی حُرمت قرآن میں بیان ہوچکی ہے۔پس! جھوٹ بولنے سے بچو“۔

حلال حلق یا تقصیر

مقام منیٰ میں بال کٹوانے یا منڈوانے کو احرام کھولنے کو حلال کہتے ہیں۔عورت احرام کھولنے کے لئے اپنے سر کی ایک دو مینڈھیاں قینچی سے کاٹ دے یا پھر سر کے پچھلے حصے سے صرف ایک پور کے برابر بال کاٹیں۔عورت کے لئے سارے بال کٹوانا یا منڈوانا جائز نہیں۔مرد حضرات حلق یعنی سارے بال منڈوائیں یا تقصیر کروائیں یعنی نشانی کے طور پر کچھ بال کتروائیں۔بال کٹوانے یا منڈوانے کو احرام کھولنا یا حلال کہتے ہیں۔اب الحمدللہ آپ کا حج مکمل ہو گیا۔

تکمیل حج

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ آپ کے اس حج کو قبول فرمائے آمین یارب العالمین

پہلا طواف زیارت

یہ دسویں ذوالحجہ کا ہی دن ہے۔ اس دن تمام دنیا بھر میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے لیکن حجاج کے لئے اُس دن عید کی نماز نہیں ہے۔بہر حال احرام کھولنے کے بعد دسویں ذی الحجہ کو حج کرنے والا منیٰ سے مکہ مکرمہ آ کر بیت اللہ کا طواف کرے۔یہ طواف۔طواف زیارت کہلاتا ہے۔اس طواف زیارت کو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔یہ طواف زیارت بھی حج کا ایک بنیادی رکن ہے۔طواف زیارت کے بعد حج کرنے والے کے لئے وہ سب اشیاٗ جائز ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے اُس کے لئے ممنوع تھیں۔اب وہ چاہ زمزم کا پانی پیئے اور صفا اور مروہ کی سعی کرے اور اس کے بعد یا طواف زیارت سے فارغ ہو

کرانسان پھرمنیٰ میں واپس چلا جائے یعنی جیسے اس کی مرضی ہواور اگلے تین دن وہیں مقیم رہے۔

منیٰ میں تیسری آمد

منیٰ میں تین جمرے ہیں۔جمرۃ الاولیٰ۔جمرۃ الوسطیٰ۔جمرۃ العقبہ۔یہ جمرے جو پہلے چھوٹی چھوٹی چٹانیں تھیں اب بُرجیوں کی شکل میں موجود ہیں۔گیارہویں ذوالحجہ کو حج کرنے والا زوال کے بعد ان تینوں جمروں کو رمی کرے۔سب سے پہلے اس جمرے کو سات کنکر مارے جو مسجد الخیف کے پاس ہے اور جسے جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں۔اس کے بعد اُس جمرہ کو سات کنکر مارے جو اس جمرہ کے قریب ہے اور جسے جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں۔سب سے آخر میں تیسرے جمرے یعنی جمرۃ العقبہ کو سات کنکر مارے۔

رمی

بارہویں ذوالحجہ کو بھی انسان گیارہویں ذوالحجہ کی طرح ان تینوں جمروں کی رمی کرے۔اس کے بعد انسان کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو تیرہویں ذوالحجہ کو بھی ان تینوں جمروں کی رمی کرنے کے لئے منیٰ میں قیام کرے اور چاہے تو ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق واپس چلا جائے:-

---فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ج وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لا لِمَنِ اتَّقٰى --- (البقرۃ ۲:آیت ۲۰۴) پس! جو متقی شخص جلدی کرے اور دو دنوں میں ہی واپس چلا جائے تو اُسے کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح جو متقی اور بھی زیادہ وہاں ٹھہرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں---

یعنی اگر انسان چاہے تو اس آیت کریمہ میں درج سہولت کی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بارہویں تاریخ کی رمی کے بعد منیٰ سے مکہ مکرمہ میں واپس آجائے۔

دوسرا طواف زیارت

رمی کے بعد طواف زیارت کے لئے اسی دن شام تک خانہ کعبہ میں آئیں اور اس کا طواف کریں۔

سَعی الحج

اس کے بعد دو نفل نماز ادا کریں اور نوافل کی ادائیگی کے بعد سعی حج ادا کریں یعنی صفا و مروہ کے درمیان آخری مرتبہ سات چکر لگائیں۔صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے پہلے حجر اسود پر آئیں اور حسبِ سابق استلام کے بعد باب صفا کی جانب روانہ ہوں، دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے سعی کی نیت کی یہ دعا کریں:-

اَللّٰھُمّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ– ”اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان محض تیری خوشنودی کے لئے سات چکروں سے سعی کرتا ہوں پس اِسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے وہ قبول فرما“۔

کوہ صفا پر جانے کی تسبیح

اس کے بعد صفا پر آئے اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کر کے اور ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگے

بِسْمِ اللهِ – اَللهُ اَکْبَرُ – وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں“۔

اور پھر بالترتیب درود شریف پڑھیں، تکبیر اور تلبیہ کہیں:-

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَر

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ – لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ –

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

’’ مَیں حاضر ہوں اے میرے اللہ تیرے حضور مَیں حاضر ہوں ۔ تیرا کوئی شریک نہیں ۔ مَیں حاضر ہوں ۔ تمام حمد و ثنا کا تو ہی مالک ہے ۔ تمام دنیا تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں‘‘ ۔

صفا پر چڑھنے کی دعا

اِنّ الصَّفَا وَالْمَرْوَة مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يّطّوّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوّعَ خَيْرًا فَاِنّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ O (البقرة ۲ : آیت ۱۵۸) ’’بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبر دار ہے۔‘‘

اس کے بعد سعی شروع کرنے سے قبل یہ کہے:-

’’ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ‘‘۔ میں اس (کوہ صفا) سے (سعی) شروع کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) پہلے ذکر کیا ہے۔

☆ پھر صفا پہاڑی پر تھوڑا سا چڑھ کر ایسی جگہ کھڑا ہونا بہتر ہے، جہاں سے بیت اللہ نظر آئے، وہاں تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں:-

’’ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر ‘‘ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر یہ کہے:-

" لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَه "۔ (صحيح مسلم، بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث: 2950)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے ہر تعریف ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اسی نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے (کافروں کے) گروہوں کو شکست دی۔

صفا پر پڑھنے کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ " اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو سب پر غالب اور سب سے زیادہ عزت والا ہے"۔

صفا سے اترنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِی بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صلى الله عليه وآله وسلم وَتَوَفَّنِیْ عَلٰى مِلَّتِه وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ- "اے اللہ مجھے اپنے نبی کی سنت کا تابع بنادے اور مجھے آپ کے دین پر موت عطا کر اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔"

مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں

صفا کی سیڑھیوں سے اترتے ہی آپ کے سفر کا آغاز مروہ کی طرف شروع ہوجاتا ہے۔ کوہ مروہ کی جانب چلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ "اللہ پاک ہے سب

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے، جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔''

اگر یہ مذکورہ دعا آپ کو زبانی یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ للهِ، اَللہ اَکْبَرُ، اِسْتِغْفَار (اَسْتَغْفِرُ الله) یا درود شریف کا وِرد جاری رکھیں۔

مروہ پر چڑھنے کی دعا

اِنّ الصّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یّطّوّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوّعَ خَیْرًا فَاِنّ اللهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ O (البقرة ۲ : آیت ۱۵۸) ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے۔''

مروہ پر پڑھنے کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَذُّ الْاَکْرَمُ '' اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو سب پر غالب اور سب سے زیادہ عزت والا ہے''۔

مروہ سے اترنے کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَر – لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ – لَہٗ الْمُلکُ وَلَہٗ الحَمدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیر'' –اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُول اللّٰہِ وَ عَلٰی اَھلِہٖ وَعَلٰی اَصحَابِہٖ

صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر اور مروہ سے صفا تک واپس آنے کو دوسرا چکر کہتے ہیں۔ ہر پھیرے میں جب صفا یا مروہ پہنچیں تو ہاتھ اُٹھا کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کریں۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ان سات چکروں کو ''سَعی'' کہتے ہیں یعنی سعی بین الصفا والمروہ۔

بیت اللہ سے باہر نکلنے کی دعا:-

بِسمِ اللہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِی اَبوَابَ فَضلِکَ ”میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے“۔

بیت اللہ سے باہر نکلنے کا سلام:-

السلام علیکم

طواف الوداع

بہر حال بارہویں یا تیرہویں ذوالحج کو یعنی جیسے انسان کی مرضی ہو اور دل چاہے مکہ مکرمہ میں آ کر بیت اللہ کا آخری طواف کرے۔ یہ طواف اُن لوگوں کے لئے ہے جو کہ مکہ کے باشندے نہیں ہیں اور اپنے گھر واپس جانا چاہتے ہیں۔ اس طواف کو طواف الصدر یا طواف الوداع کہتے ہیں۔ الوادعی طواف سے فارغ ہو کر حج کرنے والا زمزم کا پانی پیئے۔ دہلیز کعبہ کو چُومے۔ ملتزم پر اپنا سینہ رکھ کر رو رو کر دعائیں کرے۔ استار کعبہ یعنی کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اُس سے بخشش کی التجا کرے۔ پھر پچھلے پاؤں ہٹتے ہوئے اپنی آخری نگاہِ شوق کعبہ پر ڈالے اور خدا حافظ کہتا ہوئے واپس آ جائے۔

مُلتزَم

حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان کی شمالی دیوار کا حصہ مُلتزَم کہلاتا ہے۔ حج کرنے والے حاجی واپسی کے وقت کعبہ کے اس حصہ سے اپنے سینہ کو ایسے لگاتے ہیں جیسے معانقہ کیا جاتا ہے۔ بیت اللہ سے الوادع اور اُس کی آخری زیارت کا یہ والہانہ انداز ہے۔

حج کی تین اقسام

حج مفرد

حج مفرد کا طریق وہی ہے جو اوپر حج کے تمام جملہ مناسک کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔ حج مفرد کرنے والے کے لئے دسویں ذوالحجہ کو قربانی دینی ضروری نہیں۔

حج تمتع

حج تمتع کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَاَتِمُّوا الحجَّ وَالعُمرَةَ لِلّٰہِ ؕ فَاِن اُحصِرتُم فَمَا استَیسَرَ مِنَالھَدیِ ج وَلا تَحلِقُوا رُءُ وسَکُم حَتّٰی یَبلُغَ الھَدیُ مَحِلَّہ‘ ؕ فَمَن کَانَ مِنکُم مَّرِیضًا اَو بِہٖٓ اَذًی مِّن رَّاسِہٖ فَفِدیَۃ‘‘ مِّن صِیَامٍ اَو صَدَقَۃٍ اَو نُسُکٍ ج فَاِذَآ اَمِنتُم فَمَن تَمَتَّعَ بِالعُمرَۃِ اِلَی الحَجِّ فَمَا استَیسَرَمِنَ الھَدیِ ج فَمَن لَّم یَجِدفَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الحَجِّ وَسَبعَۃٍ اِذَا رَجَعتُم ؕ تِلکَ عَشَرَۃ‘‘ کَامِلَۃ‘‘ ؕ ذٰلِکَ لِمَن لَّم یَکُن اَھلُہ‘ حَاضِرِی المَسجِدِ الحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعلَمُوٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیدُ العِقَابِ ۝ (البقرہ۲ :آیت ۱۹۶) ’’اور حج اور عمرہ کو اللہ (کی رضا) کے لئے پورا کرو پھر اگر تم کسی سبب سے حج اور عمرہ سے روکے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے ذبح کرو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے اپنے سر نہ مونڈھو اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اپنے سر کی بیماری کی وجہ سے اسے تکلیف پہنچ رہی ہو اور وہ سر منڈھوا دے اس پر اس وجہ سے روزوں یا صدقہ یا قربانی یعنی کچھ فدیہ واجب ہوگا۔ پھر جب تم امن میں آجاؤ تو اس وقت جو شخص عمرہ کا فائدہ ایسے حج کے ساتھ ملا کر اٹھائے تو جو قربانی بھی اسے آسانی سے مل سکے کردے اور جو کسی قربانی کی بھی توفیق نہ پائے اس پر تین دن کے روزے تو حج کے دنوں میں ہی واجب ہوں گے اور سات روزے اس وقت جب اے مسلمانو ! تم اپنے گھر واپس پہنچ جاؤ۔ یہ پورے دس روزے ہوئے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہنے والے نہ ہوں اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سمجھ لو کہ اللہ کی سزا یقیناً سخت ہوتی ہے‘‘۔

اس آیت کریمہ میں حج تمتع کا ذکر ہے۔ جس کی تشریح یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں سب سے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھے اور مکہ پہنچ

کرعمرہ ادا کرے اوراس کے بعد احرام کھول دے۔ پھر آٹھویں ذوالحجہ یااس سے پہلے حج کا احرام باندھے اوراسی طریق کے مطابق حج کرے جو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ گویا حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا اوراس کے بعد نئے احرام کے ساتھ حج کرنا تمتع کہلاتا ہے۔ تمتع کے معنے فائدہ اُٹھانے کے ہیں یعنی حج کرنے والا ایک ہی سفر سے دوفائدے اُٹھاتا ہے۔ عمرہ بھی کرتا ہے اور حج بھی ادا کرتا ہے۔ حج تمتع کرنے والے کے لئے بھی کسی جانور کی قربانی دینی ضروری ہے۔

دَمِ تمتّع

اس قربانی کو دَمِ تمتع کہتے ہیں۔ اگر قربانی نہ دے سکے تو اس کے بدلہ میں دس روزے رکھے۔ ان میں سے تین حج کے دنوں میں یعنی سات، آٹھ اور نو ذوالحجہ کو اور سات روزے واپس گھر آ کر پورے کرے- ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳/ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا سخت منع ہے۔

حجِ قِران

حجِ قِران اسے کہتے ہیں کہ شروع عمرہ اور حج دونوں کا اکٹھا احرام باندھے یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے۔ اس طرح احرام باندھنے والا جب مکہ پہنچے گا تو سب سے پہلے عمرہ کرے گا۔ اس کے بعد احرام نہیں کھولے گا بلکہ اسی احرام کے ساتھ حج کے مناسک بھی ادا کرے گا اور جس طرح اُس نے عمرہ کا اور حج کا اکٹھا احرام باندھا تھا اسی طرح دسویں ذوالحجہ کو دونوں کا اکٹھا ہی احرام کھولے گا۔ متمتع کی طرح قِران کرنے والے کے لئے بھی قربانی دینی ضروری ہے۔ اگر قربانی نہ دے سکے تو اس کے بدلہ میں دس روزے رکھے۔ ان میں سے تین حج کے دنوں میں یعنی سات، آٹھ اور نو ذوالحجہ کو اور سات روزے واپس گھر آ کر پورے کرے۔

حجِ غائب

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کریں گی مگر وہ حج کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئیں۔ کیا اب میں ان کی جانب سے

حج کرسکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-''ہاں! اس کی طرف سے حج کرلو۔تمہارااس بارہ میں کیا خیال ہے کہ اگراس پرکوئی قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتیں؟ لہذا اللہ کے حقوق بھی اسی طرح پورے کرو کیونکہ اللہ وفا کا سب سے زیادہ حقدار ہے''۔(بخاری کتاب الحج)

جنایاتِ حج

جنایۃ،کوتاہی اور قانون کی خلاف ورزی کو کہتے ہیں۔حج کے بعض خاص قائدے اور قانون ہیں-جوشخص ان کی خلاف ورازی کرے گا وہ زیرمؤاخذہ ہے جس کی تفصیل کتب حدیث وفقہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔مختصراً یہاں کچھ کوتاہیوں کا ذکر کیا جارہاہے۔

۱:-محرم اگرکسی عذرکی بنأ پر سِلے ہوئے کپڑے پہن لے یا جوئیں پڑ جانے کی بدولت اُسے سرمنڈوانا پڑے تو اس کوتاہی کے تدارک کے طور پر وہ فدیہ ادا کرے-فدیہ سے مراد روزے رکھنا یا غربأ کو صدقہ دینا یا قربانی ذبح کرنا ہے۔البتہ اگر محرم کے پاس اَن سِلے کپڑے نہ ہوں اور نہ ہی وہ باآسانی مہیا کرسکتا ہو تو وہ سِلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے۔اس صورت میں فدیہ بھی ضروری نہ ہوگا۔(ابو داؤد کتاب الحج باب مایلبس المحرم جلد ۱ صفحہ۲۵۳)

۲:-محرم اگرشکارکرے تو بطور کفارہ شکار کی مثل پالتو جانور ذبح کرے مثلاً ہرن مارا ہے تو منیٰ کے مذبح میں بکرا یا چھترا ذبح کرے اور اگر شترمرغ کا شکار کیا ہے تو اُونٹ ذبح کرے۔اگر جانور ذبح نہ کرسکے تو چھ مساکین کو کھانا کھلائے۔یہ بھی نہ کرسکے تو تین روزے رکھے۔(بخاری کتاب التفسیر باب قوله فمن كان منكم مريضًا اوبه اذى من راسه جلد ۲ صفحہ ۶۴۸)

اسی حکم کے بارہ میں ارشاد خداوندی ہے:-

يَاَيُّهَاالَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقتُلُوا الصَّيدَ وَاَنتُم حُرُمٌ ؕ وَمَن قَتَلَه مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدلٍ مِّنكُم هَديًا م بٰلِغَ الكَعبَةِ اَو كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِينَ اَو عَدلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ اَمرِهٖ ؕ عَفَا

اللہُ عَمَّا سَلَفَ ط وَمَن عَادَ فَيَنتَقِمُ اللہُ مِنهُ ط وَاللہُ عَزِیز'' ذُوانتِقَامٍ ٥ (المائدة ۵: آیت ۹۵) '' اے ایماندارو! تم احرام کی حالت میں شکار کو نہ مارا کرو اور تم میں سے جو شخص اس شکار کو جان بوجھ کر مارے گا تو جو چار پایہ اس نے قتل کیا ہے اسی قسم کا جانور اسے بدلہ میں دینا ہوگا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل انسان کریں گے اور جسے کعبہ تک قربانی کے لئے پہنچایا جانا ضروری ہوگا اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو کفارہ ادا کرنا ہوگا یعنی چند مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھنا تا کہ وہ مجرم اپنے کام کے بد انجام کو بھگتے۔ ہاں جو پہلے گذر چکا ہے وہ اللہ نے معاف کر دیا ہے اور جو شخص پھر بھی ایسا کرے گا تو اُسے اللہ اُس کے اس جرم کی سزا دے گا اور اللہ غالب اور بُرے کام کی سزا دینے والا ہے''۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سفر حج کے دوران ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جا رہا تھا۔ آپؐ نے پوچھا کہ :-'' اس کا کیا معاملہ ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس شخص نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ پیدل چل کر حج کے لئے جائے گا۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے ایسے حج کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ اس طرح اپنے آپ کو دکھ اور تکلیف میں مبتلا کرلے اور آپؐ نے اس بوڑھے شخص کو ارشاد فرمایا کہ سواری پر بیٹھ جاؤ''۔(بخاری کتاب الحج ابواب العمرة من نذر المشی الی الکعبة)

اسی طرح اگر حاجی احرام کی حالت میں طوافِ زیارت سے پہلے اپنی بیوی سے مباشرت کرلے تو اُس کا حج، فاسد ہو جائے گا اور اگلے سال پھر دوبارہ حج کے لئے آنا پڑے گا۔ اس سال وہ حج کے بقیہ مناسک ادا تو کرے گا لیکن اس کا حج ادا نہیں ہوگا نیز بطور کفارہ اُسے منیٰ کے مذبح میں اُونٹ بھی ذبح کرنا پڑے گا۔

حج میں رکاوٹ

وبائی اور سیاسی نیز مذہبی وجوہات کی بنا پر روک

خانہ کعبہ، مسجد الحرام، بیت اللہ کے متولی کفار اور مشرکین اور صرف نام کے مسلمان بھی ہو سکتے ہیں یعنی جس کی حکومت ہوگی وہی متولی یعنی قابض ہوگا لیکن درحقیقت اس مقدس مقام کے اصلی متولی صرف اور صرف متقی مسلمان ہی ہوں گے خواہ وہ اس سے ہزاروں میل دور ہی کیوں نہ آباد ہوں اور خواہ ان متقین کو یہاں آنے جانے کی اجازت ہو یا نہ ہو۔ یہاں بھی تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے کیونکہ ایک زمانہ میں اولین مسلمانوں کو فتح مکہ تک حج کی اجازت نہ دی گئی تھی اور اب آخرین میں سے کلمہ گو

احمدی مسلمانوں کے ساتھ بھی بالکل ویسے ہی بے جا اور ظالمانہ نیز ناروا سلوک کی بدولت وہی برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ جبکہ فرمان خداوندی یہ ہے کہ تم کسی ایک کو بھی اللہ کے گھروں میں جانے سے نہ روکو!

بہرحال دنیا بھر کے نام نہاد مسلمان مولویوں اور ان کی چاپلوس حکومتوں کے تمام سربراہوں کے نام، خدا تعالیٰ کا ازلی اور ابدی حکم یہاں درج کر کے میں اپنے اس فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہوں کہ میں نے تحریراً خدا تعالیٰ کا کلام انہیں پہنچا دیا ہے لہٰذا ان کو کسی بھی قسم کی رکاوٹ ڈالنے سے باز آ جانا چاہیئے ورنہ میں ان کے ظلم و تعدی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہوئے اس سے انصاف کی بھیک مانگتا ہوں کیونکہ خانہ کعبہ کے اصل متولی تو وہ ہیں جنہیں خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے روک دیا گیا ہے لیکن جیسا کہ درج ذیل کلام الٰہی سے بھی ظاہر ہے کہ اکثر مسلمان اس حقیقت سے بالکل بے خبر ہیں کہ دراصل خانہ کعبہ کا اصل متولی کون ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:-
وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الانفال ۸: آیت ۳۴) ''اور ان رکاوٹ ڈالنے والوں کے دلوں میں نہ جانے کیا مذہبی یا سیاسی بغض ہے کہ جس کی وجہ سے وہ خدا کے دوسرے نام لیواؤں کو خانہ کعبہ کی زیارت اور طواف یعنی حج بیت اللہ سے روکتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا؟ لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے کیونکہ وہ روک ڈالنے والے درحقیقت خانہ کعبہ کے اصل متولی نہیں۔ اس پاکیزہ گھر کے حقیقی متولی تو صرف وہ متقی ہیں کہ جن کو یہاں آنے سے روک دیا گیا ہے لیکن ان روک ڈالنے والوں میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے''۔

اسی طرح مزید فرمایا کہ کسی بھی شخص کو قطعاً اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی بھی مذہب یا فرقہ کے لوگوں کو خانہ خدا یعنی مسجد یا خانہ کعبہ کی زیارت یا اس میں خدا کی عبادت کرنے سے روک سکے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ میرے عذاب عظیم کو بھگتنے کے لئے تیار ہو جائے۔ فرمایا:-
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (البقرۃ ۲: آیت ۱۱۴) ''اور اس انسان سے بڑھ کر کون شخص ظالم ہو سکتا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کی مساجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لانے سے لوگوں کو روکا اور اس طرح اللہ کی ان مساجد کی ویرانی کے درپے ہو گیا۔ ان روکنے والے ظالموں کو خدا سے ڈرنا چاہیئے اور ان کے لئے قطعاً یہ مناسب نہ تھا کہ وہ ان مساجد میں عبادت کے لئے آنے والوں کو ان میں داخل ہونے سے روکتے لہٰذا ان روکنے والوں کے لئے اس دنیا میں بھی

رسوائی مقدر ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے‘‘۔

احصار

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد اگر کوئی ایسی روک پیدا ہو جائے کہ وہ مکہ جانے اور حج یا عمرہ کے مناسک ادا کرنے کے قابل نہ رہے مثلاً سخت بیمار ہو جائے یا دشمن آگے نہ جانے دے تو ایسا محرم ’’ ھدی ‘‘ یعنی قربانی کا جانور ذبح کرے اور اس کے بعد احرام کھولے۔ یہ ھدی حرم میں ذبح ہونی چاہیئے۔اس کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَاَتِمُّوا الحجَّ وَالعُمرَةَ لِلّٰهِ ط فَاِن اُحصِرتُم فَمَا استَیسَرَ مِنَالهَدیِ ج وَلَا تَحلِقُوا رُءُ وسَکُم حَتّٰی یَبلُغَ الهَدیُ مَحِلَّه‘ ط فَمَن کَانَ مِنکُم مَّرِیضًا اَو بِهٖٓ اَذًی مِّن رَّاسِهٖ فَفِديَة‘‘ مِّن صِیَامٍ اَو صَدَقَةٍ اَو نُسُکٍ ج فَاِذَآ اَمِنتُم فَمَن تَمَتَّعَ بِالعُمرَةِ اِلَی الحَجِّ فَمَا استَیسَرَمِنَ الهَدیِ ج فَمَن لَّم یَجِدفَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الحَجِّ وَسَبعَةٍ اِذَا رَجَعتُم ط تِلکَ عَشَرَة‘‘ کَامِلَة‘‘ ط ذٰلِکَ لِمَن لَّم یَکُن اَهلُه‘ حَاضِرِی المَسجِدِ الحَرَامِ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعلَمُوآ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیدُ العِقَابِ o (البقرة ۲:آیت ۱۹۶) ’’اور حج اور عمرہ کو اللہ (کی رضا) کے لئے پورا کرو پھر اگر تم کسی سبب سے حج اور عمرہ سے روکے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے ذبح کرو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے اپنے سر نہ مونڈھو اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اپنے سر کی بیماری کی وجہ سے اسے تکلیف پہنچ رہی ہو اور وہ سر منڈھوا دے اس پر اس وجہ سے روزوں یا صدقہ یا قربانی یعنی کچھ فدیہ واجب ہوگا۔ پھر جب تم امن میں آجاؤ تو اس وقت جو شخص عمرہ کا فائدہ ایسے حج کے ساتھ ملا کر اٹھائے تو جو قربانی بھی اسے آسانی سے مل سکے کر دے اور جو کسی قربانی کی بھی توفیق نہ پائے اس پر تین دن کے روزے تو حج کے دنوں میں ہی واجب ہوں گے اور سات روزے اس وقت جب اے مسلمانو ! تم اپنے گھر واپس پہنچ جاؤ۔ یہ پورے دس روزے ہوئے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہنے والے نہ ہوں اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سمجھ لو کہ اللہ کی سزا یقیناً سخت ہوتی ہے‘‘۔

☆

احسان خداوندی

احادیث نبویہ کے مطابق:-

''ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی خاطر حج بجالاتا ہے اور اس دوران کوئی ممنوع کام نہیں کرتا حج سے اسی طرح معصوم اور گناہوں سے پاک و صاف ہو کر واپس لوٹتا ہے کہ جیسے وہ اپنی ماں کے بطن سے معصوم نکلا تھا''۔

''تیرے تمام گناہ بخش دئے گئے ہیں اور تُو ایسے ہی معصوم بن چکا ہے کہ جیسے ایک نوزائیدہ بچہ۔ تُو اب زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکا ہے۔ تجھے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو نہ بُھولے کہ جس نے لاکھوں انسانوں میں سے تجھے چُن کر یہ توفیق بخشی کہ تُو اس کے پاک گھر اور رسول اللہ کے مولد کو دیکھے''۔

''تُو اپنا وہ وعدہ یاد رکھ جو تُو نے عرفات کے میدان میں اپنے خدا سے باندھا ہے کہ آج سے تُو تقویٰ کی زندگی بسر کرے گا-اب تُو نے اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے اور خدا نہ کرے کہ اگر تُو پھر سے گناہوں پر قدم مارے تو یہ امر صرف تیری رسوائی کا موجب ہی نہیں ہوگا بلکہ اس کا زوال تمام انسانیت پر پڑے گا''۔

عمرہ

حج کے مقررہ ایام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی بیت اللہ کی زیارت کرنے کو عمرہ کہتے ہیں اور یہ عمرہ چونکہ ایام حج کے سوا کسی بھی دن کیا جاسکتا ہے اس لئے عمرہ کا ذکر عیدالاضحیٰ سے متصل فریضہ حج کے بعد کیا جارہا ہے ۔ بہرحال مکہ مکرمہ کے قریب میقات کے مقررہ مقامات سے احرام باندھنا، دو نفل نماز پڑھنا اور عمرہ کی نیت کے بعد تلبیہ، طواف کعبہ، سعی بین الصفا و مروہ اور حلق کرانا عمرہ کہلاتا ہے۔

عمرہ کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں اور یہ سال کے کسی بھی حصہ میں ادا کیا جا سکتا ہے البتہ نویں ذوالحجہ سے لے کر تیرہویں ذوالحجہ تک ان چار دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا درست نہیں کیونکہ یہ حج ادا کرنے کے مقدس ایام ہیں۔ عمرہ کی ادائیگی کے لئے بھی مکہ سے باہر میقات کے مقامات سے احرام باندھنا چاہئیے۔اس لئے مکہ میں رہنے والے لوگ عمرہ کے احرام کے لئے تنعیم چلے جاتے ہیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ واپس آتے ہیں تا کہ اس عبادت کے لئے ایک گونہ سفر کی شرط پر عمل ہو جائے۔ عمرہ کا احرام کھولنے کا بھی وہی طریق ہے جو کہ حج کا احرام کھولنے کا ہے یعنی عمرہ کرنے کے بعد اپنے سر کے بال کٹوا دے یا منڈوا دے اور عورت دو لٹیں کاٹ کر احرام کھولے۔

عمرہ کے واجبات یعنی فرائض

۞ حدودِ حرم کے باہر مقامات میقات سے احرام باندھنا۔ احرام کی دو چادریں ہوتی ہیں۔ایک کو اوڑھ لیا جائے اور دوسری کو پہن لیا جائے۔احرام باندھتے وقت دونوں کندھے ڈھانپ لئے جائیں۔

احرام باندھنے کا طریق

احرام باندھنے سے قبل جسم کی ظاہری صفائی کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے ناخن تراشیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں، مونچھیں اور داڑھی درست کریں اس کے بعد جسم کو اچھی طرح مَل کر نہائیں۔خوشبو لگائیں پھر مرد سلا ہوا کپڑا اتار کر بغیر سلی ہوئی ایک چادر کا تہہ بند ناف کے اوپر سے باندھیں اور ایک چادر کندھوں سے اوڑھ لیں، سر ننگا رکھیں اور دونوں بازو ڈھانپ لیں۔خواتین اپنے کپڑوں میں ہی احرام کی نیت کریں۔

احرام سے مراد ایک خاص طریق سے حج یا عمرہ کی نیت کر کے ایک مخصوص لباس اوڑھنا ہے۔احرام باندھنے کا حکم مقام میقات سے ہے۔مختلف علاقوں کے لئے مختلف میقات ہیں۔جب مرد اپنی مقررہ میقات پر پہنچے تو وضو کرے یا نہائے دھوئے ،خوشبو لگائے ،دو عدد صاف بے سلی چادریں بطور احرام اوڑھے۔حاجی ایک چادر کو بصورت تہبند اپنے نچلے دھڑ اور ٹانگوں پر باندھے۔تہبند کو ازار بھی

کہتے ہیں۔اگر کسی کوتہبند باندھنا نہ آتا ہوتو وہ اس کوایک پیٹی یا رسی یا نالہ کے ساتھ بھی اپنے جسم پر باندھ سکتا ہے اور دوسری چادر کو بصورت چادر اپنے اوپر والے دھڑ پر اوڑھے یا اس طرح لپیٹے کہ حاجی کا بائیاں کندھا ڈھکا رہے لیکن دائیاں بازو اور دائیاں کندھا کھلا رہے اور سر کو بھی ننگا رکھے۔عورت اُسی لباس میں جو اُس نے پہن رکھا ہے حج کرسکتی ہے البتہ عام حالات میں احرام باندھنے کے بعد اپنا مونہہ ننگا رکھے اور مونہہ پر نقاب نہ ڈالے سوائے اِس کے کہ کسی نامحرم کا آمنا سامنا ہو اور اُسے پردہ کرنا ضروری ہو جائے۔احرام باندھتے ہوئے ایک مخصوص دعا کی جاتی ہے۔

احرام پہننے کی دعا

اَللّٰھُمّ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃ وَاحْرَمْتُ بِہ فَتَقَبّلْہ مِنّیْ

''یاالٰہی میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اور میں نے احرام باندھ لیا ہے اسے میری طرف سے قبول فرما۔''

عمرہ کی نیت

احرام باندھنے کے فوراً بعد مرد سر ننگا کر کے اور عورتیں سر ڈھانپ کر نیت کریں۔عمرہ کی نیت کی مسنون دعا پڑھیں:۔

اَلـلّٰھُـمّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃ فَیَسّرْھَالِیْ وَتَقَبّلْھَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَبَارِکْ لِیْ فِیْھَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلہِ تَعَالٰی ''اے اللہ میں نے عمرہ کا ارادہ کیا اس (کی ادائیگی) کو میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول کرلے اور اس کے ادا کرنے میں میری مدد فرما۔اور اِس میں میرے لئے برکت عطا فرما۔میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھا۔''

☆''اللھم لبیک عمرۃ'' کہہ کر نیت کی جائے، پھر حسب ذیل تلبیہ کہتے رہنا چاہیے:۔

'' لَبّیْکَ اللّٰھُمّ لَبّیْکَ، لَبّیْکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ لَبّیْکَ، اِنّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَۃَ، لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیکَ

لَکَ " – صحیح مسلم – حدیث 2811

كِتَابُ الْحَجِّ بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا صحیح حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَبَّيْکَ اللهُمَّ، لَبَّيْکَ، لَبَّيْکَ لَا شَرِيکَ لَکَ لَبَّيْکَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِيکَ لَکَ « قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا: " لَبَّيْکَ لَبَّيْکَ، وَسَعْدَيْکَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْکَ، لَبَّيْکَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْکَ وَالْعَمَلُ "– (صحیح مسلم – حدیث 2811)

کتاب: حج کے احکام ومسائل تلبیہ:-عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ ہوا کرتا تھا۔لَبَّیْکَ اللّٰھُمّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ، إِنّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیکَ لَکَ ۔میں حاضر ہوں اے اللہ! تیرے حضور حاضر ہوں میں حاضر ہوں یقیناً تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیری ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔(کسی بھی چیز میں) تیرا کوئی شریک نہیں۔اور (نافع نے) کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس (مذکورہ تلبیہ) میں یہ اضافہ فرمایا کرتے تھے۔" لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ، وَسَعْدَیْکَ، وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ، لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَیْکَ وَالْعَمَلُ "ں تیرے سامنے حاضر ہوں حاضر ہوں تیری اطاعت کی ایک کے بعد دوسری سعادت (حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں) اور ہر قسم کی خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔(ہر دم) تجھی سے مانگنے کی رغبت کرتا ہوں اور میرے تمام اعمال (تیری ہی رضا کے لیے ہیں)۔

تلبیہ:-

عمرہ کی نیت کرتے ہی مرد قدرے بلند آواز سے جبکہ خواتین آہستہ آواز سے تین بار تلبیہ پڑھیں،تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:-

لَبّیْکَ اَللّٰھُمّ لَبّیْکَ، لَبّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبّیْکَ، اِنّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ–
لَبّیْکَ اَللّٰھُمّ لَبّیْکَ، لَبّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبّیْکَ، اِنّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ–
لَبّیْکَ اَللّٰھُمّ لَبّیْکَ، لَبّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبّیْکَ، اِنّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ–

''میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں''۔

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد'' مَّجِیْد''

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد'' مَّجِیْد''

عمرہ کی دعائیں

اور پھر عمرہ کے لئے یہ دعا مانگیں:-

اَللّٰھُمّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنّۃَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنّارِ ''اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور جہنم سے آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں۔''

اس کے بعد اور جو دعائیں چاہیں مانگیں، اب آپ پر احرام کی پابندیاں شروع ہوگئی ہیں لہٰذا ہمہ وقت ان پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھتے رہیں۔ سفرِ آخرت کو یاد کر کے اپنے گناہوں پر دل سے تائب ہوں۔ اللہ کی محبت و خشیت کو دل میں اتارنے کی کوشش کریں۔

☆ عمرہ کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

☆ طواف شروع کرنے سے پہلے دایاں کندھا ننگا کر لیا جائے۔

☆ حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر ''**بسم اللہ اللہ اکبر**'' کہا جائے، ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیا جائے یا اسے ہاتھ لگا کر چوم لیا جائے یا صرف ہاتھ سے اشارہ کر دیا جائے۔

☆ بیت اللہ کے سات چکر لگائے جائیں، پہلے تین چکر آہستہ دوڑ کر لگائے جائیں، عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

☆ پہلے تین چکروں کے بعد دونوں کندھے ڈھانپ لئے جائیں ہر چکر کی کوئی خاص دعا حدیث سے ثابت نہیں۔

☆ ہر چکر میں رکن یمانی کو ہاتھ لگائیں اگر ممکن نہ ہو تو ویسے ہی گزر جائیں۔

☆ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:-

''۔۔۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ ۲ : آیت ۲۰۱)

''اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی نیکی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا''۔

☆ سات چکر مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز برائے طواف ادا کریں۔

☆ آب زمزم سیر ہو کر پییئں، اگر موقعہ ملِ تو پھر حجر اسود کو چومیں یا ہاتھ لگائیں۔

☆ ممکن ہو تو ملتزم سے چمٹ کر خوب دعائیں کریں، پھر بیت اللہ کے طواف کے بعد سعی کیلئے صفا کا رخ کریں۔

حرمِ مکہ میں داخلہ کی دعا

مسجد حرام یعنی بیت اللہ (حرم شریف) میں داخل ہونے سے قبل تازہ وضو کریں پھر بڑے ہی والہانہ عشق و محبت، ذوق وشوق اور عجز وانکساری کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:-

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ'' اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ آمین

اسی طرح یہ دعا بھی پڑھی جاتی ہے:-

اَللّٰھُمّ اِنّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمَ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلٰی النَّارِ اَللّٰھُمّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِی مِنْ اَوْلِیَآئِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ وَتُبْ عَلّی اِنّکَ اَنْتَ التّوَابُ الرّحِیْمُ- ''اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم ہے پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے۔ اے للہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامل کر دے اور مجھ پر نظرِ کرم فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) بڑا رحم کرنے والا ہے''۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد جونہی بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ کہیں:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ- لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ- اس کے بعد آپ ربِّ کریم کے حضور ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں

مانگیں کیونکہ یہ قبولیت کے خاص لمحات ہیں پھر آپ لبیک کہتے ہوئے کعبۃ اللہ کی طرف قدم بڑھائیں اور حجرِ اسود کے بالکل سامنے آ کر طواف کی نیت کریں۔

طواف کی نیت

طواف سے قبل مرد حضرات (اضطباع کریں یعنی) اپنا سیدھا بازو چادر سے باہر نکال لیں اور حجر اسود یا اس کی سیدھ میں بنی ہوئی فرش کی کالی پٹی کے بائیں طرف کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ان الفاظ میں نیت کریں:-

اَللّٰھُمّ اِنِّیۡ اُرِیۡدَ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ سَبۡعَۃَ اَشۡوَاطٍ لِلّٰہ تَعَالٰی عزّوجل۔ ''اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کا طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو اسے مجھ پر آسان فرما دے اور میری طرف سے سات چکروں کے (طواف) کو قبول فرما۔ جو محض تجھ یکتا عزوجل کی خوشنودی کے لئے (اختیار کرتا ہوں)۔

اِستلام

حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اشارے سے چومنا۔ حجر اسود کے مقابل ہو کر کانوں تک ہاتھ اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہیں:-

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اور ہاتھ چھوڑ دیں، ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لیں اور

اَللّٰھُمّ اِیۡمَانًا بِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ

کہتے ہوئے کعبہ تک بڑھیں۔

☆

طواف کی دعا

اب کالی پٹی پر کھڑے کھڑے ہی اپنا رخ اس طرح تبدیل کریں کہ کعبۃ اللہ آپ کے بائیں طرف ہو اور درج ذیل دعا پڑھنے کے بعد مرد حضرات رمل کرتے ہوئے (اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے) آگے بڑھیں جبکہ عورتیں رمل نہیں کریں گی۔ دُعا یہ ہے:-

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اگر طواف کی دعا یاد نہ ہو تو پھر

سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ للہِ، اَللہ اَکْبَرُ، اِسْتِغْفَار (اَسْتَغْفِرُ اللہ)

یا کلمہ شہادت کا ورد جاری رکھیں، اس طرح چلتے چلتے جب آپ دوبارہ کالی پٹی پر پہنچیں گے تو ایک چکر مکمل ہوگا، تین چکر کے بعد رمل بند کر دیں اور باقی چار چکر اپنی عام رفتار سے چلیں۔

اختتام طواف اور اضطباع

خانہ کعبہ کے سات چکر پورے ہونے کے بعد ایک مرتبہ پھر استلام یا استلام کا اشارہ کر کے طواف ختم کر دیں اور اضطباع بھی ختم کر دیں یعنی سیدھا کاندھا بھی ڈھانک لیں۔

دو رکعات نماز طواف

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر یا جہاں آسانی سے جگہ مل سکے دو رکعت واجب نماز ادا کریں اور پھر دعا کریں۔ اس دو رکعت نماز کی ادائیگی ایسے کی جاتی ہے

قیام اول

توجیہہ یعنی نیت نماز

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام ۶ : آیت ۷۹)

تکبیر تحریمہ پہلی رکعت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

(فاتحہ ۱ : آیات ۱ – ۶) اٰمِیْن

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (1) لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (2) وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (3) وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ (4) وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (5) لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (6) (سورۃ کافرون : آیات ۱ – ۶)

تکبیر رکوع اول

اَللّٰہُ اَکْبَر

تسبیح رکوع اول

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ – سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسبیح قومہ اول

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ اول

رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ط

تکبیر سجدہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ اول

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

تکبیر جلسہ اول

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَعَافِنِی وَارْفَعْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی

تکبیر سجدہ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تسبیحات سجدہ ثانیہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قیام دوم

تکبیر قیام ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَر

ثناء

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ

تعوذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سورۃ فاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ – الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ – مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ – اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ – اِھۡدِنَا الصِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ – صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ لا غَیۡرِالۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡن

(الفاتحة ۱ : آیات ۲–۷)

اٰمِیۡن

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (1) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (2) لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ (3) وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (4)

(سورۃ اخلاص : آیات ۱–۴)

تکبیر رکوع ثانیہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

تسبیحات رکوع ثانیہ

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

قومہ ثانیہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ

تحمید قومہ ثانیہ

رَبَّنَاوَ لَکَ الۡحَمۡدُ ط حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ

تکبیر سجدہ سوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیحات سجدہ سوم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

تکبیر جلسہ دوم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

دعا بین السجدتین

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَارۡفَعۡنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی

تکبیر سجدہ چہارم

اَللّٰہُ اَکۡبَر

تسبیحات سجدہ چہارم

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی – سُبۡحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

قعدہ

تکبیر قعدہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مسنون دعائیں

---رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (البقرہ ۲:آیت ۲۰۱)
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o (ابراھیم ۱۴:آیت ۴۰)
رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ o (ابراھیم ۱۴: آیت ۴۱)
رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ ۲۰ : آیت ۱۱۴)
اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کثِیرًا، وَلا یَغْفِر الذُّنوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِر لی مغْفِرَۃً مِن عِنْدِکَ، وَارحَمْنی، إِنَّکَ أَنْتَ الْغفور الرَّحِیم ۔(مسلم کتاب الذکر)
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ صلے اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱ : آیت ۸۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (متفقہ علیہ احادیث نبویہ ﷺ)
رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224، تذکرہ صفحہ 442)

اختتام نماز پر پہلے دائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

اور پھر بائیں جانب سلام کہتے ہیں

اَلسَلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

استغفار

اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ – اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ

اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبّیِ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبّیِ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ– اَسْتَغفِرُاللّٰہَ رَبّیِ مِنْ کُلِ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لاحول

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃِ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃِ اِلَّا بِاللّٰہِ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃِ اِلَّا بِاللّٰہِ

تسبیحات

سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

مسنون ادعیات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ– لَہُ الۡمُلۡکُ وَالۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر''

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِکَ

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعۡطَیۡتَ وَلَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا یَنۡفَعُ ذَاالۡجَدِّ مِنۡکَ الۡجَدُّ

مقام ملتزم

اس نماز کی ادائیگی کے بعد اگر جگہ مل جائے تو آپ مقام ملتزم یعنی حجر اسود سے باب کعبہ تک کی 8 فٹ رتین میٹر لمبی دیوار پر جا کر دعا کریں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر بڑی عاجزی سے دیوار سے لپٹ کر دعا مانگتے تھے۔

آب زم زم پینے کی دعا

مقام ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد چاہ زم زم کے پاس آئیں اور کعبہ شریف کی طرف مونہہ کر کے کھڑے کھڑے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں جتنا بھی یہ متبرک پانی پی سکتے ہوں پئیں پھر الحمد اللہ کہیں اور یہ دعا مانگیں:-

اَللّٰھُمّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا وَّاسِعًا وّ عِلْمًا نَافِعًا وّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ – ''اے اللہ میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور ہر ایک بیماری سے شفا کا طلب گار ہوں''۔

سعی بین الصفا والمروہ

صفاومروہ کے درمیان سعی کے لئے پہلے حجر اسود پر آئیں اور حسبِ سابق استلام کے بعد باب صفا کی جانب روانہ ہوں، دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے سعی کی نیت کی یہ دعا کریں:-

اَللّٰھُمّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السّعْیَ بَیْنَ الصّفَا وَالْمَرْ وَۃ سَبْعَۃ اَشْوَاطِ لِّوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسّرْہُ لِیْ وَتَقَبّلْہُ مِنّیْ– ''اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان محض تیری خوشنودی کے لئے سات چکروں سے سعی کرتا ہوں پس اِسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے وہ قبول فرما''۔

کوہ صفا پر جانے کی تسبیح

اس کے بعد صفا پر آئے اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کر کے اور ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگے

بِسْمِ اللہِ – اَللہُ اَکْبَرُ – وَلِلہِ الْحَمْدُ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں''۔

اور پھر بالترتیب درود شریف پڑھیں، تکبیر اور تلبیہ کہیں:-

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَر

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ – لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ – اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

’’ مَیں حاضر ہوں اے میرے اللہ تیرے حضور مَیں حاضر ہوں ۔ تیرا کوئی شریک نہیں ۔ مَیں حاضر ہوں ۔ تمام حمد و ثنا کا تُو ہی مالک ہے ۔ تمام دنیا تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں‘‘ ۔

صفا پر چڑھنے کی دعا

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ O (البقرۃ ۲ : آیت ۱۵۸) ’’بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے ، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبر دار ہے ۔‘‘

اس کے بعد سعی شروع کرنے سے قبل یہ کہے :-

’’ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللہُ بِہٖ‘‘ ۔ میں اس (کوہ صفا) سے (سعی) شروع کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) پہلے ذکر کیا ہے ۔

☆ پھر صفا پہاڑی پر تھوڑا سا چڑھ کر ایسی جگہ کھڑا ہونا بہتر ہے، جہاں سے بیت اللہ نظر آئے ، وہاں تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں :-

’’ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر ‘‘ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے ۔

☆ پھر یہ کہے :-

” لَا إِلَـهَ إِلَّا اللـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَه “۔ (صحيح مسلم، بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث: 2950)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے ہر تعریف ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اسی نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے (کافروں کے) گروہوں کو شکست دی۔

صفا پر پڑھنے کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَذُّ الْاَکْرَمُ ” اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو سب پر غالب اور سب سے زیادہ عزت والا ہے“۔

صفا سے اترنے کی دعا

اَللّٰھُمّ اسْتَعْمِلْنی بِسُنّة نَبِیّکَ صلی الله علیه و آله وسلم وَتَوَفّنِیْ عَلٰی مِلّتِه وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ– ”اے اللہ مجھے اپنے نبی کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے آپ کے دین پر موت عطا کر اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔“

مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں

صفا کی سیڑھیوں سے اترتے ہی آپ کے سفر کا آغاز مروہ کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ کوہ مروہ کی جانب چلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:–

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوّةَ اِلاّ بِاللهِ الْعَلِيّ الْعَظِيْم ''اللہ پاک ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے، جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔''

اگر یہ مذکورہ دعا آپ کو زبانی یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً سُبْحَانَ الله، اَلْحَمْدُ لله، اَلله اَكْبَرُ، اِسْتِغْفَار (اَسْتَغْفِرُ الله) یا درود شریف کا وِرد جاری رکھیں۔

مروہ پر چڑھنے کی دعا

اِنّ الصّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يّطّوّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوّعَ خَيْرًا فَاِنّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ O (البقرة ۲ : آیت ۱۵۸) ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے''۔

مروہ پر پڑھنے کی دعا

رَبّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزّ الْاَكْرَمُ " اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو سب پر غالب اور سب سے زیادہ عزت والا ہے''۔

مروہ سے اترنے کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَر – لَا اِلٰـهَ اِلّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ – لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

قَدِیر'' -اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُول اللہِ وَ عَلٰی اَھلِہٖ وَعَلٰی اَصحَابِہٖ

صفا سے مروہ تک جانے کوایک چکراور مروہ سے صفا تک واپس آنے کو دوسرا چکر کہتے ہیں۔ ہر پھیرے میں جب صفا یا مروہ پہنچیں تو ہاتھ اُٹھا کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کریں۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ان سات چکروں کو''سَعی'' کہتے ہیں یعنی سعی بین الصفا والمروہ۔

☆سعی کرنے کے بعد اپنے بال منڈوائیں یا کتروائیں لیکن منڈوانا افضل ہے اس کے بعد احرام کھول دیں۔
☆اب عمرہ مکمل ہو چکا ہے۔اپنے معمول کے کپڑے پہن لیں۔قیام گاہ پر آ کر آرام کرے، بازار میں گھومے پھرے، کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔

بیت اللہ سے باہر نکلنے کی دعا:-

بِسمِ اللہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِی اَبوَابَ فَضلِکَ ''
میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہوئے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

بیت اللہ سے باہر نکلنے کا سلام:-

السلام علیکم

پھر صفا اور مروہ کی سعی کے لئے چل پڑیں۔ جب ساتویں سعی مروہ پر جا کر ختم ہوتی ہے تو عمرہ کے تمام افعال مکمل ہو جاتے ہیں۔

حلق یا تقصیر اور تکمیل عمرہ

مرد حضرات حلق (سارے بال منڈوانا) یا تقصیر (نشانی کے طور پر کچھ بال کتروانا) کرائیں اور خواتین سر کے پچھلے حصے سے صرف ایک پور کے برابر بال کاٹیں۔اب الحمدللہ آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا۔ اب مسجدِ حرام سے باہر آ جائیں۔آپ پر احرام کی

پابندی ختم ہوگئی اور اب اپنی رہائش گاہ پر جا کر احرام اتارا جا سکتا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس عمرہ کو قبول فرمائے۔
آمین اللھم آمین

مقامات مقدسہ کی زیارت

انسان حج یا عمرہ کے بعد بھی اپنا زیادہ وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں گزارے اور ساتھ ہی بغرض ثواب مختلف مقامات مقدسہ کی زیارت بھی کرتا چلا جائے۔ مثلاً غار حرا، غار ثور، جنت المعلیٰ، مسجد قبا، مسجد نبوی، مزار مبارک، مقام بدر و اُحد وغیرہ

غار حراء

یہ غار مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنی بعثت سے قبل یہاں تشریف لا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ یہی وہ مقدس غار ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ قرآن مجید میں درج ہے:-

اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَا وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ o الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ o کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی o اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی o اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی o اَرَءَ یْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی o عَبْدًا اِذَا صَلّٰی o اَرَءَ یْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰٓی o اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی o اَرَءَ یْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی o اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی o کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لا لَنَسْفَعًا م بِالنَّاصِیَۃِ o نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ o فَلْیَدْعُ نَادِیَہ‘ o سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ o کَلَّا ط لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ o –السجدة– (علق ۹۶ :آیات ۱–۲۰) ’’میں اپنے رب کا نام لے کر پڑھتا

ہوں جو کہ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اپنے رب کا نام لے کر پڑھ کہ جس نے تمام اشیأ کو پیدا کیا ہے اور جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا اور تُو قرآن کو پڑھ کر اس دنیا کو سنا کہ تیرا رب کتنا رحیم و کریم ہے۔ ایک ایسا رب کی جس نے قلم کے ساتھ انسان کو علم سکھایا اور اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو کہ وہ پہلے نہیں جانتا تھا اس کے باوجود انسان اپنی حدود سے تجاوز اختیار کرتا رہتا ہے اور اپنے آپ کو خدا کے فضل و رحمت سے مستغنی سمجھنے لگا ہے لیکن درحقیقت وہ تیرے رب کی جانب ہی لوٹ کر جانے والا ہے۔ تُو مجھے اس شخص کے بارہ میں بتا جو کہ میرے ایک عبادت گزار بندے کو میری عبادت کرنے سے روکتا ہے لیکن ذرا یہ تو بتاؤ کہ اگر وہ نماز پڑھنے والا ہدایت یافتہ ہو اور پھر تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم بھی دیتا ہو لیکن اس کو ان باتوں سے روکنے والا نماز کا منکر اور تقویٰ سے مونہہ پھیرنے والا ہو تو پھر ذرا خود ہی سوچو کہ اس منکر کا انجام کیا ہوگا؟ کیا وہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو جانتا ہے لہذا وہ منکر کان کھول کر سن لے کہ جس طرح وہ چاہتا ہے اس طرح ہرگز نہیں ہوگا بلکہ اگر وہ منکر اپنے اس کام سے باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر زور سے گھسیٹیں گے کیونکہ اسکی پیشانی پر یہ چوٹی جھوٹ اور خطأ کار کی چوٹی ہے۔ پس وہ منکر اپنے سننے والوں کو بلائے اور ہم بھی اپنے محاسبوں کو بلاتے ہیں کیونکہ یہ معاملہ اس منکر کی مرضی کے مطابق طے نہیں ہوگا لہذا تُو اس منکر کی اطاعت کی بجائے صرف اپنے رب کے حضور سجدہ ریز رہ اور اس طرح اس کی قربت حاصل کرلے"۔ (سجدہ)

حضرت جبرائیل علیہ السلام سے قرآن مجید کی یہ پہلی آیات پڑھ کر آنحضرت ﷺ واپس مکہ تشریف لائے اور گھر میں آتے ہی تھرتھراتے ہوئے ایک بستر پر لیٹ گئے اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجھے ایک چادر میں لپیٹ دو اور پھر تفصیل سے انہیں اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ سنایا۔ یہ باتیں سن کر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دی کہ آپؐ گھبرائیں نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ آپؐ جیسے صادق اور امین شخص کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور اس واقعہ کا ذکر اپنے ایک چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے کیا جو کہ تورات کے ماہر تھے تو انہوں نے یہ تمام واقعہ سن کر بتایا کہ آپؐ ہی دراصل وہ مبارک وجود ہیں کہ جس کی آمد کی ایک دنیا کو انتظار ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب ان کی قوم انہیں اپنے شہر سے نکال دے گی۔ اگر یہ واقعہ میری زندگی میں پیش آتا تو میں ضرور ان کی مدد کرتا لیکن اس کے کچھ عرصہ کے بعد ہی وہ انتقال فرما گئے۔

☆

جنت المعلیٰ

جنت معلیٰ مکہ مکرمہ میں ایک قبرستان ہے کہ جس میں آنحضرت ﷺ کے دادا عبدالمطلب، آنحضرت ﷺ کے چچا ابوطالب، آنحضرت کی زوجہ اول حضرت خدیجہ الکبریٰ علیہ السلام، آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ بنت حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نواسہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مزار ہیں۔ یہ وہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہیں کہ جنہیں شہید کرنے کے بعد حجاج بن یوسف نے ان کی نعش مبارکہ کو مکہ کے ایک دروازہ پر عبرت کے لئے لٹکا دیا تھا کہ وہاں سے آپؓ کی والدہ محترمہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا گزر ہؤا۔ اپنے شہید بیٹے کی نعش کو دیکھ کر آپؓ نے انتہائی صبر وضبط کے ساتھ فرمایا کہ:-

"یہ شہسوار ابھی تک نیچے نہیں اترا"

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ابن حضرت زبیرؓ کی شہادت پر آپؓ کی والدہ محترمہ صاحبہ کا یہ تاریخی فقرہ ہمیں آج بھی خون کے آنسو رولا دیتا ہے لیکن افسوس! کہ اب اس دلدوز واقعہ کی تلافی نہیں کی جا سکتی۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجاج بن یوسف کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تُو نے میرے بیٹے کی دنیا برباد کی اور اس نے تمہاری عاقبت بگاڑ دی۔ حضرت اسماءؓ حضرت رسول اکرم محمد احمد ﷺ کی چہیتی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ علیہ السلام بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ہمشیرہ ہیں۔

غار ثور

یہ غار مکہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سیدنا آنحضرت ﷺ نے مکہ سے یثرب یعنی مدینہ کی جانب ہجرت فرماتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ اس غار میں پناہ لی تھی اور کفار مکہ کے تعاقب سے بچنے کے لئے تین دن تک یہاں قیام فرمایا۔ ایک دن اہل مکہ اپنے ایک ماہر کھوجی کے ساتھ اس غار کے دہانہ تک بھی آپہنچے لیکن اس دوران غار کے دہانہ پر ایک کبوتر نے انڈے دے دئے اور اس غار کے مونہہ پر مکڑی نے جالا تن دیا کہ جس کی وجہ سے تلاش میں مصروف تمام لوگ اور

کھوجی اس غار میں جھانکے بغیر ہی واپس چلے گئے کہ اس غار میں کوئی داخل نہیں ہوا کیونکہ کبوتر اپنے انڈوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر مکڑی کا جالا بھی بالکل صحیح سلامت ہے۔ اسی لئے تو مثل مشہور ہے کہ ''جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے؟''۔ اس نازک موقعہ کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ o (توبہ ۹ :آیت ۴۰) ''اور اگر تم میرے اس رسول کی مدد نہ بھی کرو تو اس بات کو ہی یاد کرلو کہ اللہ ایک ایسے نازک وقت میں بھی اس کی مدد کر چکا ہے جبکہ اسے کافروں نے دو میں سے ایک کی صورت میں ہجرت کے لئے نکال دیا تھا اور پھر اس کے بعد جب وہ دونوں غار (ثور) میں چھپے ہوئے تھے اور کھوجی ان کا سراغ لگاتے ہوئے غار کے دہانہ تک آپہنچے تھے تو ہمارا وہ رسول اپنے ساتھی (حضرت ابوبکرؓ) کو تسلی دیتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ اپنی کسی گذشتہ بُھول چُوک پر غم نہ کرو کیونکہ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں کے ساتھ مدد کی کہ جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے اور ان کفار کے بڑبولوں کی بات کو نیچا کر دیا لہذا یاد رکھو کہ یقیناً اللہ ہی کی بات اونچی ہو کر رہتی ہے اور اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے''۔

حضرت عامرؓ بن فہیرہ

غار ثور کے اس تین روزہ قیام کے دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مسلمان خادم حضرت عامرؓ بن فہیرہ غار ثور کی پہاڑیوں کے قریب اپنی بکریاں چراتے رہتے تھے اور صبح و شام ان بکریوں کا تازہ دودھ دوھ کر آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں پیش کرتے رہتے تھے اور ساتھ ہی آپ دونوں کو تمام نئی اطلاعات بھی بہم پہنچا دیا کرتے تھے۔ چوتھے دن جب آنحضرت ﷺ اپنے یارِ غار حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ غار ثور سے باہر تشریف لا کر عازم یثرب ہوئے تو حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی حضرت ابوبکرؓ کے اونٹ پر حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے سوار تھے۔ اس طرح آپؓ نے بھی آنحضرت ﷺ کی معیت مبارکہ میں ہجرت کرنے کی توفیق پائی اور دوران سفر خدمت کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔

حضرت عامرؓ بن فہیرہ ایک حبشی غلام تھے۔ آپؓ کو اسلام کے ابتدائی تین چار برسوں میں ہی قبول حق کی سعادت نصیب ہوگئی

تھی کہ جس کے جرم میں آپؓ کو بھی اس زمانہ کے دستور کے مطابق دوسرے غلاموں کی طرح انتہائی ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک دن معمول کے مطابق جب آپؓ کو اسلام قبول کرنے کے جرم میں سزا دی جارہی تھی تو اتفاقاً حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وہاں سے گزر ہوا اور حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ کو صرف اسلام کی خاطر اس تکلیف میں مبتلاً دیکھ کر آپؓ کو آپؓ کے مالک طفیل بن عبداللہ سے خرید کر غلامی سے نجات دلائی اور بکریاں چرانے کے لئے اپنے پاس ملازم رکھ لیا۔

غلام ہونے کے باوجود حضرت عامرؓ بن فہیرہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے لہذا سفر ہجرت کے دوران جب سراقہ بن مالک ، آنحضرت ﷺ کا پیچھا کرتا ہوا آنحضرت ﷺ کے اس چھوٹے سے قافلہ تک آپہنچا تو اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور سراقہ نیچے گر پڑا۔ اٹھتے ہی اس نے اپنے معمول کے مطابق تیروں سے فال نکالی تو فال منشاء کے خلاف نکلی لیکن سراقہ نے لالچ میں اس فال کو نظر انداز کر دیا اور پھر سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر تعاقب کیا لیکن جب اس مرتبہ اس کا گھوڑا گھٹنوں تک ریت میں دھنس گیا تو وہ پھر نیچے گر پڑا کہ جس کے بعد اس نے پھر فال نکالی جو کہ اس کی منشاء کے پھر خلاف نکلی تو تب اس نے آنحضرت ﷺ کے تعاقب کا خیال اپنے دل سے نکال دیا اور آنحضرت ﷺ سے امان چاہی جس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو امان نامہ تحریر کرنے کے لئے ارشاد فرمایا اور آپؓ نے سراقہ کو امن کی تحریر لکھ دی۔

حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شمولیت کی بھی سعادت عطاً ہوئی۔ جنگ بدر کے شرکاء مجاہدین اور شہداء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور جنت الفردوس دینے کا وعدہ فرمایا۔ ۴ ہجری میں قبیلہ بنو عامر کا رئیس ابو براً عامری مدینہ آیا اور یہ امید ظاہر کی کہ اگر اس کے ساتھ چند اصحاب کو بھجوا دیا جائے تو یقیناً نجد کے لوگ اسلام لے آئیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:-'' اہل نجد پر مجھے اعتبار نہیں ہے'' لیکن جب اس نے مسلمانوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تو آنحضور ﷺ نے ستتر (۷۷) حافظ قرآن کبار صحابہ رضوان علیہم پر مشتمل ایک جماعت کو تبلیغ اسلام کے لئے اس کے ساتھ روانہ فرمایا لیکن جب یہ مبلغین اسلام بئر معونہ کے مقام پر پہنچے تو ابو براً کے بھتیجے نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان مبلغین اسلام کے خلاف اکسا کر بھڑکایا کہ جس کے نتیجہ میں انہوں نے ان نہتے صحابہ کرامؓ پر حملہ کر دیا کہ جس کے نتیجہ میں ۶۹ کبار صحابہ رضوان علیہم شہید کر دئے گئے۔ ان شہدا میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی تھے کہ جنہیں ایک شخص جبار نے شہید کیا تھا۔ یہ شخص بعد میں مسلمان ہو گیا اور اس نے اپنے مسلمان ہونے کی وجہ یہ بیان کی کہ:-

'' جب میں عامرؓ کو شہید کرنے لگا تو اُن کے مونہہ سے بے اختیار نکلا ''فُزتُ وَاللہ '' یعنی خدا کی قسم! میں نے اپنی مُراد پالی''۔ اس بات کا میری طبیعت پر اتنا اثر ہوا کہ بالآخر میں نے اسلام قبول کر لیا''۔

مدینہ منورہ

سیدنا آنحضرت محمد احمد ﷺ کی مکہ سے ہجرت تک مدینہ کا نام یثرب تھا لیکن آنحضرت ﷺ کی یہاں تشریف آوری اور مستقل قیام کے بعد سے اسے مدینۃ النبی کہا جانے لگا۔ مدینۃ النبی میں بھی بہت سے شعائر اللہ ہیں۔ جس طرح مکہ اور مکہ مکرمہ کا اِرد گرد کا علاقہ حرم کہلاتا ہے اسی طرح مدینہ اور مدینہ النبی کے اِرد گرد کا علاقہ یعنی عِیر سے لے کر ثور تک تقریباً بارہ میل حرم کا علاقہ ہے۔ مدینہ کے قرب میں بھی ایک علاقہ ثور موجود ہے کہ جس کا مکہ کے قرب میں واقع غار ثور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مدینہ منورہ کے مضافات میں بہت سی مقدس زیارات ہیں۔

مسجد قباء

مکہ کے بہت سے مسلمان کفار کی چیرہ دستیوں سے تنگ آ کر آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے قبل ہی مکہ سے نقل مکانی کر کے یثرب سے تقریباً اڑھائی میل دور قبا کے مقام پر اپنے انصار مسلمان بھائیوں کے پاس آ ٹھہرے تھے۔ اہل یثرب کو آنحضرت ﷺ کی ہجرت کی بھی اطلاع مل چکی تھی لہذا اہل یثرب روزانہ باہر نکل کر دیر تک آنحضرت ﷺ کا انتظار کیا کرتے تھے اور دوپہر ہونے پر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴ نبوی بمطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء کو بھی سب لوگ معمول کے مطابق یثرب سے باہر نکل کر آپؐ کا انتظار کرتے رہے اور بہت سے تو کافی انتظار کے بعد مایوس ہو کر واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی جو کہ ایک اونچے مقام پر کھڑا تھا دُور سے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو دیکھ کر زور سے پکارا :-

”اے اہل عرب! جن کا تم انتظار کرتے رہے ہو وہ آ رہے ہیں“

یہ خبر سنتے ہی سب انصار دیوانہ وار آنحضرت ﷺ کے استقبال کے لئے یثرب سے باہر نکل آئے لیکن آنحضرت ﷺ یثرب میں داخل ہونے سے پہلے قبا کے مقام پر خزرج کے قبیلہ بنو نجار کے رئیس حضرت کلثومؓ بن الھدم کے مکان پر فروکش ہوئے۔ اس سلسلہ میں خاکسار کے مربی و محسن حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ:-”تمام مسلمان جوش

مسرت میں بیتاب ہوکر جوق در جوق آپؐ کی فرودگاہ پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔اس وقت ایک عجیب لطیفہ ہؤا کہ جس سے آنحضرت ﷺ کی مجلس کی سادگی کا پتہ چلتا ہے اور وہ یہ کہ جن اہالیان مدینہ نے آپؐ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا ہؤا تھا، ان میں سے بعض اپنے خیال میں حضرت ابوبکرؓ کو ہی رسول اللہ سمجھتے رہے مگر جب مجلس میں دھوپ آ گئی اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنی چادر سے آنحضرت ﷺ پر سایہ کیا تو اس وقت ان کی یہ غلط فہمی دُور ہوئی۔(بخاری کتاب الھجرت)۔اس غلط فہمی کی وجہ یہ تھی کہ باوجود عمر میں چھوٹا ہونے کے حضرت ابوبکرؓ ، آنحضرت ﷺ کی نسبت زیادہ بوڑھے نظر آتے تھے اور بمقابلہ آنحضرت ﷺ کے ان کے بہت سے بال سفید ہو چکے تھے اور چونکہ مجلس میں نشست کی کوئی خاص ترتیب بھی نہیں تھی اور نہ آنحضرت ﷺ کے لئے کوئی ممتاز جگہ معین تھی اس لئے ناواقف لوگوں کو دھوکہ لگ گیا‘‘۔(سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ ۲۶۵)

آنحضرت ﷺ نے قبا میں ٹھہر کر اپنے چچازاد بھائی اور داماد حضرت علیؓ اور اپنی چہیتی صاحبزادی حضرت بی بی فاطمہؓ کا انتظار کیا۔ ہجرت سے قبل آپؐ نے حضرت علیؓ کو اہالیان مکہ کی تمام امانتیں یہ فرما کر سونپی تھیں کہ ان کی واپسی کے ساتھ ہی یثرب چلے آنا۔آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے قبل عرب کے بہت سے قبیلے اسلام لے آئے تھے اور انہوں نے اپنی ضرورت کے لئے چھوٹی چھوٹی مساجد بنا لیں تھیں لیکن آنحضرت ﷺ نے قبا میں اپنے اس قیام کے دوران یہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خود اپنے دست مبارک سے اس سب سے پہلی اسلامی مسجد ’’مسجد قبا‘‘ کی بنیاد رکھی اور اپنے مخلص صحابہ رضوان علیہم کے ساتھ مل کر اس کی تعمیر و تکمیل فرمائی۔آنحضرت ﷺ کو اس مسجد سے آخر وقت تک بہت محبت رہی اور آپؐ مدینہ تشریف لے جانے اور وہاں رہائش اختیار کر لینے کے باوجود بھی تقریباً ہر ہفتہ اس میں تشریف لاتے اور نماز ادا کرتے۔

حضرت قمرالانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحبؓ نے اپنی کتاب ’’سیرت خاتم النبیین‘‘ کے صفحہ ۲۶۶ پر رقم فرمایا:-’’غالباً ابھی آنحضرت ﷺ قباء میں ہی مقیم تھے کہ مسلمانان مدینہ میں اس بات کے متعلق گفتگو شروع ہوئی کہ مدینہ میں آپؐ کس کے ہاں قیام فرما ہوں گے۔ ہر ایک خاندان یہ چاہتا تھا کہ اُسے آپؐ کی میزبانی کا فخر حاصل ہو۔ آنحضرت ﷺ تک یہ اختلاف پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ:-’’میں (اپنے دادا) عبدالمطلب کے ننھیال بنونجار کے ہاں ٹھہروں گا‘‘۔(مسلم باب الھجرت)

☆

یثرب میں پہلا جمعہ

جب حضرت علیؓ مکہ کے لوگوں کی امانتیں انہیں واپس دے کر حضرت بی بی فاطمہؓ کے ہمراہ بخریت آنحضرت ﷺ سے قبا میں آن ملے تو تب آنحضرت ﷺ نے یثرب کی جانب کوچ کرنے کا ارادہ فرمایا۔قبا سے چل کر جب آنحضرت ﷺ یثرب میں تشریف لائے تو انصار و مہاجرین کی ایک بڑی تعداد آپؐ کے ساتھ تھی۔اہالیان یثرب نے آنحضرت ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔آپؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپؐ کے پیچھے پیچھے تھے۔یہ مقدس قافلہ آہستہ آہستہ شہر کی جانب روانہ ہوا کہ راستہ میں نماز جمعہ کا وقت آ گیا اور آنحضرت ﷺ نے محلّہ بنو سالم بن عوف میں ٹھہر کر صحابہ رضوان علیہم کے سامنے خطبہ دیا اور جمعہ کی نماز ادا کی اور اس کے بعد جمعہ کی نماز کا طریق باقاعدہ جاری ہو گیا۔

یثرب میں مستقل قیام

جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر آپؐ کا قافلہ شہر کے وسط کی جانب بڑھا۔راستہ میں جب آپؐ مسلمانوں کے گھروں کے قریب سے گزرتے تو ہر ایک شخص ملتجی ہوتا کہ آنحضرت ﷺ اس کے یہاں مہمان اتریں اور وہ جوش محبت میں بڑھ بڑھ کر آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کرتے کہ:-" یارسول اللہ! ہمارا گھر ،ہمارا مال اور جان سب کچھ حاضر ہے۔ہمارے پاس آپؐ کی حفاظت کا سامان بھی موجود ہے لہذا آپؐ ہمارے یہاں مہمان اتریں"۔

لیکن آنحضرت ﷺ اپنے ان متوالوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور انہیں کو دعائے خیر دیتے ہوئے شہر کی جانب بڑھتے چلے گئے۔مسلمان عورتوں اور بچیوں نے اپنی خوشی اور مسرت کے اظہار کے لئے اپنے اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ چڑھ کر یہ گیت گائے:-

طَلَعَ البَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعٰی لِلّٰہِ دَاعٍ

" آج ہم پر کوہ وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے۔پس!اس لئے ہم پر خدا کا شکر واجب ہو گیا ہے"

(زرقانی جلد ایک صفحہ ۳۵۹)

مسلمانوں کے بچے بھی یثرب کے گلی کوچوں میں یہ گاتے پھرتے تھے کہ ''محمد ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں'' اور آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں مدینہ کے حبشی غلام بھی اپنی اپنی تلواروں کے کرتب دکھاتے پھر رہے تھے حتیٰ کہ یہ قافلہ چلتے چلتے بنونجار کے محلّہ میں پہنچا۔ اس جگہ بنونجار کے لوگ ہتھیاروں سے لیس صف بند ہو کر آپؐ کے استقبال کے لئے حاضر تھے اور بنونجار کی عورتیں اور بچیاں دف بجا بجا کر یہ اشعار گا رہی تھیں:-

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی نَجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّداً مِنْ جَارِ

''ہم قبیلہ بنونجار کی لڑکیاں ہیں اور زہے نصیب کہ آنحضرت محمد ﷺ ہمارے یہاں ٹھہرنے کے لئے تشریف لائے ہیں''

قافلہ جب یہاں پہنچا تو قبیلہ بنونجار کا ہر ایک شخص اس بات کا خواہش مند تھا کہ آنحضرت ﷺ اسے ہی شرف مہمان نوازی بخشیں بلکہ بہت سے تو آگے بڑھ بڑھ کر بار بار آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کی نکیل کو پکڑ کر بٹھانے کی کوشش بھی کرنے لگے تو تب آنحضرت ﷺ نے ان کے جوش کو دیکھ کر فرمایا کہ:-''اس اونٹنی کی نکیل کو چھوڑ دو کیونکہ یہ اس وقت مامور ہے''

یعنی جہاں خدا تعالیٰ کی مرضی ہوگی یہ اونٹنی وہیں جا بیٹھے گی بلکہ ایک مرتبہ یہ اونٹنی ایک جگہ بیٹھی بھی لیکن پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے بعد چند قدم چل کر پھر وہیں واپس آ کر دو یتیم مسلمان بچوں حضرت سہلؓ اور حضرت سہیلؓ کی جائے زمین پر جا بیٹھی۔ یہ دونوں بچے حضرت اسعدؓ بن زرارہ کی نگرانی میں رہتے تھے۔ جب اونٹنی دوبارہ وہیں بیٹھ گئی تو آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی سے نیچے اتر پڑے اور صحابہ رضوان علیہم سے دریافت فرمایا کہ:-''اپنے آدمیوں میں سے سب سے زیادہ قریب ترین گھر کس کا ہے؟'' یہ سنتے ہی حضرت ابوایوب انصاریؓ لپک کر آگے بڑھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ سامنے میرے گھر کا دروازہ ہے۔ تشریف لے چلئے۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا جاؤ! اور ہمارے ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ تیار کرو''۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

حضرت ابوایوب انصاریؓ کا اصل نام خالدؓ بن زید بن کلیب النجاری الخزری ہے لیکن عرب کے رواج کے مطابق اپنے بیٹے حضرت ایوبؓ کے نام کی وجہ سے حضرت ابوایوب انصاریؓ کہلاتے تھے۔ آپؓ کا مکان دو منزلہ تھا لہذا آپؓ بوجہ ادب یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ اوپر کی ہوادار منزل میں قیام فرمائیں لیکن آنحضرت ﷺ نے ملاقات کے لئے آنے جانے والے

احباب کی سہولت کے مدنظر نچلی منزل کو پسند فرمایا۔رات آئی تو دونوں میاں بیوی کو تمام رات اس خیال سے نیند نہ آئی کہ آنحضرت ﷺ نیچے آرام فرمارہے ہیں اور ہم آپؐ سے اوپر۔اس پر مزید اتفاق یہ ہوا کہ اس رات اتفاقاً اوپر کی منزل میں پانی کا ایک برتن گر کر ٹوٹ گیا تو حضرت ابوایوب انصاریؓ نے اس ڈر سے کہ کہیں پانی کا کوئی قطرہ نیچے ٹپک کر آنحضرت ﷺ کے آرام میں مخل نہ ہو اس پانی پر جلدی سے ایک چادر ڈال دی اور آپؓ کی بیوی نے اس پانی کو اس چادر سے خشک کیا۔صبح ہوئی تو حضرت ابوایوب انصاریؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ پھر اوپر کی منزل میں تشریف لے چلنے کی درخواست کی۔آنحضرت ﷺ نے پہلے تو تأمل کیا لیکن پھر حضرت ابوایوب انصاریؓ کا اصرار دیکھ کر رضامند ہو گئے۔

مسجد نبویؐ

آنحضرت ﷺ جہاں اپنی اونٹنی سے نیچے اترے تھے وہ ایک افتادہ جگہ تھی کہ جس میں کچھ کھنڈارت اور کھجوروں کے چند درخت لگے ہوئے تھے۔اس جگہ کو آنحضرت ﷺ نے مسجد نبویؐ اور اپنے حجرات کی تعمیر کے لئے پسند فرمایا اور یہ جگہ دس دینار میں خرید کر اس پر دوسری اسلامی مسجد اور یثرب کی پہلی اسلامی مسجد کی بنیاد رکھی۔اسی مسجد کے ساتھ آپؐ کا وہ تاریخی اور مقدس حجرہ بھی ہے کہ جہاں حضرت عائشہؓ کے زانو پر آنحضرت ﷺ نے ۶۳ سال کی عمر میں گیارہ ہجری میں وفات پائی اور اسی حجرے میں مدفون ہوئے۔بعد میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بھی آنحضرت ﷺ کے پہلو میں دفنا دیا گیا اور اس کے بعد اپنی خلافت کے دور میں حضرت عمر فاروقؓ نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ علیہ السلام سے بقیہ جگہ کی فہمائش کی۔حضرت عائشہ علیہ السلام نے اپنے حجرے کی بقیہ جگہ اپنی قبر کے لئے محفوظ رکھی ہوئی تھی لیکن آپؓ نے اپنی خواہش پر خلیفۃ الرسولؐ کی خواہش کو ترجیح دے کر تمام مسلمانوں کے لئے قربانی کی ایک اعلیٰ اور ارفع نیز قابل تقلید مثال قائم کر کے دکھا دی۔جَزَاهُ اللهُ وَ اَحْسَنَ الْجَزَاْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

پس! قبا کی طرح یثرب میں بھی آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے ایک مسجد ''مسجد نبویؐ'' کی بنیاد خود اپنے دست مبارک سے رکھی اور صحابہ رضوان علیہم کے ساتھ مل کر اس کی تعمیر و تکمیل فرمائی۔اس کی تکمیل کے دوران صحابہ رضوان علیہم حضرت عبداللہؓ بن رواحہ انصاری کا شعر پڑھتے:-

هٰـذَا الْـحِـمَـالُ لَا حِـمَا لَ خَيْبَـرَ
هٰـــذَا اَبَـــرُّ رَبَّـنَـــا وَاَطهَـــرَ ،
اَلـلّٰهُـمَّ اِنَّ الْاَجْـرَ اَجْـرُ الْاٰخِـرَةِ
فَـارْحَـمِ الْاَنْـصَـارَ وَالْـمُهَـاجِـرَةِ

''یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں ہے جو کہ جانوروں پر لدکر آیا کرتا ہے بلکہ اے ہمارے رب! یہ بوجھ تو تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو کہ ہم صرف تیری رضا کے لئے اٹھاتے ہیں''۔''اے ہمارے اللہ! اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے۔پس! تُو ہم انصار و مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما''۔

جب صحابہ رضوان اللہ علیہم یہ شعر پڑھتے تو آنحضرت ﷺ بھی ان کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملا دیا کرتے تھے۔ان اشعار کے پڑھنے سے ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ اشعار پڑھنا کوئی جرم نہیں بلکہ سنت نبویہؐ ہے۔اس وقت مسجد نبویؐ کی عمارت پتھر کی سلوں اور اینٹوں کی تھی جو کہ لکڑی کے ستونوں کے درمیان چُن دی گئی تھی۔مسجد کی چھت پر کھجور کے تنے اور پتے ڈال کر سایہ کیا گیا تھا۔مسجد کا فرش کچا تھا اور بعض اوقات زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے اس میں کیچڑ ہو جاتا تھا۔شروع میں اس کا رخ بیت المقدس کی جانب رکھا گیا تھا لیکن تحویل کعبہ کے وقت یہ رخ بدل دیا گیا۔مسجد کے ایک گوشہ میں ایک چھت دار چبوترہ بنایا گیا تھا۔جسے صُفَّہ کہتے تھے۔یہ ان غریب مہاجرین کے لئے تھا جو کہ گھر سے بے گھر ہو چکے تھے اور ان کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور اصحاب الصفہ کہلاتے تھے۔ان کا کام دن رات عبادت کرنا تھا اور ان کا تمام وقت آنحضرت ﷺ کی صحبت میں گزرتا تھا۔آنحضرت ﷺ خود ان کی خبر گیری فرمایا کرتے تھے اور جب کبھی آپؐ کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو آپؐ ان اصحابؓ کا حصہ ان کو بھجوا دیتے بلکہ بعض اوقات خود فاقہ کرتے لیکن گھر میں جو کچھ ہوتا وہ اپنے ان اصحابؓ کو بھجوا دیتے۔انصار بھی حتی المقدور ان اصحاب الصفہ کی مدد کرتے لیکن پھر بھی ہجرت کے ابتدائی دور میں انصار و مہاجرین سب نے ہی فاقہ مستی کے دن دیکھے حتیٰ کہ بعد کی بہت سی فتوحات کے بعد اہل مدینہ کے حالات کچھ بدلے اور ان اصحاب الصفہ کو بھی بیت المال سے کچھ امداد ملنے لگی۔

مسجد نبویؐ میں چالیس فرض نماز ادا کرنا باعث ثواب جزیل ہے۔(**مسند احمد جلد۳ صفحہ۱۵۵**)۔لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے مدینہ منورہ میں آٹھ دن کا قیام کرنا مسنون ہے۔اس قیام کے لئے جو اجازت نامہ حاصل کیا جاتا ہے اس کا نام تنازلی ہے۔مسجد نبویؐ میں ہی آنحضرت ﷺ کا مزار اقدس ہے۔آنحضور ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنا

اور آنحضور صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم گیر اور دائمی فیضان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا مسنون ہے۔ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کے دائیں بائیں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مزار ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کا دیدار ہر وقت کیا جا سکتا ہے لیکن عورتوں کے لئے دن میں صرف ایک ہی وقت مقرر ہے۔

مسجد نبویؐ کی تینوں جانب بارہ عظیم الشان دروازے ہیں اور درمیان میں بغیر سقف کے تین چوک ہیں جہاں زائرین کبوتروں کو دانہ ڈالتے ہیں۔ باب جبرائیل سے داخل ہوں تو وہاں تقریباً دو فُٹ اونچا ایک چبوترہ ہے کہ جس کو چبوترہ اصحابؓ صفحہ کہا جاتا ہے۔ اس چبوترہ پر تشریف فرما ہو کر آنحضرت ﷺ اپنے صحابہؓ کو دین اسلام کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہاں نوافل پڑھنے والوں کا بہت ہجوم رہتا ہے۔ تنازلی کے اختتام پر زائرین یہاں رخصتی کے دو نوافل ادا کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور پھر آنحضور ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر الوداعی سلام کہتے ہوئے یہاں سے واپس رخصت ہو جاتے ہیں۔ اسی مسجد کے سلسلہ میں کنز العمال میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ.

''یعنی میں نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے''

(کنز العمال، کتاب الفضائل من قسم الافعال، الباب الثامن، فضل الحرمين و المسجد الاقصی، حديث نمبر: 34999)

اب اس کے باوجود بھی ہم تمام مسلمانوں نے کروڑوں مساجد تعمیر کی ہیں کہ جس سے ثابت ہو گیا کہ لفظ خاتم کا مطلب ہرگز آخری کا نہیں یعنی کسی بھی قسم کے اختتام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ ہر نقل کے لئے مستعمل ہونے والے ایک نمونہ کے لئے جس اصل کی ضرورت ہوتی ہے دراصل یہ خاتم وہی اصل ہے۔ اب اس کے بعد جتنی مرضی مساجد بنا لو لیکن اس خاتم المساجد کا سیدنا حضرت محمد احمد ﷺ کی زندگی میں ہی اور آپؐ کے بعد تعمیر ہونے والی تمام مساجد کے بنانے پر کوئی اعتراض نہیں۔

کیا آپ کو علم ہے کہ بہت سے مسلم عالم جب کبھی بھی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں تو جان بوجھ کر آدھی حدیث غائب کر جاتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ کا یہ قول ایک دوسرے قول کے ساتھ اس طرح منسلک ہے کہ جیسے سانس کے ساتھ انسانی جان مشروط ہے۔ تو آیئے آج آپ کو وہ حدیث نبویہ ﷺ دکھائیں کہ جس پر دنیا جہاں کے علمائے کرام اپنے سادہ لوح پیروکاروں کو بیوقوف بناتے چلے آ رہے ہیں اور پیروکار بھی ایسے گم گشتہ مسلمان کہ نہ تو خود قرآن مجید کو پڑھتے ہیں اور نہ ہی

احادیث نبویﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں جبکہ یہ دونوں ہی اردو ترجمہ کے ساتھ بازار میں میسر ہیں۔حضرت محمد احمد ﷺ نے فرمایا:۔

......"**عن عائشه علیه السلام عن النبی ﷺ قال انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الا نبیاء (کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۹۹)**"

حضرت عائشہؓ آنحضرتﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔اب ان دو باتوں یعنی نبوت اور مسجد کا آپس میں کیا تعلق ہے۔اس لئے اب سوچنے کا مقام یہ ہے کہ تمام مولوی خاتم کے عربی لفظ کا اردو میں ترجمہ ختم یعنی اختتام کر کے مسلمانوں کو صریح دھوکہ دے رہے ہیں لیکن مسجد نبوی کا سب سے آخری مسجد ہونا نہیں مانتے بلکہ دنیا بھر میں مساجد پر مساجد بناتے چلے جا رہے ہیں۔آخر کیوں؟ اگر ایک چیز پر پابندی ہے تو دوسری اس سے مثتنیٰ کیسے ہوگئی؟؟

اسی طرح حضرت شعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘ کے پاس یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ خاتم الانبیاء کہ جن کے بعد کوئی نبی نہیں پر درود بھیجے۔اس پر حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘ نے کہا کہ" تمہارے لئے صرف خاتم الانبیاء ہی کہنا کافی تھا کیونکہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے یہ کہا کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہر ہونا ہے۔پس! اگر وہ آئے تو وہ آپؐ سے پہلے بھی (نبی) تھے اور بعد میں بھی (نبی) ہوں گے"۔(تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

پس! ثابت ہوا کہ یہاں بھی "خاتم" کے وہی معنی ہیں کہ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انتہائی صراحت کے ساتھ قرآن مجید کے آغاز میں ہی فرما دیتا ہے کہ جب اس نے مشرکین مکہ کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر "خاتم" کی مہر لگادی تھی۔فرمایا:۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (سورۃ البقرۃ 2: آیت 7) (اللھم لا تعذبنا) "اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے،اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے،اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے"۔(اے اللہ ہمیں اس عذاب سے بچالینا)

اس لئے تمام علمائے اسلام سے سوال ہے کہ اب اس مہر کے لگتے ہی تمام کفار مکہ مر کیوں نہ گئے کیونکہ ان کے دل تو اللہ تعالیٰ نے دھڑکنے سے روک دیئے تھے یعنی ختم ہو چکے تھے مردہ بنا دیئے تھے یا ان کے کان سنتے کیسے رہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو فرما رہا ہے کہ ان کے کانوں پر مہر لگادی کہ جیسے کسی خط کے آخر میں کوئی مہر لگادی جائے تو پھر اس کے بعد کچھ اور لکھنا منع ہے لیکن بوقت ضرورت مزید لکھا بھی جاتا ہے بالکل اسی طرح کہ جیسے مشرکین مکہ تو فتح مکہ تک دوسرے قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا کر یعنی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر

مسلمانوں کوجنگوں کے ذریعہ نعوذ باللہ تباہ وبرباد کرنے کی ناکام ونامراد کوشش کرتے رہے اور یہ سب کچھ خاتم کے نزول کے بعد کی باتیں ہیں۔ پھر یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوُا؟

اس سوال کا جواب دنیا بھر کے تمام مولوی اور موٗلانا اور مفتی یعنی عربی سے نابلد افراد مل کر بھی نہیں دے سکتے۔ اس لئے یہ ثابت ہوُا کہ تمام مسلمانوں کے یہ نام نہاد عربی دان "خاتم" کا مطلب "ختم یعنی اختتام" کا بتاتے ہیں جبکہ اس کا عربی زبان میں مطلب مہر کے ہیں یا بلند وبالا مقام یعنی شاندار کے ہیں یعنی اس آیت سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے کفار کے کانوں آنکھوں اور قلوب پر سچ کو سمجھنے کی صلاحیت ختم کردی گئی تھی لیکن جان سے نہیں مارا گیا تھا بالکل اسی طرح آج کے خودساختہ علمائے کرام کے کانوں آنکھوں اور قلوب پر بھی سچ کو دیکھ کر بھی سوچنے سمجھنے اور ماننے کی صلاحیت ختم کردی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کو ختم نہیں کیا گیا ۔ اللہ اللہ اور خیر صلی ۔ اس لئے اے مسلمانو! اپنی روحانی آنکھیں کھول کر قرآن مجید کا باترجمہ مطالعہ کروتا کہ سورۃ البقرۃ 2: آیت 7 کا اس حدیث نبوی ﷺ اور سورۃ الاحزاب 33: آیت 40 کا ایک دوسرے سے موازنہ کر کے اس حق بات کو سمجھ سکو۔ فرمایا:۔

مَّا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا (سورۃ الاحزاب 33: آیت 40) ''محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور انبیائے کرام پر مہر رسالت ہیں اور اللہ ہر بات جانتا ہے''۔

اس لئے یہاں ایک حدیث نبوی ﷺ پیش خدمت کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاک اللہ:۔

......''**عن العرباض بن ساریۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ انی عندا فی اول الکتاب خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینتہ** (مجمع الزوائد ص۲۲۳ ج۸' مسند احمد ص۱۲۷ ج۴' مستدرک حاکم ص۶۰۰ ج۲' واللفظ لہ کنزالعمال ص۱۱ حدیث نمبر ۳۱۹۶۰' ۳۲۱۱۴'') حضرت عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوح محفوظ میں خاتم النبیین (مہر رسالت) لکھا ہوا تھا۔ جب کہ ابھی آدم علیہ السلام کا خمیر گوندھا جارہا تھا۔

یعنی حضرت رسول کریم محمد احمد ﷺ تو ازل سے ہی مہر رسالت تھے یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے نزول سے بھی قبل اور اب تا قیامت جتنے بھی نبی آئیں گے ان پر بھی آپ کی مہر رسالت لگتی رہے گی یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد جتنے بھی نبی آئیں گے وہ مسلمان ہی ہوں گے کسی اور مذہب سے نہیں آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور یہ بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے کہ آپ مسلمان پیدا ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں ہی بطور ایک مسلمان اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر مسلمان ہی وفات پا گئے کہ جس سے آنحضرت ﷺ کی شان نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہ تمام دعائیں قبول فرمائیں کہ جن میں ہمیں اپنے سے پہلے گزری ہوئی قوموں کی نیکیاں سمیٹنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ ۔یعنی
اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ (سورۃ فاتحہ ۱ : آیت ۴) " ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں"۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورۃ فاتحہ ۱ : آیت ۵) " ہمیں سیدھا راستہ دکھا"۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (سورۃ فاتحہ ۱ : آیت ۶) "ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ کہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ جو گمراہ ہوئے"۔ آمین

ان آیات کریمہ میں تو اپنے سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیائے کرام اور صدیقین اور شہدائے کرام اور صالحین کے رستے پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے۔ اگر ہمیں وہ درجات مطلوب ہی نہیں تو پھر ایسی دعائیں مانگنے کا بھلا کیا مقصد؟؟ اس بات کا ثبوت یہاں پیش خدمت ہے کہ کیوں قرآن مجید کے آغاز میں ہی یہ دعا سکھا دی۔ فرمایا:۔
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًا (سورۃ النساء 4: آیت 69) " اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہو تو یہ لوگ ان نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ ہوں گے کہ جنہیں ان انعامات سے نوازا گیا اور یہ کتنے اچھے رفیق ہیں"۔

اب دنیا بھر کے تمام علمائے کرام اس آیت میں اول الذکر انبیائے کرام کا ذکر کرتے ہوئے غلط سلط تراجم اور تشریحات نیز تفاسیر پیش کرتے ہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے واضح طور پر انبیائے کرام کو سب سے زیادہ مقدم جان کر سب سے پہلا مقام عطاء فرما کر ان کے ذکر کے بعد دوسرے درجات گنوائے ہیں۔ اس لئے ہر کوئی شخص اپنی عبادات سے مقام نبوت پا سکتا ہے۔ صدیق اور شہید نیز صالح بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے براہ کرم قرآن مجید کو باترجمہ پڑھیں تا کہ قرآنی حقائق پر عبور حاصل کر سکیں۔ اب سوچ سمجھ کر اس پر عمل کرنا آپ کا ذاتی فعل ہے۔

پس! مؤدبانہ عرض ہے کہ دنیا بھر کے تمام مولوی اور ملاں ہرگز جاہل نہیں لیکن جب وہ قرآن مجید کی نیچے درج تمام آیات میں

" خَتَمَ. خَاتَمَ. نَختِمُ. يَختِم. مَختُومٍ. خِتَامُهُ "

کا ترجمہ از خود "مُہر " کے کرتے ہیں تو پھر صرف ایک ہی آیت کے ترجمہ میں گڑ بڑ کیوں کر جاتے ہیں؟ یعنی سورۃ الاحزاب 33 کی آیت نمبر 40 میں خَاتَم کا ترجمہ پنجابی کا ختم اور اردو میں اختتام کیوں کرتے ہیں جبکہ یہاں بھی وہی مُہر لگی ہوئی ہے کہ جو سورۃ البقرۃ 2 کی آیت نمبر 7 پر لگی ہوئی ہے۔ خیر آیئے آج ان تمام عربی دانوں کے جھوٹ پر سے خود اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقدس اور پاکیزہ الفاظ مبارکہ کے ذریعہ پردہ اٹھاتے ہیں اور یوں آپ خود دیکھ لیں گے کہ قرآن مجید کی تمام آیات کریمہ میں

" خَتَمَ. خَاتَمَ. نَختِمُ. يَختِم. مَختُومٍ. خِتَامُهُ "

کا ترجمہ مُہر ہے!!!!! لیکن علمائے کرام آخر اتنا بڑا جھوٹ کیوں بول رہے ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں! کیونکہ یہ تمام مولوی یہ ملاں یہ مساجد کے امام یہ مختلف 72 مسلم فرقوں کے سربراہ یہ سفید جھوٹ بولنے پر کیوں مجبور ہو چکے ہیں؟؟ کیونکہ انہیں علم ہے کہ اگر ہم نے سچ بول دیا تو پھر ان کی دال روٹی کا کیا بنے گا؟؟؟ یعنی ثابت ہوا کہ یہ اللہ پاک کی عبادت کرنے کی بجائے اپنے اپنے پیٹ کی پوجا زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام پاک کی تذلیل کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں لیکن اس بات کی انہیں کوئی فکر نہیں جبکہ ان کا ہر دن انہیں ان کی قبر سے قریب تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ یوں یہ لوگ نہ صرف ہتک رسول محمد ﷺ اور ہتک رسالت عزت مآب محمد احمد ﷺ کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر ہتک خدا کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تو کچھ فرما رہے ہیں اور یہ لوگ محض اپنی پیٹ پوجا کی خاطر کچھ اور بتا رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بہرحال لیجئے اب آپ خود میرے مضمون میں تحریر اور اپنے اپنے قرآن مجید کے تراجم کا ایک دوسرے سے موازنہ فرما کر دیکھ لیں تو عین نوازش ہوگی کہ سوائے سورۃ الاحزاب کی آیت 40 کے سوا بقیہ ہر جگہ ان تمام الفاظ کا ترجمہ "مُہر " ہی ملے گا۔ صرف اس ایک آیت میں خاتم کی معنی مہر رسالت کرنے کی بجائے یہ لوگ پنجابی یا اردو کا ختم یعنی اختتام بنا لیتے ہیں جو کہ درحقیقت سفید جھوٹ ہے۔ لیجئے اب تمام قرآن مجید میں سے لفظ "مُہر " پر مشتمل آیات کریمہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاک اللہ واحسن الجزاء :-

☆ ١ = خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (سورة البقرة ٢ : آیت ٧) " اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے، اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے"۔

☆۲ = قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُم بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ (سورة الانعام ۶ : آیت ۴۶) ’’ان سے کہہ دو کہ دیکھو! اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کوئی ایسا رب ہے جو تمہیں یہ چیزیں لا دے، دیکھ کہ ہم کیونکر طرح طرح کی نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ منہ موڑتے ہیں‘‘۔

☆۳ = مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (سورة الاحزاب ۳۳ : آیت ۴۰) ” محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور انبیائے کرام پر مہر رسالت ہیں اور اللہ ہر بات جانتا ہے‘‘۔

☆۴ = اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (سورة یٰس ۳۶: آیت ۶۵) ’’آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہمارے ساتھ ان کے ہاتھ بولیں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے اس پر جو وہ کیا کرتے تھے‘‘۔

☆۵ = اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (سورة الشوریٰ ۴۲ : آیت ۲۴) ’’کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، پس اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر کر دے، اور اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو اپنی کلام سے ثابت کر دیتا ہے، بے شک وہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے‘‘۔

☆۶ = يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ (سورة المطففین ۸۳: آیت ۲۵) ” ان کو سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی‘‘۔

☆۷ = خِتَامُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ (سورة المطففین ۸۳ : آیت ۲۶) ” اس کی مہر مشک کی ہوگی اور تمام رغبت رکھنے والوں کو اس کی رغبت کرنی چاہیے‘‘۔

امید ہے کہ آپ میرے اس مضمون کو اپنے اپنے علمائے کرام کے سامنے پیش کر کے کوئی نہ کوئی وضاحت ضرور طلب کریں گے اور اگر

یہ صاحبان آئیں بائیں شائیں کریں تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کے خودساختہ علمائے دین متین آپ کو دھوکہ دے کر خود بھی آخرت کا عذاب مول لے رہے ہیں اور آپ کو بھی اپنے ساتھ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں لے جانا چاہتے ہیں۔اور ہاں اگر پھر بھی یقین نہیں آتا کہ عربی کے خاتم کے معنی واقعی مُہر کے ہیں تو اپنے اپنے پاکستانی پاسپورٹ کو نکال کر زرمبادلہ والے صفحہ پر تحریر عبارت دیکھ لیں کہ وہاں 70 سال کیا لکھا ہوا ہے؟---**خاتم و امضاء باثع العملة الاجنبیه** --- زرمبادلہ کے فروخت کنندہ کی مُہر اور دستخط---پس! ثابت ہوُا کہ آج پیٹ کے یہ تمام پجاری اس قسم کی باریک باتیں پڑھ لکھ کر بھی سمجھنے سے قاصر ہیں یعنی انہوں نے چند ایک آیات رٹ رکھی ہیں اور میاں مٹھو طوطے کی طرح بار باران کو دہراتے رہتے ہیں لیکن عربی کے ان الفاظ کے معنی اور مطلب کا انہیں کچھ بھی علم نہیں۔

مسجد قبلتین

یہ وہ مبارک مسجد ہے کہ جہاں خانہ کعبہ کو قبلہ بنالینے کا الٰہی ارشاد قرآنی آیات کی صورت میں نازل ہوُا تھا کیونکہ جب تک مسلمانوں کو خانہ کعبہ کی جانب مونہہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نہیں ملا تھا اس وقت تک مسلمان مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس یروشلم کی جانب رُخ کر کے ہی نماز پڑھتے رہے لیکن جب خانہ کعبہ کی جانب مونہہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم آ گیا تو پھر اس کے بعد یہی قبلہ ٹھہرا۔فرمایا:-

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۖ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ(سورۃ البقرہ : آیت ۱۴۴) بے شک ہم تمہارے مونہہ کا آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں،سو ہم اس کو قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے تم پسند کرتے ہو۔پس !اب تم اپنا مونہہ مسجد حرام کی طرف کرلو اور جہاں کہیں بھی تم ہوُا کرو تو اپنے مونہوں کو اس سمت کو پھیر لیا کرو،اور بے شک وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے یقیناً جانتے ہیں کہ وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے،اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

☆

مسجد فتح

یہ وہ مسجد ہے کہ جس میں آنحضرت ﷺ پر سورۃ فتح نازل ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ یعنی حدیبیہ کے
معاہدہ کو فتح مبین قرار دیا تھا۔فرمایا:-

إِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحاً مُّبِيناً (1)لِيَغْفِرَ لَکَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْکَ وَيَهْدِيَکَ
صِرَاطاً مُّسْتَقِيماً (2)وَيَنصُرَکَ اللَّهُ نَصْراً عَزِيزاً (3)هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّکِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا
إِيمَاناً مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَکَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَکِيماً (4)لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُکَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَکَانَ ذَلِکَ عِندَ اللَّهِ فَوْزاً عَظِيماً (5)
وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِکِينَ وَالْمُشْرِکَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ
وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءتْ مَصِيراً (6)وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَکَانَ اللَّهُ
عَزِيزاً حَکِيماً (7)إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً (8)لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ
وَتُسَبِّحُوهُ بُکْرَةً وَأَصِيلاً (9) إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَکَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّکَثَ فَإِنَّمَا يَنکُثُ
عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً (10)سَيَقُولُ لَکَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَن يَمْلِکُ لَکُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئاً إِنْ
أَرَادَ بِکُمْ ضَرّاً أَوْ أَرَادَ بِکُمْ نَفْعاً بَلْ کَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (11)بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَداً وَزُيِّنَ ذَلِکَ فِي قُلُوبِکُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَکُنتُمْ قَوْماً بُوراً (12)وَمَن لَّمْ يُؤْمِن
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْکَافِرِينَ سَعِيراً (13)وَلِلَّهِ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن
يَشَاءُ وَکَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (14)سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْکُمْ يُرِيدُونَ
أَن يُبَدِّلُوا کَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا کَذَلِکُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ کَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا
قَلِيلاً (15) قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُوْلِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا
يُؤْتِکُمُ اللَّهُ أَجْراً حَسَناً وَإِن تَتَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْکُمْ عَذَاباً أَلِيماً (16)لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا
عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَن
يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَاباً أَلِيماً (17)لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيباً (18)وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (19)
وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ
صِرَاطاً مُّسْتَقِيماً (20)وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيراً (21)وَلَوْ
قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً (22)سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ
لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلاً (23) وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ
وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيراً (24)هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفاً أَن يَبْلُغَ
مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاء مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَؤُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ
فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (25)إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ
الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا
وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً (26)لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن
شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَلِكَ فَتْحاً قَرِيباً
(27)هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً (28) مُّحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً
سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم
مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً (29) (سورت فتح ۴۸: آیات ۱-۲۹) ”بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔ تا کہ آپ کے

اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور اپنی نعمت آپ پر تمام کر دے اور تا کہ آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے۔ اور تا کہ اللہ آپ کی زبردست مدد کرے۔ وہی تو ہے جس نے ایمانداروں کے دلوں میں اطمینان اتارا تا کہ ان کا ایمان اور زیادہ ہو جائے، اور آسمانوں اور زمین کے لشکر سب اللہ ہی کے ہیں، اور اللہ خبر دار حکمت والا ہے۔ تا کہ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان پر سے ان کے گناہ دور کر دے گا، اور اللہ کے ہاں یہ بڑی کامیابی ہے۔

اور تا کہ منافق مردوں اور عورتوں کو اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں برا گمان رکھتے ہیں، انہیں پر بری گردش ہے، اور اللہ نے ان پر غضب نازل کیا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے دوزخ تیار کر رکھا ہے، اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ اور اللہ ہی

کے سب لشکر آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور اللہ بڑا غالب حکمت والا ہے۔ بے شک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ تا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی عزت کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرو۔ بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے، پس جو اس عہد کو توڑ دے گا سو توڑنے کا وبال خود اسی پر ہوگا، اور جو وہ عہد پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے سو عنقریب وہ اسے بہت بڑا اجر دے گا۔

عنقریب آپ سے وہ لوگ کہیں گے جو بدویوں میں سے پیچھے رہ گئے تھے کہ ہمیں ہمارے مال اور اہل وعیال نے مشغول رکھا ہے آپ ہمارے لیے مغفرت مانگیے، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، کہہ دو وہ کون ہے جو اللہ کے سامنے تمہارے لیے کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہوگا اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے، بلکہ اللہ تمہارے سب اعمال پر خبردار ہے۔ بلکہ تم نے خیال کیا تھا کہ رسول اللہ اور مسلمان اپنے گھر والوں کی طرف کبھی بھی واپس نہ لوٹیں گے اور تمہارے دلوں میں یہ بات اچھی معلوم ہوئی اور تم نے بہت برا گمان کیا، اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے سو ہم نے ایسے کافروں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے، اور اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

عنقریب کہیں گے وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے جب تم غنیمتوں کی طرف ان کے لینے کے لیے جانے لگو گے کہ ہمیں چھوڑو ہم تمہارے ساتھ چلیں، وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا حکم بدل دیں، کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلو گے اللہ نے اس سے پہلے ہی ایسا فرما دیا ہے، پس وہ کہیں گے کہ (نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو، بلکہ وہ لوگ بات ہی کم سمجھتے ہیں۔ ان پیچھے رہ جانے والے بدوؤں سے کہہ دو کہ بہت جلد تمہیں ایک سخت جنگجو قوم سے لڑنے کے لیے بلایا جائے گا تم ان سے لڑو گے یا وہ اطاعت قبول کر لے گی، پھر اگر تم نے حکم مان لیا تو اللہ تمہیں بہت ہی اچھا انعام دے گا، اور اگر تم پھر گئے جیسا کہ پہلے پھر گئے تھے تو تمہیں سخت عذاب دے گا۔ نہ اندھے پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیمار ہی پر کچھ گناہ ہے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور جو نافرمانی کرے گا اسے سخت سزا دے گا۔

بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر اطمینان نازل کر دیا اور انہیں جلد ہی فتح دے دی۔ اور بہت سی غنیمتیں بھی دے گا جنہیں وہ لیں گے، اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پھر تمہیں اس نے یہ جلدی دے دی اور اس نے تم سے لوگوں کے ہاتھ روک دیے، اور تا کہ ایمان لانے والوں کے لیے یہ ایک نشان ہو اور تا کہ تم کو سیدھے راستہ پر چلائے۔

اور بھی فتوحات ہیں کہ جو (اب تک) تمہارے بس میں نہیں آئیں، البتہ اللہ کے بس میں ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر کافر تم سے لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑتے پھر نہ کوئی حمایتی پاتے نہ کوئی مددگار۔ اللہ کا قدیم دستور پہلے سے یونہی چلا آتا ہے اور تو اس کے دستور کو بدلا ہوا نہ پائے گا۔ اور وہی ہے جس نے وادی مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے اس کے بعد اس نے تمہیں ان پر غالب کر دیا تھا، اور اللہ ان سب باتوں کو جو تم کر رہے تھے دیکھ رہا تھا۔

وہ تو وہی ہیں جنہوں نے انکار کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو روکے رکھا اس سے کہ وہ اپنی قربان گاہ تک پہنچیں، اور اگر کچھ مرد ایمان والے اور عورتیں ایمان والی نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے کہ تم انہیں پامال کر دیتے پھر ان کی طرف سے تم پر نادانستگی سے الزام آتا (تو تمہیں لڑنے سے نہ روکا جاتا)، تاکہ اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل کرے، اگر وہ ٹل گئے ہوتے تو ہم ان میں سے جو کافر ہیں انہیں دردناک عذاب دیتے۔ جب کہ کافروں نے اپنے دل میں سخت جوش پیدا کیا تھا جہالت کا جوش تھا پھر اللہ نے بھی اپنی تسکین اپنے رسول اور ایمان والوں پر نازل کر دی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اسی کے لائق اور قابل بھی تھے، اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

بے شک اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا، کہ اگر اللہ نے چاہا تو تم امن کے ساتھ مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے اپنے سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے بے خوف وخطر ہو گے، پس جس بات کو تم نہ جانتے تھے اس نے اسے جان لیا تھا پھر اس نے اس سے پہلے ہی ایک فتح بہت جلدی کر دی۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے ہر ایک دین پر غالب کرے، اور اللہ کی شہادت کافی ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع وسجود کر رہے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے، یہی وصف ان کا تورات میں ہے، اور انجیل میں ان کا وصف ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسے قوی کر دیا پھر موٹی ہوگئی پھر اپنے تنہ پر کھڑی ہوگئی کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ اللہ ان کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے، اللہ نے ان میں سے ایمان داروں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے''۔

☆

جنت البقیع

یہ ایک بے حد مشہور قبرستان ہے۔یہیں مسجد عمامہ جنت البقیع بھی ہے۔ اس قبرستان میں بڑے بڑے عظیم الشان اور بلند قدر صحابہ رضوان علیہم مدفون ہیں۔آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-’’میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے‘‘۔

مقام خندق

ان مقامات مقدسہ کے علاوہ جنگ خندق کے مقام پر خندق کا تو نام ونشان باقی نہیں رہا لیکن اس خندق کے ساتھ ساتھ اس مقام پر مسجد بلالؓ، مسجد ابوبکرؓ، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد فتح اور مسجد قبلتین اب بھی موجود ہیں۔ان مساجد میں مسلمان حصول ثواب کی خاطر دو دو نوافل ادا کرتے ہیں۔الغرض مدینہ منورہ کا چپہ چپہ ہمیں آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے عظیم المرتبہ صحابہ رضوان علیہم کی یاد دلاتا ہے۔

میدان بدر

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بدر کا مقام بھی ہے اور زائرین یہاں بھی دو نوافل ادا کرتے ہیں۔جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ۳۱۳ جانثار صحابہ کے ساتھ ایک ہزار سے زائد کفار مکہ کو خدا تعالیٰ کی غیبی امداد کے ساتھ شکست فاش دے کر فتح حاصل کی۔

☆

میدان اُحد

مقام احد کے پہاڑ مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہیں لہذا زائرین وہاں بھی حاضر ہو کر اسلام کے ان عظیم شہداً کی قبور پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے اپنا سلام پیش کرتے ہیں۔ان قبور پر صرف پتھر رکھے ہوئے ہیں۔آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کا مزار بھی یہیں ہے کہ جن کا جنازہ آنحضرت ﷺ نے ہر شہید صحابی کے ساتھ ستر (۷۰) مرتبہ پڑھایا تھا۔

قرآنی خزائن جلد دوم

کی تکمیل پر دعائے شکرانہ

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ وَاَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیْمَ وَ عَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد'' مَّجِیْد'' وَعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحَ المُؤْعُوْدُ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

☆☆☆

دیوان نسیم

مؤدبانہ عرض ہے کہ خاکسار کی تمام کتب اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جرمنی کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے تمام ممالک میں بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے Books on Demand جرمنی کو استعمال فرمائیں اور خرید فرمانے کے لئے دنیا بھر میں AMAZON یا KINDLE کو استعمال فرمائیں کیونکہ یہ ای بکس EBOOKS تو اب آپ اپنے ہر قسم کے دستی فون یعنی موبائل فون پر بھی باآسانی پڑھ سکتے ہیں اور اس طرح یہ بھاری بھرکم کتب اِدھر اُدھر لے جانے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ Google Drive کے ذریعہ جہاں جی چاہے اور جب جی چاہے تب پڑھ سکتے ہیں۔ **سبحان اللہ**:-

نام کتاب	سن اشاعت
چندے آفتاب	اگست ۱۹۶۸ء
دین و دُنیا	فروری ۱۹۷۰ء
انوار بشیر جلد اول	نومبر ۱۹۷۲ء
قرآنی خزائن جلد اول	ستمبر ۱۹۷۴ء
دیوان نسیم	مارچ ۱۹۷۸ء
چندے ماہتاب	اگست ۱۹۸۱ء
بزم نسیم	دسمبر ۱۹۸۵ء
قرآنی خزائن جلد دوم	اپریل ۱۹۸۷ء
خلد نسیم	مئی ۱۹۸۹ء
انوار بشیر جلد دوم	جنوری ۱۹۹۳ء
طلسم نسیم	جون ۱۹۹۵ء
قرآنی خزائن جلد سوم	اکتوبر ۱۹۹۷ء
بادِ نسیم	ستمبر ۲۰۰۲ء

انوار بشیر جلد سوم	جنوری ۲۰۰۷ء
نسیم سحر	مئی ۲۰۰۹ء
بادِ نسیم (رومن اردو)	اکتوبر ۲۰۱۱ء
انوار بشیر جلد چہارم	فروری ۲۰۱۳ء
نسیم سحر (رومن اردو)	جولائی ۲۰۱۵ء
کاروان نسیم	مارچ ۲۰۱۷ء
خلد نسیم (رومن اردو)	نومبر ۲۰۱۹ء
گلستان نسیم	مارچ ۲۰۲۰ء
قرآن (رومن اردو عربی فارسی ترکی)	ستمبر ۲۰۲۱ء
تسنیم نسیم	۲۰۲۳ء
قرآنی خزائن جلد چہارم	۲۰۲۳ء

مجھے امید ہے کہ میری یہ تمام کتب آپ جیسے ذہین وفہیم اور شعر وشاعری نیز ادب کے قدردان احباب وخواتین اور طلبا وطالبات کو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پسند آئیں گی۔ خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

اب میں یہاں ایک اور انتہائی اہم معاملہ کی جانب آپ کی توجہ کو مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم یورپ میں بسنے والوں کے لئے تو ان کتب کی قیمت انتہائی معقول ہے لیکن ایشیا اور افریقہ نیز وسطی اور جنوبی امریکہ کے ممالک میں رہائش پذیر اردو دان طبقہ کے لئے یہاں یورپ میں طبع ہونے والی یہ کتب بہر حال مہنگی ہیں اس لئے بہت سوچ بچار کے بعد میں نے امازون کے تعاون سے اپنی کتب کو ادھار مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ وہ تمام عزت مآب قارئین گرامی بھی میری کتب سے استفادہ حاصل کرسکیں کہ جو انہیں خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور ان میں زیادہ تر سکول اور کالج نیز یونیورسٹی کے طلبا اور طالبات ہیں۔

اس طرح مجھے یقین ہے کہ اب غریب ممالک میں رہنے والے قارئین کی یہ شکایت انشاءاللہ دُور ہو جائے گی کہ آپ کی کتب بہت مہنگی ہیں کہ جنہیں خریدنے کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ دعا ہے کہ آپ سب خیر و عافیت سے صحت مند شاد و آباد شاداب سلامت رہیں۔ آمین

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ وَاَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیْمَ وَ عَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد" مَّجِیْد" وَعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمُؤْعُوْدُ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

والسلام

آپ کی قیمتی آراء کا منتظر

آپ کا اپنا مخلص جرمن ادیب، مدیر، شاعر، مصنف، مؤلف، کاتب قرآن و مفسر قرآن

خاکسار مقصود احمد نسیم

از جرمنی

☆

عرضداشت

☆

IMPRESSUM

Titel:	Quraani Khazaiyen
Band:	Teil. 2
Sprache:	Urdu, Arabisch, Deutsch
Umfang / Inhalt / Gebundene Format:	Seiten 380 DIN-A4 / Seite 7-370 / 31cm x 22 cm
Autor:	Maqsood Ahmad Naseem
Lektorat:	Qaari Maqsood Ahmad Naseem
Korrektorat:	Hafiz Maqsood Ahmad Naseem
Zusammenfassung:	Maulana Maqsood Ahmad Naseem
Herausgeber:	Maqsood Ahmad Naseem
e-Mail:	poetsudi@gmail.com
Druck, Verkauf, Verlag, Vertrieb:	Eigene Bedarfs Druck
Anschrift:	Allgemeine Redaktion Naseem
	Neue Wilhelmstraße 16, 56566 Neuwied

Bibliografische Information der Deutschen Nationalbibliothek:

Die Deutsche Nationalbibliothek verzeichnet diese Publikation in der Deutsche Bibliografische; detalierte bibliografische Daten sind im Internet über http://dnb.de abrufbar.

EAN 9783982499123

ISBN 978-3-9824991-2-3

9 783982 499123

☆

نوٹس

قرآنی خزائن۔ جلد دوم

☆